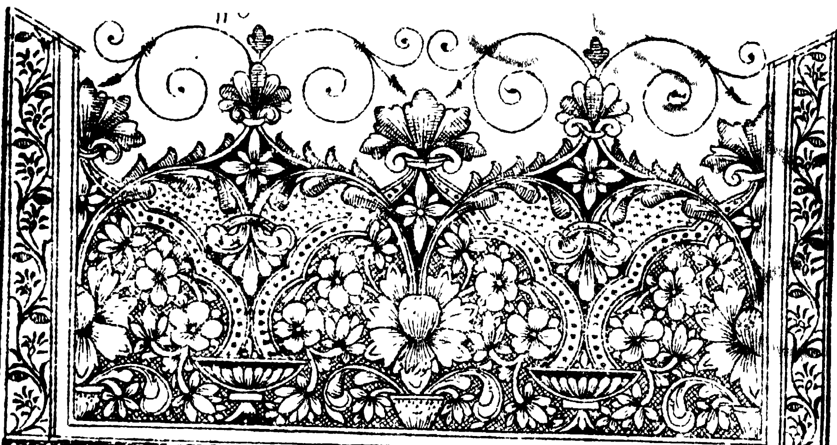


بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَمَا یَلِیْقُ بِجَلَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَظْہَرِ کَمَالِہٖ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَلْمُتَحَلِّیْنَ بِخِصَالِہٖ

چونکہ اس کتاب کے مقدمہ مین فقہ کی تعریف اور اُسکے پڑھنے پڑھانے کی فضیلت اور اُسکی احتیاج اور ضرورت جو ہر مسلمان کو ابتداے پیدایش سے آخر وقت تک رہتی ہی نہایت دلچسپ تقریر اور بہت دلکش تحریر مین ہدیۂ ناظرین ہوگی اور اُسکے متعلق دوسری مفید اور کارآمد بحثین نہایت عمدہ تفصیل سے پیشکش کیجائینگی اس لیے اس مقام پر صرف بعد ظاہر کرنے اُن امور کے جنکا التزام اس کتاب مین کیا گیا ہی اصل مقصود کیطرف توجہ کیجاتی ہی

اس کتاب مین جن امور کا لحاظ کیا گیا ہی

(۱) ہر شے کے متعلق جسقدر احکام ہین وہ سب ایک جگہ جمع کردیے جاوین تاکہ ہر شخص کو مسئلہ نکالنے مین آسانی ہو۔

(۲) ہر مسئلہ مین وہی قول لکھا جائیگا جسپر فتوی ہی مختلف اقوال اور روایات کا ذکر نکیا جائیگا تاکہ دیکھنے والے کے ذہن کو انتشار نہ ہو

(۳) وہ بہت سے مسائل جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہین حالانکہ اُنکے

نہین یا بعض کمزور مسائل کو مفتی بہ لکھدیا گیا ہے اسکی بھی تحقیق کیجائیگی۔
(۴) بعض مسائل کی بلحاظ ضرورت دلیل بھی بیان کیجائیگی۔
(۵) زمانہ کے بدلنے سے جو احکام بدل گئے ہین اور تجارت کے نئے اسباب مثل ریل تار ڈاک بنک ٹکٹ اسٹامپ۔ نوٹ وغیرہ کے احکام کا بھی بیان ہو۔
(۶) جب کوئی مسئلہ ایسا پیش آئے کہ جسکا حکم کتب فقہ مین نہین یا اختلاف سخت کیوجہ سے ایک دو شخص فیصلہ نہ کرسکین تو علماے عرب وعجم سے مشورہ کرکے محقق قول لکھدیا جائے گا۔
(۷) جن کتب معتبرہ سے مسائل نقل کیے جائینگے انکے نام بحوالہ صفحہ وسطر یا فصل وباب لکھدیے جائینگے کہ اگر کسی کو اصل کا دیکھنا منظور ہو تو اُسکو دقت نہو۔ ہان جن مسائل مین اتفاق ہی یا مشہور ہین اُنکا حوالہ ندیا جائے گا۔
(۸) اُردو عام فہم ہوگی لغت اور اصطلاح کی بھرت نہوگی تاکہ عام لوگ بھی سمجھ لین۔
مین خداوند تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرکے پوری پوری امید رکھتا ہون کہ میری اس کتاب سے عام اہل اسلام کو نفع ہوگا علم والونکو بھی اور بے علمونکو بھی عورتونکو بھی مردونکو بھی اس لیے کہ اسکی عبارت اس قدر آسان اور سادی ہی جسکا سمجھنا کسی جاہل کو بھی مشکل نہین ہی وہ معتبر نایاب کتابین جن سے اس کتاب مین کام لیا گیا ہی غالباً ہر شخص کو نہین مل سکتین خدانے چاہا تو اس کتاب کے بعد مفتی بہ اور محقق مسئلہ دریافت کرنے کیلیے پھر فقہ کی کسی اور کتاب کی ضرورت نرہیگی۔
چونکہ فقہ مین عبادات اور عبادات مین نماز کا رتبہ سب سے زیادہ ہی اور وہ بغیر طہارت کے نہین ہوسکتی اور طہارت پانی پر موقوف ہی اس لیے پہلے پانی کے مسائل

لکھے جاتے ہین - اللہ تعالے مدد فرمائے - آمین

پانی کے مسائل

مقدمہ - اسمین اُن اصطلاحی الفاظ کے معنی بیان کیے جائینگے جو پانی کے مسائل مین بولے جاتے ہین پانی کو عربی زبان مین ماء کہتے ہین اور اُسکی دو قسمین ہین **مطلق** **مقید**

(۱) **مطلق** - وہ پانی جسکو محاورہ مین پانی کہتے ہین اور پانی کے لفظ سے بغیر کسی خصوصیت کے جو عام لوگ سمجھتے ہین -

پانی - لطیف شی ہے اگر گرد و غبار وغیرہ کی آمیزش اسمین نہو تو جس برتن مین رکھا جاتا ہی اُسکی تمام اندرونی چیزین اسمین دکھلائی دیتی ہین - **رقیق** - اور پتلا ایسا ہی جسکو کپڑے سے بخوبی نچوڑ سکتے ہین اور جسم و اعضا پر بہت آسانی سے بہا سکتے ہین جاندار چیزون کی زندگی اور زمین سے اشیا کا اوگنا بڑھنا باقی رہنا اسپر موقوف ہی بیرنگی اسکا رنگ ہی مزہ اسکا اُس سے پوچھیے جس نے گرمی کی شدت اور پیاس کی حالت مین اسکو پیا ہو -

(۲) **مقید** - وہ پانی جسکو محاورہ مین پانی نہین کہتے جیسے - گلاب - کیوڑہ - رس - سرکہ یا پانی کے ساتھ کوئی اور خصوصیت لگاتے ہین جیسے تربوز کا پانی - ناریل کا پانی -

مطلق پانی کی پانچ قسمین ہین

(۳) **طاہر مطہر غیر مکروہ** - وہ پانی جو خود پاک ہو اور اُس سے وضو غسل وغیرہ بغیر کراہت کے درست ہو -

(۴) **طاہر مطہر مکروہ** - وہ پانی جو خود پاک ہو مگر طاہر مطہر غیر مکروہ کے ہوتے ہوئے اُس سے وضو غسل وغیرہ مکروہ تنزیہی ہی - ہان اگر وہ نہ ہو تو مکروہ نہین -

(۵) **طاہر غیر مطہر**۔ وہ پانی جو خود پاک ہی مگر وضو یا غسل اُس سے جائز نہین۔

(۶) **مشکوک**۔ وہ پانی جو خود پاک ہی مگر مطہر یا غیر مطہر ہونا اُسکا یقینی نہین یعنی اگر اُس سے وضو یا غسل کیا جائے تو اُسکو نہ جائز کہہ سکتے ہین نہ ناجائز۔

ف۔ طاہر غیر مطہر اور مشکوک مین فرق یہ ہی کہ اگر کسی کے پاس پانی طاہر غیر مطہر ہو تو اُسکو صرف تیمم کرنا چاہیے اِس لیے کہ اِس پانی سے وضو اور غسل کا ناجائز ہونا یقینی ہی اور اگر کسی کے پاس ماء مشکوک ہو تو اُسکو وضو و تیمم دونون کرنا چاہیے اِس لیے کہ ماء مشکوک سے وضو اور غسل کا جائز یا ناجائز ہونا یقینی نہین۔

پانی کی یہ چارون قسمین ناپاک کو پاک کر دیتی ہین۔ مذکورۂ بالا فرق **صرف** وضو اور غسل کے احکام مین ہے۔

(۷) **نجس**۔ وہ پانی جو خود ناپاک ہو اور وضو اور غسل اُس سے جائز نہین ناپاک چیزین اِس سے پاک نہین ہوتین بلکہ پاک چیزونکو ناپاک کر دیتا ہی۔ چونکہ اُسکے تین قسمون کا سمجھنا پانی کی دوسری قسمون کے معلوم کر لینے پر موقوف ہی اسواسطے پہلے وہ دوسری قسمین لکھی جاتی ہین۔

پانی کی دوسری قسمین

(۸) **جاری**۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو جسکو عام طور پر محاورہ مین بہتا پانی کہتے ہین۔

(۹) **راکد**۔ وہ پانی جو ایک جگہ ٹھہرا ہوا ہو بہتا ہوا نہو اسکی دو قسمین ہین۔ کثیر۔ قلیل۔

(۱۰) **کثیر**[عہ]۔ اِس قدر پانی کہ جسکی ایک طرف نجاست گرے تو دوسری طرف اُسکا

عہ علما نے کثیر کی کئی تعریفین لکھی ہین لیکن امام اعظم اور اُنکے صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہی (شامی جلد ۱ بحرالرائق جلد اعنایہ) اور آجکل جو یہ مشہور ہی کہ جو پانی دس گز طول دس گز عرض یعنی مربع مین ہو وہ کثیر ہی اس سے کم ہو تو قلیل یہ قول متاخرین کا ہی اصل مذہب مین اسکا کچھ پتہ نہین نہ حدیث سے اِسکی سند ہی ۱۲

کچھ اثر نہ ہو نجاست کا رنگ بو مزہ پانی کے اور طرفون مین معلوم نہو-

(۱۱) قلیل[۱۱]- وہ پانی جو کثیر نہو یعنی اگر اُسکے ایک طرف نجاست گرے تو دوسری کسی طرف نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ معلوم ہو-

نجس پانی کی تینون قسمین

ماء جاری[۱] وہ جسکے رنگ بو مزہ کو نجاست نے بدل دیا ہو-

کثیر راکد[۲] جسکے تمام طرفون کے رنگ بو مزہ کو نجاست نے بدل دیا ہو-

قلیل راکد[۳]- جسمین نجاست گری ہو خواہ تھوڑی یا بہت پانی کے رنگ بو مزہ مین فرق ہوا ہو یا نہوا ہو-

(۱۲) مستعمل[۱۲]- وہ پانی جس سے زندہ آدمی فرض ادا کرنے یا ثواب حاصل کرنے کے لیے وضو کرے یا نہائے یا کسی عضو کو دھوئے بشرطیکہ وہ پانی اُسکے جسم سے ٹپک چکا ہو اور جسم پر کوئی نجاست[عہ] حقیقیہ نہ ہو-

(۱۳) نبیذ تمر[۱۳]- وہ پانی جو کھجور ونکے بھیگنے سے شیرین ہو گیا ہو مگر اُسکے اصلی رقت سیلان مین کوئی فرق نہوا ہو اور نہ اُسکے پینے سے نشہ پیدا ہو-

(۱۴) دریائی جانور[۱۴]- جنکی پیدایش اور زندگی پانی مین ہو خواہ پانی سے جدا ہو کر زندہ رہ سکین یا نہین جیسے گھڑیال اور مچھلی وغیرہ-

(۱۵) خشکی کے جانور[۱۵]- جنکی پیدایش پانی مین نہو خواہ پانی مین زندہ رہ سکین یا نہین جیسے بط وغیرہ-

(۱۶) دموی جانور[۱۶]- جن مین ذبح کرنے یا کسی عضو کے کاٹنے سے خون بہے یا ٹپکے-

عہ جیسے پیشاب پاخانہ اور نجاست حقیقیہ کی تعریف انشاءاللہ تعالیٰ نجاستون کے بیان مین آویگی-

(۱۷) غیرِ دموی جانور۔ جن مین بالکل خون نہ ہو یا ایسا خون نہ ہو جو بہ سکے بلکہ گاڑھا ہو جو بہ نہ سکے

(۱۸) کنوان۔ پانی کا وہ چشمہ جو کثیر کی حد تک نہ پہنچا ہو۔

(۱۹) اسراف۔ بے ضرورت یا ضرورت سے زائد پانی کو خرچ کرنا۔

پانی کے مسائل مین کارآمد اصول

(اصل ۱) اَلْاَصْلُ فِی الْمَاءِ الطَّهَارَۃُ

اصل پانی مین پاکی ہے

پانی اصل مین پاک ہے اور جبتک کسی دلیل سے اُسکا ناپاک ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھا جائے گا۔
مثال جنگل مین گڑھون مین جو پانی بھرا رہتا ہے تا وقتیکہ قرائن سے اُسکے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو جائے پاک ہے۔

(اصل ۲) اَلْیَقِیْنُ لَا یَزُوْلُ بِالشَّکِّ

یقین شک سے نہین جاتا

جس بات کا یقین ہو اُسکو محض وہم یا شک سے چھوڑنا نہ چاہیے۔
مثال کسی مکان مین پاک پانی رکھا ہوا ہے وہان سے کُتّا نکلتے ہوئے دیکھا کتے کو پانی پیتے ہوئے نہین دیکھا اور نہ کسی قرینہ سے اُسکا پینا معلوم ہوا ہان گمان ہوتا ہے کہ شاید کتے نے پانی پی لیا ہو تو وہ پانی پاک ہے اسلیے پانی کا پاک ہونا یقینی ہے ناپاک ہونے کا شک ہوا تو اِس شک سے یقین نہ جائیگا۔

(اصل ۳) غَالِبُ الظَّنِّ مُلْحَقٌ بِالْیَقِیْنِ

گمان غالب یقین کا حکم رکھتا ہے

یقین کی طرح گمان غالب بھی محض وہم وخیال سے چھوڑا نہ جائیگا۔

مثال کسی پانی کو دو مسلمان پاک کہین اور ایک عورت یا کافر اُسکو ناپاک بتائے تو وہ پانی پاک ہے۔ دو مسلمانون کے کہنے سے اُسکے پاک ہونیکا گمان غالب ہی اور ایک عورت یا کافر کے کہنے سے اُسکے ناپاک ہونیکا شک ہی اسلیے اُسکے پاک ہونیکا حکم دینگے

(اصل ۴) اَلْاَصْلُ بَقَاءُ مَا کَانَ عَلیٰ مَا کَانَ

اصل یہ ہی کہ ہر چیز اپنی پہلی حالت پر باقی رہتی ہی

ہر چیز اپنی پہلی حالت پر باقی سمجھی جائیگی جبتک کہ اُسکی پہلی حالت کا چلاجانا کسی دلیل سی معلوم نہو

مثال گھڑے سے گلاس مین پانی لیا گلاس کے پانی مین نجاست دیکھی تو گھڑے کے پانی کو ناپاک نہ کہین گے گھڑے کا پانی پاک تھا اب بھی پاک رہیگا اور نجاست شاید گلاس مین ہو۔ ہان گلاس دھوکر دیکھکر پانی لیا جائے تو پھر یقیناً نجاست گھڑے مین سمجھی جائیگی۔

(اصل ۵) اَلْاَصْلُ اِضَافَۃُ الْحَادِثِ اِلیٰ اَقْرَبِ اَوْقَاتِہٖ

اصل یہ ہی کہ نئی پیدا ہوئی چیز کو کہین گے کہ اسیوقت پیدا ہوئی ہی

جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور اُسکی پیدا ہونیکا وقت معلوم نہو تو اُسکو سمجھینگے کہ ابھی پیدا ہوئی ہی۔

مثال کنوئین مین مرا ہوا چوہا دیکھا جائے اور گرنیکا وقت کسی قرینہ سے معلوم نہو تو اُس کنوین کے پانی کو دیکھنے کے وقت سے ناپاک کہین گے اور اس سے پیشتر جو اُس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہی سب کو جائز رکھین گے۔

(اصل ۶) اَلْمَشَقَّۃُ تَجْلِبُ التَّیْسِیْرَ

سختی سے آسانی ہوجاتی ہے۔

قیاسی احکام ضرورت اور حرج کے وقت بدل سکتے ہین۔

مثال پرندون کی بیٹ ناپاک ہی کنوین مین گرجائے تو پانی ناپاک نہین ہوتا اسلیے کہ اگر کنوین کے پانی کو ناپاک کہین تو بہت دقت ہوگی کیونکہ پرندون کی بیٹ سے کنوین کی حفاظت مشکل ہے۔

(اصل ۷) لَامَسَاغَ لِلْاِجْتِهَادِ فِیْ مَوْرِدِ النَّصِّ

شرعی حکم مین عقل کو دخل نہین

شرعی حکم کو عقل کے خلاف سمجھکر رد نہین کر سکتے۔

مثال کنوین مین مرا ہوا چوہا نکلے تو بیس ڈول کھینچنے سے پاک ہوجاتا ہی بیس ڈول سے تمام پانی کا پاک ہونا سمجھ مین نہین آتا تو یون نہ کہین گے کہ بیس ڈول سے پانی پاک نہین ہوتا۔

(اصل ۸) مَا ثَبَتَ عَلٰی خِلَافِ الْقِیَاسِ فَغَیْرُہٗ لَا یُقَاسُ عَلَیْهِ

جو حکم قیاس کے خلاف ہو اُسکو دوسری جگہ جاری نہین کرتے

شریعت کا جو حکم خلاف قیاس کے ہو اُسکو دوسری چیزونکے لیے ثابت نہین کر سکتے۔

مثال پانی سے وضو اور غسل درست ہی عرق سے جو پانی کے مثل ہی وضو اور غسل کو درست نہ کہین گے۔

(اصل ۹) اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ

حاجت ناجائز چیزونکو جائز کر دیتی ہے۔

ممنوع اور ناجائز چیزین ضرورت کے وقت جائز ہوجاتی ہین۔

مثال ۔ تشنگی مین جان پر آبنے تو ناپاک پانی پینا درست ہی۔

(اصل ۱۰) اَلْعِبْرَۃُ لِلْغَالِبِ لَا لِلْمَغْلُوْبِ

اعتبار غالب کا ہوتا ہی نہ مغلوب کا

چند چیزین جب ملجائین تو اُن مین جو غالب ہی اُسکا حکم اور مجموعہ کا حکم ایک ہی۔

مثال ۔ مستعمل اور مطہر پانی اگر ملجائین اور مستعمل زیادہ ہو تو یہ کل پانی مستعمل سمجھا جائے گا اور اگر مطہر زیادہ ہو تو یہ کل پانی مطہر سمجھا جائے گا۔

پاک شئے اگر پانی مین ملجائے اور پانی کی رقت و سیلان کو کھودے یا پانی کے مزے اور رنگ یا رنگ و بو یا بو اور مزے کو بدل دے تو سمجھا جائے گا کہ وہ شئے پانی پر غالب ہی اور اُس پانی کو ماء مطلق نہ کہین گے۔

مسائل

ماء مطلق طاہر مطہر غیر مکروہ کا بیان

(۱) بارش[ع] ۔ دریا ۔ سمندر ۔ نہر ۔ تالاب ۔ چشمہ ۔ کنوین کا پانی ۔ شبنم ۔ برف اور اولہ کا پانی جو گرمی سے پگھل کر ٹپکے ۔ یہ تمام پانی پاک ہین وضو اور غسل انسے بلا کراہت درست ہی۔

(۲) نجاست جیسے پاخانہ گوبر لید وغیرہ سے پانی اگر گرم کیا جائے تو اس سے پانی مین کچھ نقصان نہ آئے گا وضو او غسل بلا کراہت درست ہی۔

(۳) پانی کا زیادہ ٹھہرے رہنے ۔ رُکنے ۔ بند رہنے سے یا برتن مین بہت دن رکھنے سے رنگ بدل جائے یا بدمزہ ہو جائے یا بو کرنے لگے تو وضو او غسل بلا کراہت اُس سے

ع وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ دوسرے مقام مین ہی وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا دونون آیتون کا حاصل یہی کہ خدا نے تمھارے پاک کرنیکو مینہ برسایا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارش کا پانی پاک ہی اور ناپاک چیزونکو پاک کر دیتا ہی ۔ قرآن مجید مین ایک اور مقام مین ہی ۔ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا تمھین پانی نہ ملے تو تیمم کرلو ۔ اِس سے معلوم ہوا کہ پانی پاک ہی اُس سے وضو و غسل درست ہی یہ اگر نہ ہو تو تیمم کرنا چاہیے ۔ حدیث مین ہی اَلْمَاءُ طَهُورٌ پانی پاک کر دیتا ہی۔

جائز ہی جیسے تالاب۔حوض کا پانی زیادہ روز رکھے رہنے سے بو کرنے لگتا ہی۔ حاجی پیون
مین زمزم کو لاتے ہین تو اُسکا رنگ و مزہ بدلجاتا ہی۔

(۴) جنگل مین چھوٹے گڑھون مین جو پانی بھرا رہتا ہی تا وقتیکہ قرائن سے اُسکے ناپاک
ہونے کا یقین یا ظن غالب نہو اُسوقت تک اُسکو پاک ہی کہین گے۔

(۵) راستون پر مٹکے گھڑے وغیرہ مین پانی پینے کو رکھدیتے ہین اور اُس سے ہر قسم کے
لوگ شہری دیہاتی چھوٹے بڑے مرد وعورت پانی لیکر پیتے ہین اور احتیاط نہین کرتے
تو یہ پانی پاک ہی ہان اگر ناپاک ہونے کا کسی طور سے یقین ہوجائے تو پھر پاک نہوگا۔

(۶) کافرون کے برتن کا پانی بھی پاک ہی اس لیے کہ نجاست سے ہر مذہب و ملت کے
لوگ بچتے ہین ہان جو کافر کہ نجاست سے نہین بچتے اور کسی طرح قرائن سے معلوم ہوجائے
کہ اُنکے برتن پاک نہین تو پھر اُنکے برتن کا پانی پاک نہوگا۔

(۷) چھوٹے بچے جنکے ہاتھون کا کچھ اعتبار نہین نجاست سے وہ احتیاط نہین کرتے
اگر پانی مین ہاتھ ڈالدین تو پانی پاک ہی ہان اگر اُنکے ہاتھ کا ناپاک ہونا یقینی طور سے
معلوم ہوجائے تو پانی ناپاک ہی۔

(۸) وہ کنوین جن سے ہر قسم کے لوگ پانی بھرتے ہین اور میلے گرد وغبار آلودہ برتن
اور ہاتھون سے بھرتے ہین اُنکا پانی پاک ہی تا وقتیکہ برتنون اور ہاتھون کا ناپاک
ہونا یقیناً معلوم نہ ہو۔

(۹) گھڑے مٹکے سے لوٹے یا آبخورے مین پانی لیا جائے اور پانی پیتے وقت اور
اسکے قبل لوٹے آبخورے کو نہ دیکھا جس سے معلوم ہوتا کہ اُن مین کچھ تھا یا نہین ہان پانی لینے
کے بعد دیکھا تو لوٹے آبخورے مین نجاست پائی تو ایسی حالت مین مٹکے گھڑے کا

پانی پاک ہی[عہ۵] اِس لیے کہ اِس صورت مین اِسکا یقین نہین کہ یہ نجاست گھڑے یا مٹکے مین تھی ممکن ہی کہ لوٹے یا گلاس ہی مین ہو اور اِسی طرح ڈول سے بلا دیکھے ہوے پانی بھرا جائے اور کھینچنے کے بعد ڈول مین نجاست نکلے تو پانی کنوین کا پاک ہی۔

(۱۰) درخت[عہ۶] کی پتی گرنے کیوجہ سے پانی اگر بو کرنے لگے یا بدمزہ ہوجائے یا رنگ بدل جائے یا مزہ اور بو اور رنگ تینون بدل جائین تو یہ پانی پاک ہی وضو اور غسل اُس سے درست ہی

غیر مستعمل پانی

(۱۱) باوضو شخص بلا نیت وضو کے ہاتھ پیر ٹھنڈا کرنے یا گرد و غبار دھونے کی غرض سے یا دوسرے شخص کو وضو سکھلانے کیلیے اگر وضو کرے تو اِس وضو کا پانی مستعمل نہوگا اور اِس استعمال شدہ پانی سے وضو اور غسل درست ہی۔

(۱۲) باوضو مرد یا عورت جسکو نہانے کی ضرورت نہ ہو اور نہ غسل کرنا مسنون ہو اور نہ جسم پر کسی جگہ نجاست لگی ہو اور پھر نہائے تو یہ پانی مستعمل نہ ہوگا اور اِس سے وضو اور غسل درست ہی اور اِسی طرح وہ شخص جسکو نہانے کی ضرورت ہو اگر اُس عضو کو جو وضو مین نہین دھویا جاتا دھوئے بشرطیکہ یہ عضو پاک ہو تو یہ پانی بھی مستعمل نہین خواہ وہ سر کے بال ہی کیون نہ دھوئے۔

عہ۵ جس پانی کے ناپاک ہونیکا شبہہ ہو اور پاک ہونا یقینی ہو اس سے وضو اور غسل کرنا مکروہ تنزیہی ہی بشرطیکہ اچھا پانی موجود ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہو دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلیٰ مَالَا یُرِیْبُکَ مشتبہ چیز کو چھوڑ دو اور یقینی غیر مشتبہ کو لیلو (شامی صـ۱۵۱ ج ۱) عسہ بعض کتابون مین ہی کہ اِس سے وضو اور غسل درست نہین یہ قول صحیح نہین اسلیے کہ پتونکی گرنیسے پانی ناپاک نہین ہوتا اور محاورے مین لوگ اُسکو پانی کہتے ہین اور جب پانی مطلق اور مطہر ہوا تو پھر وضو اور غسل اِس سے درست ہونیکی کچھ وجہ نہین اِسطرح گرد و مٹی جبکہ پانی مین ملی ہو جیسے بارش کا پانی ہے ہو جاتا ہی دریا کے پانی سے برسات مین وہ بھی عرفاً پانی کہلاتا ہی

(۱۳) حائضہ یا وہ عورت جسکو بچہ پیدا ہونے کے بعد خون آتا ہی خون بند ہونیسے پہلے اگر نہائے اور جسم اُسکا پاک ہو تو یہ پانی مستعمل نہین اور وضو اور غسل اِس سے درست ہی

(۱۴) چار عہ پانچ سال کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہین سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہین۔

(۱۵) پاک کپڑا برتن اور نیز دوسری پاک چیزین جس پانی سے دُھوئی جائین اُس سے وضو اور غسل درست ہی بشرطیکہ محاورے مین اُسکو ماءِ مطلق کہتے ہون اور پانی کے تین صفون سے دو وصف باقی ہون اور اگر دو وصف بدل جائین تو پھر درست نہین۔

مثال چانول دُھوئے جائین یا ترکاری وغیرہ دُھوئین تو اگر رنگ مزہ بو تینون بدلجائین یا رنگ مزہ بدلجائے یعنی دو وصف بدل جائین تو وضو اور غسل درست نہین ہان اگر کچھ نہ بدلے یا ایک بدلے تو درست ہی۔

(۱۶) سُوَر۔ کُتّے کے سوا کوئی زندہ جانور جس پانی سے نہلایا جائے وہ پاک ہی بشرطیکہ جسم پر نجاست لگی ہوئی نہو اور لعاب دہن نہ ملا ہو اور اِسی طرح سُور کُتّے کے سوا زندہ جانور جس پانی مین جائے یا گر پڑے اور اُسکا مُنھ پانی تک نہ پہونچے اور جسم پر نجاست بھی نہو تو یہ پانی پاک ہی اور وضو اور غسل اس سے درست ہی۔ ہان گھوڑا اور وہ جانور جنکا گوشت درست ہی اور وہ جانور جن مین دم سائل نہین اُنکا لعاب دہن بھی اگر پانی مین ملجائے تو پانی پاک ہی (درمختار)

(۱۷) بدن عہ یا کپڑا صاف کرنے کیلیے یا خود پانی ہی صاف کرنے کی غرض سے کوئی شی

عہ پاک ہونا اُنکے جسم کا اگر پہلے مشتبہ ہو تو پھر اسکو طاہر پانی کا حکم ہوگا ۱۲ عہ اس لیے کہ محاورے مین اسکو ماءِ مطلق بولتی ہین اور حدیث شریف مین ہی کہ مُردے کو بیری کی پتی پانی مین جوش دیکر غسل دو اور ظاہر ہی کہ اُس سے تینون وصف بدل بھی جاینگے۔

مثل صابون وغیرہ کے پانی مین جوش دی جائے تو اِس سے وضو اور غسل درست ہی
بشرطیکہ پانی کی اصلی رقت مین کچھ فرق نہوا ہو اور پانی گاڑھا نہ ہوجائے خواہ مزہ بو رنگ
تینون جاتے رہے ہون۔ (مراقی الفلاح)

(۱۸) پاک پانی مین خشک چیز مثل آٹے۔ ستّو۔ ناج و غلہ کے ڈال دی جائے یا خشک روئی
بھگو دی جائے یا گاڑھی چیز مثل شربت بنفشہ نیلوفر معجون گلقند کے ڈال دی جائے اور
پانی کے تینون وصف مزہ بو رنگ جاتے رہین لیکن جوش ندیا جائے اور پانی کی رقت[عہ]
و سیلان اصلی مین کچھ فرق نہ آئے اور محاورے مین اُسکو پانی بھی کہتے ہون تو اُس سے
وضو درست ہی اور اگر محاورے مین پانی اُسکو نہ کہین بلکہ اُسکا دوسرا نام ہو تو وضو درست
نہین خواہ رقت و سیلان پانی کا سا ہو۔ **مثال** شکر گھول کر پانی مین شربت
بنائین تو اس سے وضو درست نہین اگرچہ اِس مین پانی کی سی رقت باقی ہو اِسلیے
کہ اِسکو محاورے مین پانی نہین کہتے بلکہ شربت کہتے ہین۔

(۱۹) ایسی رقیق[عہ] سیال شے جو پانی سے رنگ بو مزہ تینون وصفون مین مخالف ہو
جیسے سرکہ دودھ رس کہ انکا مزہ بو رنگ تینون مخالف ہین اگر پانی مین ملجائے اور پانی کے
کسی ایک وصف کو کھو دے خواہ مزہ بدل جائے یا رنگ یا بو تو اِس پانی سے وضو اور غسل
درست ہی ہان اگر دو وصف جاتے رہین تو درست نہین اور جو رقیق شے پانی سے دو وصف

عہ رقت کے باقی رہنے کی یہ علامت ہی کہ کپڑے سے نچوڑین تو نچڑ جائے اور سیلان کی علامت یہ ہی کہ اعضا پر
پانی کی طرح بہے ۱۲ عہ پانی سے تینون وصف مین جو مخالف ہی اگر وہ دو وصف کو کھو دے تو سمجھا جائیگا کہ وہ
پانی پر غالب ہی اور پانی فنا ہوکر یہی بن گیا اور جب پانی فنا ہوگیا اور دوسری شی بن گیا تو پھر اِسکو پانی کا
حکم نہ رہیگا جیسے پانی برف بنکر جم جائے ۱۲

یا ایک مین مخالف ہو اور ایک یا دو مین موافق ہو جیسے عرق بادیان کیوڑہ وغیرہ کہ اُنکی بو مزہ مخالف ہو اور رنگ مین موافق ہی تو یہ اگر پانی مین ملجائین اور پانی کے مزہ رنگ بو مین کچھ تغیر نہ ہو تو اِس سے وضو درست ہی ورنہ نہین یعنی اگر ایک وصف بدل جائیگا تو وضو درست نہ ہوگا۔

(۲۰) رقیق[ع] و سیال شے جو پانی سے کسی وصف مین مخالف نہین اُسکا مزہ رنگ بو سب پانی کا سا ہی تو یہ اگر قلیل پانی مین ملجائے اور اِس سے قلیل پانی وزن مین زیادہ ہو مثلاً یہ رقیق اگر ایک سیر ہو اور قلیل سوا سیر ڈیڑھ سیر ہو تو اُس وقت اِس قلیل سے وضو درست ہی **مثال** مستعمل پانی ایک سیر جو کہ پانی سے کسی وصف مین مخالف نہین دو سیر پانی مین ملجائے تو تمام پانی غیر مستعمل ہوگا اور اِس سے وضو و غسل درست ہی۔

(۲۱) جس[ع] جانور مین دم سائل ہو یا دریائی جانور پانی مین مرجائے یا پھول پھٹ جائے تو یہ پانی پاک ہی وضو و غسل اِس سے درست ہی

(۲۲) کثیر یا جاری پانی مین نجاست گرے یا کوئی جانور گر کر مرجائے اور پانی کا مزہ رنگ بو ان تینون سے ایک بھی نہ بدلے اور پانی اپنی اصلی حالت پر رہے تو اِس سے وضو اور غسل درست ہے ہان اگر تینونسے ایک بھی بدل جائیگا تو درست نہین۔

(۲۳) جاری یا کثیر پانی مین مستعمل یا نجس پانی جو کہ جاری اور کثیر سے زیادہ ہو ملجائے

ع اِس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص جسکو نہانے کی ضرورت ہو اگر حوض یا کنوین مین نہائے اور اُسکے جسم پر نجاست نہ ہو تو پانی کنوین کا پاک ہو اور اِسی طرح وضو کے وقت کنوین مین مستعمل پانی کے قطرے ٹپکین تو بھی کچھ حرج نہین اِسلیے کہ مستعمل پانی بہ نسبت غیر مستعمل کے تھوڑا ہو اور اس موقع پر فقہا نے جو نجس ہونیکو لکھا ہو وہ مفتی بہ نہین ۱۲

عہ پانی مین پھٹ کر ریزہ ریزہ اگر ہو گیا ہو تو اُسکا پینا مکروہ تحریمی ہو (شامی صفحہ ۱۲۵ ج ۱) ۱۲

تو اِس سے جاری اور کثیر ناپاک نہ ہوگا۔

(۲۴) کنوان۔ چشمہ ناپاک اگر خشک ہوجائے اور پھر دوبارہ اُس مین خشک ہونیکے بعد پانی نکلے تو یہ پانی پاک ہی بشرطیکہ اُس وقت اُس مین نجاست نہو۔

(۲۵) نجس پانی گھڑے پیالے گلاس وغیرہ مین ہو اور نجاست کی وجہ سے پانی کا رنگ مزہ بو تینون مین سے کوئی بھی نہ بدلا ہو تو ایسی حالت مین پاک پانی اُوپر سے برسے یا اِن برتنون مین اسقدر ڈالا جائے کہ پانی کنارے سے نکل کر نیچے بہ جائے تو اِس سے پانی برتن دونون پاک ہوجائینگے۔ (شامی صـ۱۴۳ ج ۱)

(۲۶) ناپاک زمین پر اگر اسقدر پانی ڈالا جائے کہ ایک گز بہ جائے یا اِس قدر بارش ہو کہ ایک گز بہ جائے تو زمین اور پانی دونون پاک ہین۔ (شامی صـ۱۴۳ ج ۱)

(۲۷) جاری پانی سے چند آدمی کو برابر متصل ہوکر وضو غسل کرنا درست ہی خواہ یہ پانی جاری کسی چھوٹے سے نالے مین جیسا کہ ہندوستان مین چھوٹے چھوٹے بڑے نالے ہوتے ہین جس سے کھیتون کو پانی دیا جاتا ہے۔

(۲۸) جاری عــہ پانی اگر ناپاک ہوجائے یعنی نجاست اُسکی کسی صفت کو بدلدی تو نجاست کا جب اثر جاتا رہیگا پانی پاک ہوجائیگا

عــہ کثیر اور جاری پانی نجاست سے ناپاک نہین ہوتا اسلیے کہ اگر اُسکو ناپاک ہونیکا حکم دیدین تو انسان کی معاشرت بہت دشوار ہوجائیگی دوسری نجاست کا مدار طبائع نفیسہ پر ہی نفیس طبیعت والے جس پانی کی استعمال کو بُرا جانین اور گوارا نکرین وہ ناپاک ہی اور ظاہر کہ کثیر یا جاری پانی مین اگر نجاست گری اور اُسکا اثر معلوم نہو تو ایسی طبیعت کے لوگ اُسکے استعمال سے احتراز نکرینگے ہان اگر نجاست پانی کی کسی صفت کو بدلے تو ضرور اِسکے استعمال سے کراہت ہوگی اور اُسوقت یہ ناپاک بھی ہی اس موقع پر یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہی کہ کسی نہر مین اگر جانور مرجائے اور نہر کے پانی کا اکثر حصہ جانور پر ہوتا ہوا نہ بہے اور پانی کا کوئی وصف اِسکی وجہ سے متغیر نہو تو وہ پانی پاک ہی اور جانور سے پیچھے کی طرف وضو اور غسل کرنا درست ہی جو اِسکے خلاف لکھتے ہین اُنکی وجہ معلوم نہین ہوتی ۱۲

(۲۸) طاہر[ع] مطہر پانی مین مستعمل پانی برابر یا زیادہ اگر ملجائے تو تمام پانی کو مستعمل کا حکم ہوگا ہان اگر مطہر زیادہ ہو تو تمام کو مطہر کہین گے۔

(۲۹) حائضہ یا نفساء عورت خون بند ہونیکے بعد نہائے تو یہ پانی مستعمل ہی۔

(۳۰) جس شخص کو نہانیکی ضرورت ہو اور جسم پر اُسکے کہین نجاست نہ ہو وہ اگر نہائے یا اپنے کسی پاک عضو کو دھوئے یا کلّی کرے یا ناک مین پانی ڈالے یا بلا ضرورت ہاتھ کو یا پیر کو پانی مین ڈال دے تو یہ مستعمل ہو جائیگا لیکن ہاتھ یا پیر کو اگر پانی مین ڈالے گا تو اُسی قدر پانی مستعمل ہوگا جسقدر ہاتھ یا پیر کو لگا ہی نہ تمام اور اگر کسی ضرورت سے ہاتھ کو یا پیر کو پانی مین ڈالے مثلاً پانی نکالنے کیلیے یا رکھنے کی وجہ سے تو پانی مستعمل نہ ہوگا اور اِسی طرح سنت ادا کرنے کے واسطے اگر نہائے جیسے عیدین جمعہ حج طواف وغیرہ کے لیے تو یہ بھی مستعمل ہوگا۔

(۳۱) بے وضو اگر وضو کرے یا اپنے کسی ایسے عضو کو دھوئے جسکا وضو مین دھونا فرض یا سنت ہی تو یہ پانی مستعمل ہوگا اور اِسیطرح باوضو وضو کے ارادے سے اگر وضو کرے لیکن دونون وضو ایک مقام پر نہ ہون تو یہ پانی بھی مستعمل ہو جائیگا ہان اگر ایک جگہ وضو کیا اور پھر بلافصل اُسی جگہ دوسرا وضو کیا تو دوسرے وضو کا پانی مستعمل نہ ہوگا۔

ع ہمارے فقہاء نے یہان بہت جزئیات بیان کیے ہین جنکا مدار اسپر ہی کہ مستعمل پانی ناپاک ہی مثلاً یہ کہتے ہین کہ ایسا شخص جسکو نہانیکی ضرورت ہو اور اُسکے جسم پر کہین نجاست نہین اگر کنوین مین داخل ہو تو تمام پانی ناپاک ہی بے وضو شخص اگر پانی کے برتن مین پہونچے سے زیادہ ہاتھ ڈال دے تو تمام پانی ناپاک ہی۔ وضو کے برتن مین اگر مستعمل پانی ٹپکے تو سب پانی نجس ہوگیا اِسی قسم کے اور بہت مسائل ہین اور فقہاء نے یہان بڑی طبع آزمائیان کی ہین اور لاطائل بحثین چھیڑی ہین زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ جب مستعمل پانی خود پاک ہی اگر مطہر مین جو زیادہ ہی ملجائے تو لکھتے ہین کہ مفتی بہ یہ ہی کہ سب مطہر ہوگا۔ ایسی بحثون کا کیا موقع تھا۔

(۳۲) جس جگہہ پانی کا استعمال مسنون یا مستحب ہی وہان جو پانی استعمال کیا جائیگا وہ مستعمل کہلائیگا **مثلاً** کھانے کے پہلے اور پیچھے ہاتھ دھونا مسنون ہی تو جس پانی سے کھانا کھانے کے پہلے یا پیچھے ہاتھ دُھویا جائے وہ مستعمل ہی۔

(۳۳) کافر کے بدن پر نجاست نہ ہو لیکن نہانے کی ضرورت ہو یا بے وضو ہو تو وہ جس پانی سے نہائے وہ مستعمل ہوگا ہان اگر نہانے کی ضرورت نہ ہو اور باوضو ہو پھر نہائے تو مستعمل نہ ہوگا۔

(۳۴) باوضو شخص وضو کے ارادہ سے دوبارہ وضو کرے یا بے وضو شخص بے ارادہ وضو کے اعضاء وضو کو دُھوئے تو وہ پانی مستعمل ہوگا۔

راکد قلیل

(۳۵) **قلیل پانی** تھوڑی نجاست سے ناپاک ہوجاتا ہی **مثلاً** ایک قطرہ شراب یا پیشاب یا خون یا نجس پانی کا پڑجائے یا ایک رتی پاخانہ گرجائے تو سب پانی نجس ہوجائیگا اگرچہ نجاست سے پانی کے رنگ۔بو۔مزہ مین کچھ فرق نہ آیا ہو۔

(۳۶) خون سائل جن جانورون مین ہوتا ہی اُنکا بدن مرجانے کے بعد ناپاک ہوجاتا ہی تو اگر ایسا جانور قلیل پانی مین گر کر مرجائے تو پانی ناپاک ہوجائیگا اور جن جانورون مین خود خون سائل نہین ہوتا مگر جب دوسرے جانورونکا مثل انسان وغیرہ کے خون پیتے ہین تب اُنمین خون سائل ہوجاتا ہی جیسے بڑا کھٹمل جونک بڑا مچھر پسو وغیرہ پس اگر یہ جانور ایسے وقت مین کہ اِنمین خون سائل ہو قلیل پانی مین گر کر مرجائین تو پانی ناپاک ہوجائیگا۔

جنگلی میڈک جن مین خون سائل ہو پانی مین مرجائین یا مرے ہوئے گرجائین تو پانی ناپاک ہو جائیگا عہ

(۳۷) پاخانہ یا اور کسی نجاست سے جو کیڑا پیدا ہوتا ہی وہ نجس ہی قلیل پانی مین گرجائے تو ناپاک ہو جائیگا۔ (شامی صہ۱۳۵ ج ۱)

(۳۸) قلیل ناپاک پانی مین اِسقدر نالی چھوڑا جائے کہ وہ کثیر ہو جائے تو وہ پانی پاک نہ ہوگا بلکہ تمام ناپاک ہو جائیگا اور اِسی طرح نجس حوضون مین جن مین پانی نہ ہو تھوڑا تھوڑا پانی چھوڑا جائے یا حوض مین ناپاک نالی کے ذریعے سے پانی بھرا جائے تو ان دونون حالتون مین پانی ناپاک ہو گا **حاصل** یہ ہی کہ تھوڑا پانی نجس پانی یا کسی دوسرے نجس چیز سے ملے تو کل ناپاک رہیگا۔

طاہر مطہر مکروہ پانی

(۳۹) دھوپ سے جو پانی گرم ہوگیا ہو اُس سے وضو غسل مکروہ ہی۔ (شامی صہ۱۲۲ ج ۱)

(۴۰) جس قلیل پانی مین آدمی کا تھوک یا ناک ملجائے اُس سے وضو غسل مکروہ ہی (خزانۃ المفتین)

(۴۱) مستعمل پانی کا پینا اور کھانے کی چیزون مین استعمال کرنا مکروہ ہی اور وضو غسل اِس سے درست نہین (شامی صہ۱۴۷ ج ۱)

(۴۲) جس پانی کے ناپاک ہونے کا یقین اور گمان غالب نہو محض شک ہو اُس سے وضو غسل مکروہ ہی **مثال** چھوٹا بچہ جس پانی مین ہاتھ ڈال دے اور اُسکے ہاتھ کا ناپاک ہونا یقینی نہو بلکہ ناپاک ہونے کا شک ہو تو اُس سے وضو غسل مکروہ ہی۔

عہ ہدایہ مین ہی کہ یہ پانی ناپاک نہین ہوتا لیکن یہ صحیح نہین۔ جنگلی میڈک کی علامت یہ ہی کہ اُسکے پیر کی انگلیون مین جھلی اور کھال نہو البتہ وہ جانور جنمین خون سائل نہو اُنکے مرنے سے پانی نجس نہ ہو گا ۱۲

(۴۳) مرد کو خوبصورت لڑکے اور غیر محرم عورت کا جھوٹا پانی پینا مکروہ ہی بشرطیکہ اس پانی کے پینے سے شہوت کا گمان ہو یا اسمین وہ لطف ملے جو محبوبون کے جھوٹے مین ملتا ہو اور اسی طرح عورت کو بھی غیر مرد کا جھوٹا پینا مکروہ ہی۔ (طحطاوی و مراقی الفلاح)

(۴۴) زمزم کے پانی سے بے وضو کو وضو کرنا نچاہیے اور اسی طرح وہ شخص جسکو نہانے کی حاجت ہو اُس سے غسل نکرے اور اُس سے ناپاک چیزون کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہی (مراقی الفلاح صـ۱۲)

(۴۵) عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو غسل مکروہ ہی (شامی)

(۴۶) دریائی یا غیر دموی جانور پانی مین مر کر پھٹ جائے اور ریزہ ریزہ ہو کر پانی مین ملجائے تو اس پانی کا پینا مکروہ ہی ہان وضو غسل اس سے درست ہی اس لیے کہ انکے مرنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا۔ (شامی صـ۱۳۵ ج ۱)

(۴۷) وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا کرنا مکروہ ہی۔

(۴۸) جن مقامون پر خدا کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے ثمود اور عاد کی قوم اُس مقام کے پانی سے وضو اور غسل مکروہ ہی۔ (شامی صـ۹۰ ج ۱)

جانورون کا جھوٹا پانی

(۴۹) آدمی کا جھوٹا پانی مطہر غیر مکروہ ہی خواہ مسلمان کا ہو یا کافر کا چھوٹے کا ہو یا بڑے کا مرد کا ہو یا عورت کا یا ایسے شخص کا ہو جسکو نہانے کی ضرورت ہو یا حیض اور نفاس والی عورت کا ہو بشرطیکہ کوئی ناپاک چیز مثل شراب اور سور کے کھا کر فوراً نہ پیا ہو۔ (طحطاوی شرح مراقی الفلاح)

(۵۰) گھوڑے کا جھوٹا - حلال جانوروں کا جھوٹا چرند ہون یا پرند - غیر دموی جانورونکا جھوٹا حرام ہون یا حلال - دریائی جانوروں کا جھوٹا حرام ہون یا حلال - طاہر مطہر غیر مکروہ ہی بشرطیکہ اُنکا مُنھ اُسوقت ناپاک نہ ہو یعنی نجاست کھاکر فورًا پانی نہ پیا ہو اور ایسا بھی نہ ہو کہ نجاست اکثر کھایا کرتے ہون جیسا کہ بعض جانورونکو نجاست کھانیکی عادت ہوتی ہی اور دوسری چیزون سے اُسکو زیادہ کھاتے ہین - (شامی)

(۵۱) جو جانور حرام ہین اور مکانون مین رہتے ہین جیسے بلی چوہا سانپ اور حرام پرند اور اِسی طرح وہ حلال جانور جو چھوٹے پھرتے ہین اور جو چاہتے ہین وہ کھاتے ہین جس چیز مین چاہتے ہین مُنھ ڈالتے ہین اُنکا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہی -

(۵۲) پرندون کے سوا حرام جانور جو مکانون مین نہین رہتے جنگل مین رہتے ہین جیسے شیر - بھیڑیا - چیتا - گوہ - ہاتھی وغیرہ اِنکا جھوٹا ناپاک ہی -

(۵۳) جن جانورونکا جھوٹا پاک ہی وہ اگر ناپاک چیز کھا کر فورًا پانی پیئین تو یہ جھوٹا ناپاک ہی اِس لیے کہ ناپاک چیز کے لگنے سے زبان ہونٹ وغیرہ ناپاک ہو جاتے ہین - ہان کچھ توقف کے بعد جسمین دو ایک دفعہ لعاب نگلنے سے مُنھ صاف ہو جائے اگر پانی پیئین تو ناپاک نہوگا

(۵۴) جس خچر کی پیدایش گدھی یعنی مادہ خر سے ہو اُسکا جھوٹا اور گدھے کا جھوٹا مشکوک ہی -

کنوین[ع] کے احکام

کنوین مین گرنے والی چیزونکی تین قسمین ہین -

ع فقہا نے کنوین کے پانی کو راکد قرار دیا ہی اور راکد کی دو قسمین ہین کثیر قلیل لیکن چونکہ کثیر کا حکم یہان بھی وہی ہی جو دوسرے کثیر پانیون کا ہی لہذا فقہا نے اُسکا اعتبار نہین کیا بخلاف کنوین کے قلیل پانی کے کہ یہ دوسرے قلیل پانیون کے مخالف ہی دوسرے قلیل پانی ناپاک ہونیکے بعد پاک نہین ہوتے اور یہ پاک ہو جاتا ہی اِسوجہ سے فقہا نے کنوین کے قلیل پانی کے احکام علیحدہ بیان کیے ہین اور کنوین سے اُنکی مراد وہی کنواں ہی جسمین قلیل پانی ہو ۱۲

پہلی قسم وہ ہی جس سے کنوان ناپاک نہین ہوتا۔
دوسری قسم وہ ہی جس سے کل پانی ناپاک ہوجاتا ہی۔
تیسری قسم وہ ہی جس سے کل پانی ناپاک نہین ہوتا بلکہ تھوڑا پانی۔

پہلی قسم

(۵۵) پاک چیز کے کنوین مین گرجانے سے کنوان ناپاک نہین ہوتا اور وضو غسل اُسکے پانی سے اُسوقت تک درست ہی کہ اُسکو پانی مطلق کہین **مثال** کنوین مین شکر چھوڑ دیجائے تو اُس سے وضو اُس وقت تک درست ہی جبتک کہ وہ شربت نہ ہو جائے۔

(۵۶) حیوان غیر دموی یا دریائی کے کنوین مین گرکر مرجانے سے یا مرکر گرجانے سے کنوان ناپاک نہین ہوتا بشرطیکہ اُنکے جسم پر نجاست نہ ہو **مثال** مچھلی گھڑیال وہ سانپ جس مین خون نہ ہو اگر کنوین مین گرکر مرجائین یا مرکر گرجائین تو کنوان ناپاک نہ ہوگا۔

(۵۷) مسلمان کی لاش نہلانے کے بعد اگر کنوین مین گرجائے تو پانی ناپاک نہوگا بشرطیکہ جسم پر نجاست نہ ہو اور لاش پھولی پھٹی نہ ہو۔

(۵۸) شہید نہلانے کے قبل بھی گرجائے تو کنوان ناپاک نہوگا بشرطیکہ جسم پر نجاست نہ ہو اور خون اُسکا پانی مین نہ ملے۔

سہ حیوان دموی کا جسم مرنیکے بعد نجس ہوجاتا ہی اِسکے موافق چاہیے تھا کہ مسلمان کا جسم بھی مثل کافر اور دوسرے دموی حیوانات کے ایسا نجس ہوجاتا کہ نہلانے سے بھی پاک نہ ہوتا لیکن اسلام نے اُسکے دل و جسم کو ایسا پاک کردیا ہی کہ وہ مرنے کے بعد بھی ایسا نجس نہین ہوتا۔

(۵۹) زندہ آدمی کنوین مین گرجائے یا غوطہ لگائے اور پھر زندہ نکل آئے تو کنوان ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ جسم پر نجاست ہونے کا یقین یا گمان غالب نہ ہو اور استنجا پانی سے کیے ہوئے ہو کافر ہو یا مسلمان مرد ہو یا عورت یا وہ شخص جسکو نہانے کی ضرورت ہو یا حیض و نفاس والی عورت بشرطیکہ گرتے وقت خون بند ہو۔

(۶۰) سُور کے سوا کل جانورون کی خشک ہڈی یا ناخن یا بال کے گرجانے سے کنوان ناپاک نہین ہوتا۔ (قاضی خان)

(۶۱) جن عـہ جانورون کا جھوٹا پاک ہے وہ اگر کنوین مین گرجائین اور زندہ نکل آئین تو پانی ناپاک نہوگا تاوقتیکہ اُنکے جسم پر نجاست ہونے کا یقین یا ظن غالب نہو اور یہی حکم اُن جانورون کا ہے جنکا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے ہان احتیاطاً اگر بیس۲۰ تیس۳۰ ڈول نکالڈالے جائین تو بہتر ہے۔ (قاضی خان)

(۶۲) سُور کے سوا جو جانور ایسے ہین کہ اُنکا جھوٹا ناپاک یا مشکوک ہے وہ اگر کنوین مین گرجائین اور زندہ نکل آئین تو کنوان ناپاک نہوگا بشرطیکہ اُنکے جسم پر نجاست ہونیکا یقین یا گمان غالب نہو اور مُنھ اُنکا پانی مین نہ ڈوبے پانی سے علٰحدہ رہے جس مین اُنکے مُنھ کا لعاب پانی مین نہ ملنے پائے ہان اگر احتیاطاً بیس۲۰ تیس۳۰ ڈول نکالڈالے جائین تو بہتر ہے۔

(۶۳) طاہر مطہر مکروہ پانی یا مستعمل پانی کنوین مین گرجائے تو پانی ناپاک نہوگا

(۶۴) ایسا چھوٹا لڑکا جو نجاست سے احتیاط نہین کرتا اور اُسکے جسم کا پاک

عـہ جانورونکا جسم بالخصوص پیر ران وغیرہ گو نجاست سے خالی نہون مگر چونکہ اُنکے نجس ہونے کا یقین یا ظن غالب نہین ہے اِس لیے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ۱۲

یا ناپاک ہونا معلوم نہ ہوا گر کنوین مین گرجائے اور زندہ نکل آئے تو پانی پاک ہی ہان احتیاطاً دس بیس ڈول نکالڈا لے جائین تو بہتر ہی۔

(۶۵) مرغی کا یا کسی ایسے جانور کا انڈا جنکا گوشت حلال ہی اگر کنوین مین گرجائے تو کنوان پاک ہی۔ (قاضی خان)

(۶۶) زندہ عورت بچہ جنے اور وہ بچہ اُسی وقت کنوین مین گرجائے اور زندہ نکل آئے تو پانی ناپاک نہوگا بشرطیکہ اُسکے جسم پر خون یا اور کسی قسم کی نجاست نہو۔ (شامی)

(۶۷) مرغی اور بط کے سوا کسی پرند کے پاخانہ یا پیشاب سے کنوان ناپاک نہین ہوتا۔ (طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح)

(۶۸) چوہے[ع] اور بلی کے پاخانہ پیشاب سے کنوان ناپاک نہین ہوتا۔

(۶۹) اُونٹ یا بکری کی تھوڑی[ع] مینگنی کنوین مین گرجائے تو کنوان ناپاک نہوگا خواہ جنگل کے کنوین مین گرے یا آبادی کے پانی مین گرکر ٹوٹ جائے یا نہ ٹوٹے۔

(۷۰) جس کنوین مین لید اور گوبر سے احتیاط دشوار ہی جیسے اُن لوگون کا کنوان جو گائے بھینس پالتے ہین یا وہ کنوان جس سے ہر قسم کے لوگ پانی بھرتے ہین جن مین ایسے لوگ بھی ہوتے ہین جنکے برتنون مین گوبر یا لید لگی ہوتی ہی یا وہ کنوان جسکے قریب جانور اُٹھتے بیٹھتے ہین تو اِن سب صورتون مین تھوڑی لید گوبر سے کنوان ناپاک نہوگا۔ (مراقی الفلاح۔شامی)

ع انکے پاخانہ پیشاب کے پاک ہونیمین اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ ناپاک ہی ۱۲ ع تھوڑے کے مقدار مین اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ دیکھنے مین اور عرف مین جسکو لوگ تھوڑی کہین وہ تھوڑی ہی ۱۲

(۱۷) آدمی کا گوشت یا کھال ناخون سے کم اگر گر جائے تو کنوان ناپاک نہوگا (طحطاوی شرح مراقی الفلاح)

(۲۷) جس شی کے ناپاک ہونے کا گمان غالب یا یقین نہو وہ اگر کنوین مین چھوڑی جائے تو پانی ناپاک نہوگا۔ **مثال** آجکل کنوین مین انگریزی دوائین چھوڑی جاتی ہین اور اُنکی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہو کہ شاید اِسمین شراب ہو تو محض اتنے خیال سے پانی ناپاک نہوگا تاوقتیکہ اُسمین شراب ہونیکا یقین نہ ہو۔

(۳۷) بکری شیر سے بھاگ کر یا چوہا بلی سے یا وہ جانور جسکا ذکر نہین ہوا کسی جانور سے ڈر کر کنوین مین گر جائے اور زندہ نکل آئے تو پانی ناپاک نہوگا۔ (شامی)

(۴۷) نلون کا پانی جو آجکل ہندوستان کے اکثر شہرون مین لگے ہین جاری پانی کے حکم مین ہی یعنی جاری کیطرح نجاست گرنیسے نجس نہین ہوتا جب تک کہ مزہ رنگ۔ بو مین فرق نہ آئے۔

دوسری قسم

(۷۵) جن جانورون کا بیان اور جو صورتین نمبر ۶۹ سے نمبر ۷۲ تک ہو چکی ہین اُنکے سوا اور کسی جانور کا پاخانہ یا پیشاب کنوین مین گر جائے تھوڑا ہو یا بہت کنوان ناپاک ہو جائے گا اور اسی طرح نمبر ۷۱ مین جن جانورون کا ذکر ہوا ہو اُنکا پاخانہ زیادہ گر جائے تب بھی کنوان ناپاک ہو جائیگا۔

(۷۶) نجاست تھوڑی ہو یا بہت خفیفہ ہو یا غلیظہ کنوین مین گر جائے تو تمام پانی ناپاک ہو جائیگا۔ **مثال** (۱) ایک قطرہ خون کا یا شراب کا یا پیشاب کا یا پاخانہ کا گر جائے۔ (۲) ایسا زخمی جانور جسکے زخم سے خون یا پیپ جاری ہو

کنوین مین گر جائے زندہ نکلے یا نہین (۳) ناپاک شی جیسے ناپاک کپڑا برتن کنوین مین گر جائے (۴) آدمی یا کسی جانور کے جسم پر نجاست ہو اور وہ غوطہ لگائے یا پانی سے استنجا نکئے ہوئے کنوین مین داخل ہو۔

(۷۷) جو بچہ کہ مرا ہوا پیدا ہو کنوین مین گر جائے تو تمام پانی ناپاک ہو جائیگا وہ بچہ انسان کا ہو یا اور کسی حیوان کا۔

(۷۸) دموی غیر دریائی جانور کنوین مین گر کر پھول[ع] پھٹ جائین یا پھولے پھٹے ہوئے کنوین مین گر جائین تو تمام پانی ناپاک ہو جائیگا۔

(۷۹) سور کے گرنے سے تمام پانی ناپاک ہو جائیگا خواہ مرا ہوا نکلے یا زندہ نکل آئے اسلیے کہ سور کا بدن پاخانہ پیشاب کیطرح نجس ہی۔

(۸۰) آدمی[ع] جوان ہو یا بچہ کنوین مین گر کر مر جائے تو تمام پانی ناپاک ہو جائیگا اور اسی طرح بکری یا بکری کا بچہ یا بکری سے بڑا جانور جیسے ہاتھی۔ گھوڑا۔ اونٹ۔ بیل یا انکا بچہ اگر کنوین مین گر جائے تب بھی تمام پانی ناپاک ہو جائیگا۔

(۸۱) دو بلیان[ع] یا دو سے زیادہ یا ایک بلی اور تین چوہے یا چھ چوہے یا چھ سے

ع پھولنے پھٹنے سے انکے اندر کی نجاست پانی مین ملجائیگی جس سے تمام پانی ناپاک ہو جائیگا ۱۲ ع پھولنے کی پہچان یہ ہی کہ پانی مین گرنیسے اُسکا جسم اپنے اصلی حجم سے بڑھ گیا ہو اور پھٹ جانیکی علامت یہ ہی کہ اُسکے بال گر گئے ہون یا شق ہو گیا ہو ۱۲ ع کنوین مین گرنیوالے جانور کی شریعت مین تین قسمین ہین۔ بکری۔ بلی۔ چوہا جو جانور بکری سے بڑے ہین یا بکری کے برابر وہ بکری کے حکم مین ہین اسی طرح جو جانور بلی کے برابر یا بڑے وہ بلی کے حکم مین ہین بشرطیکہ بکری سے چھوٹے ہون اور جو جانور چوہے کے برابر ہین یا بڑے بشرطیکہ بلی سے چھوٹے ہون وہ چوہے کے حکم مین ہین ۱۲ ع اسلیے کہ دو بلیون کو ایک بکری کا حکم ہی اور اسیطرح چھ چوہون کو ایک بکری کا حکم ہی ۱۲

زیادہ اگرکنوین مین گرکر مرجائین توتمام پانی ناپاک ہوجائیگا اگرچہ اُن مین سے کوئی بھی پھُولا پھٹا نہ ہو۔

(۸۲) مشکوک پانی جیسے گدھے خچر کا جھوٹا پانی کنوین مین گرجائے توتمام پانی ناپاک ہوجائیگا۔ (شامی صفہ ۱۵۶ ج ۱)

(۸۳) جس کنوین کا تمام پانی ناپاک ہوگیا تھا اُسکا پانی اگرکسی کنوین مین گرجائے تو اُسکا بھی تمام پانی ناپاک ہوجائیگا۔ (قاضی خان)

(۸۴) کنوین کے قریب اگرکوئی نالا یا گڑھا ایسا ہوجس مین ناپاک پانی جمع رہتا ہی اور اُسکا اثرکنوین کے پانی مین معلوم ہو توتمام پانی ناپاک ہوجائیگا اور اِسیطرح اگرپاخانہ وغیرہ کسی گڑھے مین ڈالدیا جاتا ہو اورکسی طرح اُسکا اثرکنوین مین معلوم ہوتو ناپاک ہوجائیگا۔

تیسری قسم

(۸۵) چوُہا یا اُسکے برابر کوئی اور جانور یا اُس سے چھوٹا یا اُس سے بڑا لیکن بلّی سے چھُوٹا اگرکنوین مین گرکر مرجائے توتمام پانی ناپاک نہوگا بلکہ تھوڑا پانی اور یہی حکم ہی دُو چوُہونکا اِن سب صورتونمین بیسؔ ڈول نکالنے سے کنوان پاک ہوجائیگا۔

(۸۶) بلّی یا کبوتر یا اِسنکے برابر کوئی دوسرا جانور کنوین مین گرکر مرجائے یا مرا ہوا گرجائے مگر پھُولا پھٹا نہو توتمام پانی ناپاک نہوگا بلکہ تھوڑا پانی چالیس ڈول نکالنے سے پانی پاک ہوجائیگا اور یہی[ع] حکم ہی اگرایک بلّی اور ایک چوُہا گرجائے۔

ع چھوٹا جانور اگر بڑے جانور کے ساتھ گرے تو اُسکا اعتبار نہین بڑے جانور کے گرنے سے جتنا پانی نکالنا چاہیے تھا اب بھی اُتنا ہی نکالنا ہوگا ۱۲

(۸۷) جس کنوین کا کل پانی ناپاک نہین ہوا بلکہ تھوڑا پانی ناپاک ہوا ہی اُسکا پانی اگر کسی کنوین مین گر جائے تو اِس کنوین سے بھی اُسی قدر پانی نکالنا چاہیے جسقدر اُس کنوین سے نکالنا واجب ہی **مثلاً** ایک کنوین مین چوہا گرا تو اُس سے بیس[۱] ڈول پانی نکالنا واجب ہوا اب اگر اِس کنوین کا پانی کسی دوسرے کنوین مین گر جائے تو اُس سے بھی بیس[۲] ڈول پانی نکالنا واجب ہوگا اور اگر پہلے کنوین سے دس ڈول نکل چکے تھے صرف دس اور نکلنا باقی تھے اُسوقت اُسکا پانی دوسرے کنوین مین گرا تو اِس دوسرے کنوین سے بھی صرف دس ہی ڈول نکالے جائینگے **حاصل** یہ ہی کہ پانی گرتے وقت جسقدر ڈول ناپاک کنوین سے نکالنا واجب ہوگا اُسی قدر اُس دوسرے کنوین سے بھی نکالا جائیگا جسمین اُسکا پانی گرا ہی۔ (عالمگیری)

(۸۸) جو کنوان[ع] کسی چیز کے گرنے سے ناپاک ہوا ہی اُسکو گرنے کے وقت سے ورنہ جس وقت سے دیکھا ہی ناپاک کہین گے اور اِس سے پہلے اُسکو پاک سمجھین گے اگرچہ اُسمین کوئی پھولا پھٹا جانور ہی کیون نہ نکلے۔

کنوین کے پاک کرنیکا طریقہ

(۸۹) جس چیز کے گرنے سے کنوان ناپاک ہوا ہی پہلے اُس چیز کو نکالنا چاہیے بعد اِسکے شریعت کے حکم کے موافق اُسکا پانی نکالنا چاہیے جب تک وہ چیز نہ نکالی جائیگی کنوان پاک نہوگا اگرچہ کتنا ہی پانی کیون نہ نکالا جائے۔ (درمختار۔ خزانۃ المفتین)

ع یہ مذہب صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کا ہی اور بعض فقہا کا فتوی بھی اِسی پر ہی چونکہ یہ روایت درایت کے موافق ہی اور اِسپر عمل کرنے مین سہولت ہی اِس لیے یہی روایت اختیار کی گئی ۱۲

(۹۰) اگر وہ نجاست ایسی ہو جو نکل نہین سکتی تو اُسکی دو صورتین ہین **ایک** یہ کہ اُسکی ناپاکی دوسرے کی وجہ سے نہو بلکہ خود ہی ناپاک ہو جیسے مُردہ جانور کا گوشت یا وہ جانور جو کنوین مین گر کر مرگیا ہو **دوسرے** یہ کہ وہ ناپاک چیز خود ناپاک نہو بلکہ دوسرے کیوجہ سے ناپاک ہوگئی ہو جیسے ناپاک کپڑا اور لکڑی وغیرہ۔

پہلی صورت مین کنوین کو اتنی مدت تک چھوڑ دینا چاہیے جسمین وہ ناپاک چیز مٹی ہو جائے جسکی مقدار فقہا چھ مہینے لکھتے ہین پھر اِس مدّت کے بعد بقدر واجب پانی نکال ڈالا جائے تو کنوان پاک ہو جائیگا۔ (شامی)

دوسری صورت مین اُسیوقت پانی نکال ڈالنے سے کنوان پاک ہو جائیگا[ع] ۔(شامی)

(۹۱) جن صورتون مین تمام پانی ناپاک ہو جاتا ہو اُن مین کنوین کے پاک کرنیکا یہ طریقہ ہو کہ کل پانی نکال ڈالا جائے یعنی کنوین[ع] سے اِس قدر پانی نکال ڈالا جائے کہ پھر اُسمین اگر ڈول ڈالین تو آدھا ڈول نہ بھر سکے اِسکے بعد کنوان ڈول رسّی کھینچنے والونکے ہاتھ پیر پاک ہو جائینگے دھونے کی حاجت نہین۔

(شامی۔ قاضی خان)

ع اِس لیے کہ یہ شے خود ناپاک نہین ہو بلکہ دوسری چیز کی وجہ سے ناپاک ہوگئی ہو پس جیسے بقدر واجب پانی نکالنے سے کنوان پاک ہو جاتا ہو ویسا ہی چیز بھی پاک ہو جائیگی اور اگر یہ چیز خود ناپاک ہوتی تو البتہ پاک نہو سکتی اِس لیے کہ نجاست کسی طرح پاک نہین ہو سکتی ۱۲ ع تمام پانی نکال ڈالنے سے فقہاء کی مراد یہی ہو کہ اِس قدر پانی نکل جائے کہ بعد اُسکے پھر آدھا ڈول بھی نہ بھر سکے ۱۲

(۹۲) جس کنوین کا تمام پانی نہ نکل سکے اُس سے تین سَو ڈول نکالدیے جائین تو وہ پاک ہوجائیگا۔

عــہ اِس مسئلے مین دو اختلاف ہین پہلا یہ کہ آیا تین سَو ڈول نکالڈالنے سے کنوان پاک ہوگا یا نہین بعضے فقہا اِس طرف ہین کہ پاک نہوگا اِس لیے کہ جب اُسکا تمام پانی ناپاک ہوچکا ہو تو تین سَو ڈول نکالنے سے کیا نتیجہ جب تک کہ کل پانی نہ نکالا جاے اور کل پانی نکالنے کی اِن لوگون نے چند صورتین لکھی ہین۔ (۱) دو آدمیون سے جنکو پانی پہچاننے مین مہارت ہو اندازہ کرایا جائے جتنے ڈول پانی وہ بتائین اُتنے ڈول نکالدیے جائین۔ (۲) کنوین مین رسّی ڈالکر ناپا جائے کہ کی ہاتھ پانی ہی پھر کچھ ڈول پانی نکالکر رسّی ڈالی جائے کہ کی ہاتھ پانی کم ہوگیا اُسی حساب سے پانی نکالڈالا جائے مثلاً رسی ڈالکر دیکھا تو دس ہاتھ پانی ہی سو ڈول نکالنے کے بعد پھر رسّی ڈالکر دیکھا تو ایک ہاتھ پانی کم ہوگیا تو نو سَو ڈول اور نکالدیے جائین تو کل پانی کنوین کا نکل جائیگا (۳) کنوین مین جسقدر پانی ہو اُتنا ہی گہرا اور لانبا چوڑا گڑھا کھودا جائے اور اِسقدر پانی نکالا جائے کہ وہ گڑھا بھرجائے (۴) آدمی پانی کھینچنا شروع کرین جب وہ تھک جائین تو کل پانی نکل جائیگا اور بعضے اِسطرف ہین کہ تین سو ڈول نکالنے سے پاک ہوجائیگا جیساکہ کتاب مین لکھاگیا اور یہی قول صحیح ہو اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہی اور امام صاحب سے بھی اکثر کتب فقہ مین مثل کنز و ملتقی و خلاصۃ و تاتارخانیہ و معراج الدرایہ و عنایہ وغیرہ کے یہی منقول ہو **دوسرا اختلاف** یہ ہو کہ جس ڈول سے پانی نکالا جاوے وہ کتنا بڑا ہونا چاہیے صحیح یہ ہو کہ جس ڈول سے اِس کنوین کا پانی بھرا جاتا ہو اسی ڈول سے تین سَو ڈول نکالدیے جائین بشرطیکہ ڈول بہت بڑا نہو اور اگر اُس کنوین کا کوئی ڈول نہین یا بڑا ڈول ہی یا بہت ہی چھوٹا یا اُس کنوین کے مختلف ڈول ہین تو اِن سب صورتون مین اُس ڈول سے پانی نکالنا چاہیے جس مین ساڑھے تین سیر پانی آجائے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتابون مین امام صاحب سے یہی منقول ہی ۱۲

(۹۳) تیسرے قسم نمبر۳ مین بیس۲۰ ڈول نکالنے سے کنوان پاک ہو جائیگا اور اِس مین یہ شرط نہین کہ بیس۲۰ ڈول ایک ہی وقت مین نکالدیے جائین بلکہ مختلف وقتون مین بھی تیس ڈول اگر نکالدیے جائین تب بھی پانی پاک ہو جائے گا اور اِسی طرح اگر ایک دفعہ اتنی بڑی چیز سے جس مین تیس۳۰ ڈول پانی سماتا ہو پانی نکالیا جائے تب بھی پاک ہو جائیگا اور یہی حکم ہی تمام اُن صورتون کا جن مین گنتے اور شمار سے ڈول نکالنے کا حکم دیا گیا ہو یعنی اختیار ہو کہ ایک ساتھ سب ڈول نکالدیے جائین یا مختلف وقتون مین یا ایک ہی دفعہ اتنی بڑی چیز سے جس مین اُسقدر ڈول پانی سماتا ہو۔ (شامی)

(۹۴) تیسرے قسم نمبر۶ مین چالیس ڈول پانی نکالنا چاہیے۔

(۹۵) جسقدر پانی نکالنا واجب ہو اگر اُس قدر پانی کسی نالے کے ذریعے سے نکالدیا جائے تب بھی کنوان پاک ہو جائیگا۔ (درمختار)

(۹۶) ناپاک کنوان اگر بالکل خشک ہو جائے تب بھی پاک ہو جائیگا اِسکے بعد اگر اُس سے پانی نکلے تو وہ ناپاک نہوگا۔ (مراقی الفلاح)

متفرق احکام

(۹۷) طاہر مطہر پانی کو ہر قسم کی ضرورت مین استعمال کرنا درست ہی مگر اسراف[ع]

ع حدیث کی کتابون مین مثل ابن ماجہ وغیرہ کے ہو کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک نہر سے وضو کر رہے تھے اور ضرورت سے زیادہ پانی خرچ ہو رہا تھا اِسی درمیان مین نبی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اے سعد اسراف نکرو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وضو مین بھی اسراف ہو ارشاد ہوا کہ ہان۔ خیال کرنا چاہیے کہ جب وضو مین جو خود بھی عبادت اور نماز جیسی عبادت کی شرط ہو اسراف ناجائز ہوا تو اور چیزون مین اسراف کرنا کیسا ہو گا ۱۲

مکروہ ہی۔ اگرچہ وضوا ورغسل مین ہو۔

(۹۸) ناپاک پانی کا استعمال جسکے تینون وصف نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہون کسی طرح درست نہین نہ جانورونکو پلانا درست ہی نہ مٹی وغیرہ مین ڈالکر گارا بنانا جائز ہی اور اگر تینون وصف نہین بدلے تو اُسکا جانورونکو پلانا اور مٹی مین ڈالکر گارا بنانا اور مکان مین چھڑکاو کرنا درست ہی۔ (عالمگیری)

(۹۹) دریا۔ ندی۔ وہ تالاب جو کسیکی زمین مین نہ ہو۔ اور وہ کنوان جس کو بنانے والے نے وقف کردیا ہو تو اِس تمام پانی سے عام لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہین کسی کو یہ حق نہین ہی کہ کسی کو اُسکے استعمال سے منع کرے یا اُسکے استعمال مین ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے عام لوگون کو نقصان ہو جیسے کوئی شخص دریا یا تالاب سے نہر کھود کر لائے اور اِس سے وہ دریا یا تالاب خشک ہو جائے یا کسی گانون یا زمین کے غرق ہو جانے کا اندیشہ ہو تو یہ طریقہ استعمال کا درست نہین اور ہر شخص کو اختیار ہی کہ اِس ناجائز طریقہ استعمال سے منع کرے۔

(۱۰۰) جو تالاب یا کنوان کسی کی زمین مین ہو اُس سے انسان اور دوسرے حیوانون کو پانی پینے کا حق ہی اور مالک کو اِس سے منع کرنے کا اختیار نہین ہان پینے کے سوا اور کسی ضرورت مین بے اجازت مالک کے استعمال کرنا درست نہین۔

(۱۰۱) دریا۔ تالاب۔ کنوین وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن مین مثل گھڑے مشک وغیرہ کے پانی بھرلے تو وہ اِس پانی کا مالک ہو جائیگا۔ اِس پانی سے بغیر اِس شخص کی اجازت کے کسیکو استعمال کرنا درست نہین۔

(۱۰۲) جو کنوان۔ تالاب۔ کسی کی زمین مین ہو تو مالک کو اختیار رہی کہ لوگون کو

اِس کنوین۔ تالاب سے پانی نہ بھرنے دے بشرطیکہ اِسکے قریب زیادہ سے زیادہ ایک میل کی دوری پر کہین اور پانی ہو۔ اور اگر اتنی دوری پر اور کہین پانی نہین تو پھر نہین منع کرسکتا

(۱۰۳) جس شخص کا پیاس سے دم نکلتا ہو اور دوسرے شخص کے پاس اسقدر پانی ہو جو اُسکے پینے کی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ خوشی سے ندے تو اُس سے زبردستی چھین لینا درست ہی۔

(۱۰۴) راکد قلیل مین پاخانہ پیشاب کرنا اور بلاضرورت اُسکا نجس کرنا اور اُس مین نجاست ڈالنا حرام ہی اور راکد کثیر مین مکروہ تحریمی اور جاری مین مکروہ تنزیہی ہی۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۲۹)

(۱۰۵) بلاضرورت پانی مین تھوکنا ناک صاف کرنا مکروہ ہی۔ (درمختار صفحہ ۹۰ ج ۱)

(۱۰۶) صرف ڈھیلے سے جس نے استنجا کیا ہو اُسکو راکد قلیل مین غوطہ لگانا اُس مین گھس کر نہانا حرام ہی اور راکد کثیر مین مکروہ تحریمی اور جاری مین مکروہ تنزیہی ہی۔

(۱۰۷) دریا کے سفر کرنیوالونکو دریا مین پاخانہ پیشاب درست ہی۔

(۱۰۸) ناپاک پانی جیسے پاخانہ کی نالیان۔ اِنکو نہر یا تالاب مین لانا اور چھوڑنا درست نہین۔

(۱۰۹) لوگون کے پینے کے لیے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیون مین راستون پر پانی رکھدیتے ہین اِس سے وضو غسل درست نہین اور دوسری ضرورت مین مین استعمال کرنا جائز ہی ہان اگر زیادہ ہو تو مضایقہ نہین۔ اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اُس سے پینا درست ہی۔

نجاستون کا بیان اور اُنسے پاکی کے طریقے

مقدمہ اِس مین اُن اصطلاحی الفاظ کے معنی بیان کیے جائینگے جو نجاست کے مسائل مین بولے جاتے ہین۔

(۱) **نجاست** کی دو قسمین ہین **حکمیہ**، **حقیقیہ**۔

(۲) **حکمیہ** انسان کی وہ حالت جس مین نماز اور قرآن مجید پڑھنا درست نہین اور اُسکو **حدث** بھی کہتے ہین اور حدث کی دو قسمین ہین۔ **حدث اکبر**۔ **حدث اصغر**

(۳) حدث **اکبر**۔ انسان کی وہ حالت جس مین بغیر نہائے یا تیمم کیے نماز اور قرآن مجید کا پڑھنا درست نہین۔

(۴) حدث **اصغر**۔ انسان کی وہ حالت جس مین بغیر وضو یا تیمم کیے نماز پڑھنا درست نہین ہان قرآن مجید پڑھنا درست ہی۔

(۵) **نجاست حقیقیہ** وہ چیز جس سے انسان نفرت کرتا ہی اور اپنے بدن اور کپڑون اور کھانے پینے کی چیزون کو اُس سے بچاتا ہی اسی وجہ سے شریعت مین اُس سے بچنے کا حکم ہوا اور اگر کسی چیز مین لگ جائے تو اُسکے دُور کرنے اور اُس چیز کے پاک کرنے کا حکم کیا گیا (حجۃ اللہ البالغۃ صہ ۱۹۸)

اور نجاست حقیقیہ کی دو قسمین ہین **غلیظہ**، **خفیفہ** اور غلیظہ خفیفہ کی بھی دو دو قسمین ہین اِس لحاظ سے نجاست حقیقیہ کی چار قسمین ہوئین۔

(۶) **غلیظہ** وہ چیز جسکے ناپاک ہونے مین کسی قسم کا شبہہ نہو تمام دلیلون سے اُسکا ناپاک ہی ہونا ثابت ہو کوئی دلیل ایسی نہو جس سے اُسکا پاک ہونا نکلے اور اُس سے بچنے مین انسان کو کچھ دقت نہو جیسے آدمی کا پاخانہ یا شراب وغیرہ۔ (خزانۃ المفتین)

(۷) خفیفہ[۵] وہ چیز جسکا نجس ہونا یقینی نہو کسی دلیل سے اُسکا ناپاک ہونا معلوم ہوتا ہو اور کسی دلیل سے اُسکے پاک ہونے کا شبہہ ہوتا ہو۔ (مراقی الفلاح صفحہ ۹۲)

(۸) نجاست مرئیہ وہ ہی جو سوکھنے اور خشک ہونے کے بعد نظر آئے خواہ وہ خود ہی ایسی ہو جو خشک ہونیکے بعد معلوم ہوتی ہو جیسے پاخانہ خون سائل یا خود ایسی نہ ہو مگر جب کوئی دوسری چیز اُسپر تری کی حالت مین پڑجائے اور جم جائے تب وہ خشک ہونیکے بعد معلوم ہو اور اگر کوئی چیز نہ پڑے تو نہ معلوم ہو جیسے ناپاک پانی اگر کپڑے وغیرہ پر پڑجائے تو خشک ہونیکے بعد معلوم نہ ہوگا ایسی حالت مین وہ نجاست مرئیہ مین داخل نہ ہوگا اور اگر تری کی حالت مین اُسپر مٹی وغیرہ پڑجائے اور سوکھنے کے بعد معلوم ہو تو ایسی حالت مین وہ نجاست مرئیہ مین داخل ہوگا۔ (مراقی الفلاح صفحہ)

(۹) نجاست غیر مرئیہ وہ ہی جو خشک ہونیکے بعد نظر نہ آئے۔ جیسے نجس پانی۔

(۱۰) جسم و کپڑے کا چوتھا حصہ اگر کپڑے مین اجزاء نہون جیسے عمامہ دری رومال چادر وغیرہ تو کل کا چوتھا حصہ معتبر ہوگا اور اگر کپڑے مین اجزا ہون اور چند اجزا سے جوڑ کر بنایا گیا ہو جیسے کرتہ پائجامہ کہ اِن مین کلی آستین آگا پیچھا اور پائچے وغیرہ ہوتے ہین تو ایسی حالت مین جس جز پر نجاست لگی ہوگی اُسی کا چوتھا حصہ معتبر ہوگا نہ تمام کا مثلاً کرتہ کی آستین مین نجاست لگجائے تو اُسی آستین کا چوتھا حصہ معتبر ہوگا نہ پورے کرتہ کا اور اسی طرح پائجامہ کے ایک پائچہ مین نجاست لگجائے تو اُسی پائچہ کا چوتھا حصہ معتبر ہوگا نہ پورے پائجامہ کا اور اسیطرح جسم کے جس عضو پر

ع۵ خفیفہ غلیظہ کے یہ معنی امام صاحب کہتے ہین اور قاضی ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہین کہ غلیظہ وہ ہی جسکو تمام علما ناپاک کہین اور خفیفہ وہ ہی جسکو کچھ علما پاک بھی کہین۔

لگی اُسی کا چوتھا حصہ معتبر ہوگا بشرطیکہ عرف مین اُسکو مستقل عضو سمجھتے ہون (شامی صفحہ ۲۳۱ ج ۱)

(۱۱) درہم عہ وزن اُسکا تین ماشہ اور ایک رتی ہو اور پیمایش اُسکی یہ ہو کہ آدمی اپنے ہاتھ کی ہتیلی کو خوب اچھی طرح تان کر پھیلائے اور اُسپر پانی ڈال کر دیکھے کہ کتنی دور تک پانی ٹھہرتا ہو جتنی دور تک پانی ٹھہرے وہی درہم کی پیمایش ہو یہ پیمایش قریب روپیہ مروجہ کے ہوتی ہو اِس سے کم نہین۔

(۱۲) منی عہ وہ پانی جسکے نکلنے سے انسان کی طبعی خواہش کا خاتمہ ہوجاتا ہو اور انسان کی اُس جنبش و اضطراب خاص کو سکون ہوجاتا ہو مرد کی منی سپید اور گاڑھی ہوتی ہو اور عورت کی مائل بزردی اور پتلی۔

(۱۳) مذی وہ سپید اور پتلا پانی جو انسان کی عین خواہش نفسانی اور خاص جنبش اور اضطراب کے وقت نکلتا ہو اور چونکہ انسان کو اُسوقت ایک قسم کی بیخودی ہوتی ہو لہذا اِسکے نکلنے کی اکثر خبر نہین ہوتی اور اِسکے بعد جب منی نکلتی ہو تو اُسکا نکلنا بند ہوجاتا ہو۔

(۱۴) ودی۔ وہ گاڑھا پانی جو اکثر پیشاب کے بعد نکلتا ہو۔ اور منی۔ مذی کے نکلنے کے جو اوقات ہین اُس مین نہین نکلتا۔

عہ زکوۃ کے مسائل مین درہم کا وزن دو ماشہ اور ایک رتی ہو لیکن یہان مثقال یعنی دینار کے برابر جو درہم ہو وہ معتبر ہو یعنی تین ماشہ اور ایک رتی علامہ محمد بن عابدین شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہو کہ ستّر جو کی برابر ایک دینار ہوتا ہو اور چار جو کی ایک رتی ہوتی ہو اور آٹھ رتی کا ایک ماشہ ہوتا ہو تو اِس حساب سے ایک دینار تین ماشہ اور ایک رتی کا ہوا ۱۲

عہ یہ لفظ ایسا مشہور اور متعارف ہو کہ جسکو تمام لوگ جانتے ہین اور ہمکو اِسکے معنے بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن مذی۔ ودی کی مناسبت سے اِسکے معنے بھی لکھدیے گئے ۱۲۔

(۱۵) **حیض** وہ خون جو جوان عورت غیر حاملہ کو کم سے کم تین روز آئے اور کسی مرض یا بچہ پیدا ہونیکے سبب سے نہو۔

(۱۶) **نفاس** وہ خون جو عورت کو بعد بچہ پیدا ہونے کے آئے۔

(۱۷) **استحاضہ**[ع] وہ خون جو حیض نفاس کے علاوہ عورتون کو آئے۔

(۱۸) **مُنھ بھر قی** وہ ہی جو آدمی کے مُنھ مین بلا تکلف نہ سما سکے۔ (مراقی الفلاح)

(۱۹) **دباغت** کھال کی بدبو اور رطوبت کے دور کرنے کو کہتے ہین خواہ مٹی سی ہو یا کسی دوسری چیز سے جیسے ببول کی چھال وغیرہ یا دھوپ مین رکھکر۔ اور جس کھال کو دباغت دین اُسکو مدبوغ کہتے ہین۔

(۲۰) استنجا جو نجاست کہ انسان کے اعضائے مخصوصہ سے نکلے اُسکے اُنھین اعضائے دُور کرنیکو کہتے ہین۔

نجاست کے مسائل مین کار آمد اصول

اصل ۱) اَلْمَشَقَّةُ وَالْحَرَجُ اِنَّمَا یُعْتَبَرُ فِیْمَا لَا نَصَّ فِیْهِ

مشقت وحرج کا اعتبار اُن احکام مین ہی جو منصوصہ نہین ہین

جو احکام دلیل قطعی (جیسے قرآن مجید) سے ثابت ہین وہ مشقت اور حرج کیوجہ سے نہین بدل سکتے۔

مثال۔ سُور۔ شراب۔ خون کا ناپاک ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہی لہذا یہ کسیوقت پاک نہونگے

اصل ۲) اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّیْسِیْرَ

سختی سے آسانی ہوجاتی ہی

احکام قیاسی کو ایسے وقت مین کہ اُن پر عمل کرنے سے حرج یا مشقت ہو چھوڑ دینا درست ہی

مثال مردہ آدمی اگر نہلایا جائے تو اُسکے جسم سے جو پانی گرے وہ ناپاک ہی لیکن

[ع] اِن تینون کی تفصیل حکمی نجاست کے بیان مین ہوگی اور وہین اِنکے احکام بھی لکھے جائینگے۔۱۲

نہلانے والیکے اوپر اُسکی چھیٹین پڑجائین تو چونکہ اُسکا اِس سے بچنا دشوار تھا اِسلیے معاف ہین

(اصل ۳) عُمُوْمُ الْبَلْوٰی مِنَ الْمَشَقَّۃِ

جس امر مین عام لوگ مبتلا ہون اور اُسکا چھوٹنا دشوار ہو وہ بھی مشقت ہی

تمام لوگ جس کام کو کرتے ہون اور قیاس سے ناجائز ہو اور اُسکا ترک کرنا دشوار ہو تو اس حکم پر عمل نکرینگے۔

مثال بارش کے موسم مین راستہ کے پانی اور کیچڑ سے بچنا دشوار ہی لہذا وہ اگر کپڑہ وغیرہ پر لگجائے تو معاف ہی

(اصل ۴) اَلْمَعْدُوْمُ لَا یَعُوْدُ

جو شی زائل ہوگئی ہو وہ پھر عود نکریگی

شارع نے جس چیز کے چلے جانیکا حکم دیدیا ہی پھر وہ دوبارہ نہین لوٹتی

مثال کپڑے سے منی کھرچ دی جائے تو کپڑا پاک ہوجاتا ہی اسکے بعد اگر کپڑا پانی مین بھیگ جائے یا پانی مین گرجائے تو کپڑا اور پانی ناپاک نہوگا اِسی طرح نجس زمین خشک ہوجانے سے پاک ہوجاتی ہی اگر زمین بھیگ جائے تو پھر اُسکی ناپاکی نہ لوٹے گی۔

(اصل ۵) مَا اُبِیْحَ لِلضَّرُوْرَۃِ یَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا

ضرورت سے جو شی جائز ہوگئی وہ وہین جائز ہوگی جہان ضرورت ہو

جو امور کہ ناجائز ہین اور ضرورت کی وجہ سے جائز ہوگئے وہ وہین جائز ہونگے جہان ضرورت ہو اور بلا ضرورت جائز نہونگے۔

مثال کھلیان ماڑنے کے وقت اگر بیل غلہ پر پیشاب کردین تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہی یعنی غلہ اِس سے ناپاک نہوگا اور اگر کھلیان کے ماڑنے کے سوا دوسرے وقت مین پیشاب کرین تو ناپاک ہوجائیگا اِسلیے کہ یہان ضرورت نہین۔

(اصل ۶) اِذَا اجْتَمَعَ الْحَاظِرُ وَالْمُبِيْحُ رُجِّحَ الْحَاظِرُ

جب منع کرنے والی اور اجازت دینے والی دو دلیلین جمع ہوجائین تو منع کرنیوالی دلیل کو ترجیح دیجائیگی

جس چیز کے جائز اور ناجائز حرام اور حلال پاک اور ناپاک ہونے کی دلیلین ہر طرح سے برابر ہون تو منع کرنے والی دلیل (جس سے ناجائز - حرام - ناپاک ہونا نکلتا ہی) کا اعتبار ہوگا -

مثال نجاست پاک چیز مین اگر ملجائے تو تمام کو ناپاک کہین گے اسی طرح نجاست غلیظہ اور خفیفہ دونون ایک شی پر لگجائین تو نجاست غلیظہ کا اعتبار ہوگا یعنی اُسکے پاک کرنے مین وہی شروط معتبر ہونگے جو غلیظہ مین ہین بشرطیکہ خفیفہ غلیظہ سے زیادہ نہو -

(اصل ۷) اَلْحَاجَةُ تَنْزِلُ مَنْزِلَةَ الضَّرُوْرَةِ عَامَّةً كَانَتْ اَوْ خَاصَّةً

حاجت اور ضرورت کا ایک حکم ہی

ناجائز شی ضرورت کے وقت جیسے جائز ہوجاتی ہی اسی طرح حاجت کے وقت بھی جائز ہوجاتی ہی حاجت عام لوگون کی ہو یا خاص لوگون کی -

مثال نجاست لگی ہوئی ہو تو اُسکا دھونا واجب ہی لیکن جب اِسقدر پانی ہو کہ جو پینے کی ضرورت سے زائد ہو اور اگر اُس پانی کو دھونے مین صرف کیا جائے تو تشنگی سے اپنے ہلاک ہونیکا اندیشہ ہو تو ایسی صورت مین حاجت کی وجہ سے یہ معاف ہی -

(اصل ۸) لَا عِبْرَةَ لِلتَّوَهُّمِ

یقین اور ظن کے مقابلے مین توہم اور شک کا اعتبار نہین

جس شی کے پاک ہونیکا یقین یا ظن غالب ہو یا اُسکے ناپاک ہونیکا یقین اور ظن غالب نہو تو محض وہم اور شک سے اُسکے ناپاک ہونیکا حکم نہ دینگے -

مثال کافر کھانیکی شی جو بناتے ہین یا اُنکے برتن اور کپڑہ وغیرہ کو ناپاک نہ کہین گے تاوقتیکہ

اُسکا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہو۔

(اصل ۹) اَلثَّابِتُ بِالْبُرْهَانِ كَالثَّابِتِ بِالْعِيَانِ

جو شی دلیل سے ثابت ہوجائے وہ واقع مین ثابت سمجھی جائیگی

جن چیزون کا ہونا دلیل سے معلوم ہوجائے تو وہ حقیقت مین موجود سمجھی جائینگی۔

مثال ناپاک ہوتے ہوئے ہم نے کسی شی کو نہین دیکھا لیکن دو شخصون نے اُسکے ناپاک ہونیکی گواہی دی یا قرائن اور آثار سے اُسکا ناپاک ہونا معلوم ہوا تو وہ شی واقع مین ناپاک سمجھی جائیگی

(اصل ۱۰) اَلْعَادَةُ مُحَكِّمَةٌ

عادت سے بھی حکم معلوم ہوجاتا ہو

رواج اور عادت جیسی ہو اُسیکے موافق حکم دیا جائیگا۔

مثال عادت یہ ہو کہ اکثر آدمی طبعاً کھانے کو اور نیز دیگر چیزون کو ناپاکی سے بچاتے ہین تو کفار کی چیزون کو ناپاک نہ کہینگے تا وقتیکہ قرینہ یا دلیل سے اُسکا ناپاک ہونا معلوم نہو

مسائل

اُن چیزون کا بیان جن مین نجاست غلیظہ ہو

(۱) جاندار چیزون مین سور نجس ہو زندہ ہو یا مردہ (مراقی الفلاح)

(۲) جن جاندار چیزون مین خون سائل ہو وہ مرنیکے بعد نجس ہوجاتی ہین بشرطیکہ دریائی نہون خواہ انسان ہو یا دوسرا حیوان مگر وہ مسلمان جو شہید ہوا ناپاک نہین ہوتا (شامی مصری صفحہ ۱۵۴ ج ۱)

(۳) مردہ بچہ جسمین جان پڑی ہو انسان کا ہو یا کسی دوسرے حیوان کا اور اسیطرح

خون بستہ اور وہ گوشت کا لوتھڑا جسمین اعضاء نہین بنے (شامی صفحہ ۵۵ ج ۱)

(۴) جن عہ جانورونکا جھوٹا ناپاک ہی انکا پسینا اور لعاب دہن بھی ناپاک ہی (منیۃ المصلی)

(۵) مردہ جانور یعنی جو جانور بلا ذبح کے مرجائے اُسکی ہڈی۔ سینگ۔ بال جو کاٹے گئے ہون پر چونچ کھر پنجے دانت سے کے سوا یعنی اُن اعضاء کے سوا جن مین خون سرایت نہین کرتا تمام نجس ہین جیسے گوشت چربی پٹھہ کھال مگر کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہی بخلاف گوشت وغیرہ کے۔

(۶) جو چیزین عہ اور اعضاء مردہ جانور کے پاک ہین وہ حرام و موی جانور کے بھی پاک ہین اور اسکے سوا تمام ناپاک ہین جیسے گوشت چربی وغیرہ اور جو ناپاک ہین وہ شرعی طور سے ذبح کے بعد بھی پاک نہین ہوتین البتہ حلال جانورون کی وہ چیزین بھی ذبح کے بعد پاک ہو جاتی ہین اور کھال سبکی سور کے سوا دباغت سے پاک ہو جاتی ہی۔ (شامی مصری صفحہ ۱۵۱ ج ۱)

(۷) خون سائل نجس ہی خواہ انسان کا ہو یا اور کسی حیوان کا اور اسمین یہ شرط نہین کہ بالفعل سیال ہو بلکہ اگر بالفعل منجمد ہو لیکن ایسا ہو کہ اگر رقیق ہوتا بہجاتا تب بھی نجس ہی (مراقی الفلاح علیٰ)

(۸) زندہ حیوان دموی کا کوئی عضو کٹ جائے یا ٹوٹ کر علحدہ ہو جائے تو نجس ہی بشرطیکہ اُن اعضاء سے ہو جنمین خون سرایت کرتا ہی جیسے ہاتھ پیر کان ناک اور اگر ایسا عضو ہو جسمین خون سرایت نہین کرتا تو وہ نجس نہین جیسے بال ناخن وغیرہ

عہ مشکوک پانی چونکہ پاک ہی لہذا جن جانورونکا جھوٹا مشکوک ہی اُنکا پسینہ اور لعاب دہن بھی پاک ہوگا جیسے خچر جسکو پانی کے احکام کے نمبر (۴۴) مین بیان کیا ہی ۱۲ عہ بعض لوگ جو چربی شیر وغیرہ کی استعمال کرتے ہین اور اُسکو پاک جانتے ہین یہ درست نہین ہان اگر طبیب حاذق کی یہ رائے ہو کہ اِس مرض کا علاج سوا چربی کے اور کچھ نہین تو ایسی حالت مین درست ہی ۱۲

(۹) حرام جانور کا دُودھ مُردہ ہو یا زندہ اور مردہ جانور کا دُودھ حرام ہو یا حلال نجس ہی (عالمگیری)

(۱۰) حیوان دموی کے جسم سے مرنیکے بعد جو رطوبت نکلے وہ نجس ہی (شامی ص۱۸۵ ج۱)

(۱۱) انسان کا پاخانہ پیشاب منی[ع] مذی ودی نجس ہی اور اِسیطرح تمام[ع] جانورونکی منی۔

(۱۲) عورت[ع] کی شرمگاہ سے جو رطوبت نکلے وہ نجس ہی (شامی)

(۱۳) مُنھ بھرقی[للعہ] بڑے کی ہو یا بچہ کی اور حیض و نفاس و استحاضہ کا خون نجس ہی۔

(۱۴) ہر دموی جانور کا جگال (یا گرکرتے وقت جو کف مُنھ سے نکلتا ہی) ناپاک ہی (مراقی الفلاح)

(۱۵) انسان کے جسم سے دم سائل یا پیپ وغیرہ نکلے یا اور کوئی رقیق[عہ] یا غلیظ شی جو وضو کو توڑدے وہ نجس ہی۔

(۱۶) شہید کا خون جب اُسکے جسم سے بہکر گر جائے تو نجس ہی۔

(۱۷) جانور کے ذبح کرنیکے بعد رگون پٹھون مین یا گوشت اور ہڈی پر جو خون سائل لگجائے وہ نجس ہی بشرطیکہ جما ہوا اور اِسی عضو کا ہو۔

(۱۸) حرام جانورونکا پیشاب و رانڈا نجس[عہ] ہی پرند ہون یا غیر پرند چھوٹے ہون

عہ مرد اور عورت کی منی مین کچھ فرق نہین ۱۲ عہ جانورونکی منی حرام ہون یا حلال نجس ہی اور بعضون نے سوا سور اور کتے کے باقی جانورونکی منی کو پاک لکھا ہی مگر یہ صحیح نہین ۔ (درمختار و شامی) عہ یہ مذہب صاحبین کا ہی اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہی کہ وہ پاک ہی ۱۲ للعہ منھ بھر قی سے اگر کم ہو تو نجس نہین ۱۲ عہ رقیق اور غلیظ اِس لیے لکھا گیا کہ وضو کی توڑنے والی ہر چیز ناپاک نہین جیسے ریاح وضو کو توڑتی ہی مگر نجس نہین ۱۲ عہ چوہے بلی کے پیشاب کو بعض علما نے پاک لکھا ہی مگر صحیح یہ ہی کہ ناپاک ہی ہان ضرورت کیوجہ سے بعض چیزون مین معاف کیا گیا ہی ۱۲

یا بڑے۔ (طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح ص۸۹ شامی ص۲۳۲ ج ا)

(۱۹) پرندون کے سوا تمام جانورونکا پاخانہ نجس ہی (درمختار)

(۲۰) جو پرعـہ دار اوڑتے نہین اُنکا پاخانہ نجس ہی جیسے مرغی بط وغیرہ (درمختار)

(۲۱) شراب اور تمام ایسی رقیق وسیال شی جو نشہ لاتی ہین نجس ہین (شامی ص۲۳۳ ج ا مراقی الفلاح)

(۲۲) نجاستونسے عـہ جو عرق کھینچا جائے یا اُنکا جوہر نکالا جائے وہ نجس ہی (شامی ص۲۳۲ ج ا)

(۲۳) جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جائے وہ نجس ہی خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا۔

(۲۴) مُردہ انسان جس پانی سے نہلایا جائے وہ پانی نجس ہی۔

(۲۵) سانپ کی کھال نجس ہی (عالمگیری)

(۲۶) مُردہ انسان کے مُنھہ کا لعاب نجس ہی۔ (عالمگیری)

(۲۷) نجاست غلیظہ اور خفیفہ اگر ملجائین تو مجموعہ کو غلیظہ کہین گے اور اسیطرح پاک چیز مین اگر نجاست غلیظہ ملجائے تب بھی مجموعہ کو غلیظہ کہین گے۔

(۲۸) کسی چیز پر مثل کپڑے وغیرہ کے اگر ایک جگہ نجاست غلیظہ ہو اور دوسری جگہ نجاست خفیفہ ہو اور ہر نجاست تنہا اُسیقدر عـہ ہو جسقدر شریعت مین معاف ہی یا اس سے کم لیکن اگر دونون کو ملالین تو اُس مقدار سے بڑھ جائے تو ایسی حالت مین اگر نجاست غلیظہ

عـہ اور اِنکے پاخانہ مین اکثر بدبو آیا کرتی ہی تو اگر یون کہا جائے کہ جن پرندون کے پاخانہ مین بدبو آئے وہ نجس ہی تو بھی صحیح ہی ۱۲ عـہ آجکل جو انگریزی دوائین شراب کا جوہر ہین یا جنمین شراب پڑتی ہی وہ نجس ہی اُسکا استعمال درست نہین تاوقتیکہ طبیب حاذق مسلمان یہ نہ کہدے کہ اِسکا علاج اِسکے سوا اب کچھہ نہین ۱۲ عـہ یہ قید اسواسطے لگائی گئی کہ اگر اُس مقدار سے زیادہ ہو تو اُسکا حکم کھُلا ہوا ہی یعنی معاف نہین ۱۲

خفیفہ کی برابر یا زیادہ ہو تو وہ خفیفہ بھی غلیظہ سمجھی جائیگی یعنی دونون کا مجموعہ اگر درہم سے
کم یا برابر ہو تو معاف ورنہ نہین اور اگر نجاست خفیفہ غلیظہ سے زیادہ ہی تو کل خفیفہ سمجھی
جائیگی یعنی کپڑے کے چوتھائی حصہ تک معاف ہی اور اس سے زیادہ نہین۔

جن چیزون مین نجاست خفیفہ ہی اُنکا بیان

(۱) حلال جانورونکا پیشاب نجس ہی اور اسی طرح گھوڑے کا پیشاب بھی۔

(۲) حرام پرند جو اُڑتے ہین اُنکا پاخانہ نجس ہی اور ایسا ہی حلال پرندونکا بشرطیکہ
بدبودار ہو۔ (خزانۃ المفتیین صا۱)

معافی جو شریعت نے کی

شریعت کے احسانات اور اُسکے معافیان بے شمار ہین نمونہ کے طور پر چند مسئلے
یہان لکھے جاتے ہین کلیہ قاعدہ اُن معافیون کا اصل ۲ و ۳۔ مین بیان ہو چکا ہی۔

(۱) نجاست غلیظہ مرئیہ ہو تو درہم کی برابر وزن مین معاف ہی اور غیر مرئیہ ہو تو درہم
کی برابر پیمایش مین معاف ہی یعنی کسی شخص کے جسم یا کپڑے پر اسقدر نجاست لگی
ہو اور وہ بغیر اُسکے دُور کیے نماز پڑھلے تو نماز ہو جائیگی لیکن دُھونا بہتر ہی^{عہ} بشرطیکہ
دھونے پر قدرت ہو اور باوجود قدرت کے نہ دُھونا مکروہ ہی اور یہی حکم ہی
اُس نجاست غلیظہ کا جو درہم سے کم ہو۔ (شامی ص۲۳۰ ج۱)

(۲) نجاست خفیفہ مرئیہ ہو یا غیر مرئیہ اگر جسم یا کپڑے پر لگجائے تو چوتھے حصہ کے
بقدر معاف ہی۔

(۳) نجاست اُسی قدر لگے جسقدر معاف ہی یا اُس سے بھی کم مگر پھیل کر اُس سے

عہ یہان تک کہ بعض فقہا نے لکھا ہی کہ درہم کی برابر نجاست ہو تو نماز توڑ کر دُھوئے ۱۲

بڑھ جائے تو وہ معاف نہین اور اُسکا وہی حکم ہی جو اُس نجاست کا ہی جو پہلے ہی سے زیادہ لگ جائے۔ (شامی ص۱۳۱ ج۱)

(۴) اکہرے کپڑے مین ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونونکا مجموعہ اُس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی سمجھی جائیگی اور معاف ہوگی ہان اگر کپڑا دوہرا ہو یا دو کپڑونکو ملا کر اُس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائیگی اور معاف نہوگی۔ (خزانۃ المفتیین)

(۵) نجاست غلیظہ مرئیہ وزن مین درہم سے کم ہو مگر پیمایش مین درہم سے زیادہ ہو تو کچھ حرج نہین اسلیے کہ اُسمین درہم کا وزن معتبر ہی پیمایش کا اعتبار نہین۔

(۶) کھلیان چلاتے وقت جو جانور غلہ پر پیشاب کرتے ہین وہ معاف ہی[ع۵]۔

(۷) کسی نجاست کی چھینٹین اگر کپڑے یا بدن پر پڑ جائین اور اسقدر باریک ہون جیسے سوئی کی نوک تو وہ معاف ہین اگرچہ مجموعہ اُنکا اُس مقدار سے زیادہ ہو جو شریعت مین معاف ہی اور اسی طرح اگر قصاب وغیرہ کے کپڑون پر سوئی کی نوک کے برابر خون کی چھینٹین پڑ جائین اور اسی طرح جو لوگ گائے بیل بھینس وغیرہ پالتے ہین جیسے گاڑی یکہ بان وغیرہ تو اُنپر بھی اگر اِنکا پاخانہ پیشاب قلیل متفرق طور سے لگ جائے کہ جسکا مجموعہ درہم سے زیادہ ہو تو معاف ہی۔ (شامی ص۱۳۵)

(۸) مُردہ کو کوئی شخص نہلائے اور نہلانیوالے پر اُسکے پانی کی چھینٹین پڑین تو یہ معاف ہی۔

ع۵ یہان فقہا لکھتے ہین کہ جب اس غلہ سے کچھ حصہ علٰحدہ کر دیا جائے تو تمام پاک ہو جائیگا اور یہی اسکے پاک کرنیکا طریقہ ہی اس لیے کہ جب اُسکے دو حصے کر دیے تو کسی ایک کو بالتخصیص ناپاک نہین کہہ سکتے لیکن اسوجہ سے صحیح نہین کہ ناپاک ہونا یقینی ہی اور پاک ہونیکا شک ہی لہذا شک یقین سے نہ جائیگا۔ حکم اصل مسائل آب بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ بحکم اصل ۳) حرج ومشقت کی وجہ سے شریعت نے معاف کر دیا ۱۲

(۹) راستون کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہی بشرطیکہ اُس مین نجاست کا اثر نہ معلوم ہو (مراقی الفلاح صـ۸۵)

(۱۰) فرش یا مٹی یا اور کسی ناپاک چیز پر بھیگے بدن سے لیٹ جائے یا ناپاک زمین پر تر قدم رکھے یا کسی ناپاک فرش پر سونے کی حالت مین پسینا نکلے تو یہ سب معاف ہی بشرطیکہ نجاست کا اثر بدن پر نہ معلوم ہو۔ (مراقی الفلاح صـ۸۵)

(۱۱) ناپاک چیز پر اگر تر کپڑا پھیلا دیا جائے تو معاف ہی بشرطیکہ نجاست کا اثر اُسپر نپایا جائے

(۱۲) دُودھ دوھتے وقت دو ایک مینگنی دودھ مین پڑ جائین یا تھوڑا سا گوبر گر جائے تو معاف ہی بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے۔ (خزانۃ المفتیین)

(۱۳) چوہے کی مینگنی آٹے مین پس جائے تو معاف ہی بشرطیکہ اُسکا اثر آٹے مین نہ معلوم ہو اور اِسی طرح اگر روٹی مین پک جائے وہ بھی معاف ہی بشرطیکہ گھُلی نہو ویسی ہی سخت ہو (خزانۃ المفتیین)

یہان اگرچہ ناپاک چیزونکا بیان ہی مگر بعض وہ چیزین جو ناپاک نہین ہین اور انکا معلوم ہو جانا مفید ہی لکھی جاتی ہین۔

(۱) شہید کا خون جو اُسکے بدن پر لگا ہو پاک ہی۔ (شامی صـ۲۳۲ جـ)

(۲) خون پیپ وغیرہ جو جسم یا زخم سے نکلی اور اِسقدر نہو جو بہہ سکے پاک ہی خواہ وہ چند بار کے لگنے سے زیادہ درہم سے ہو جائے۔ (شامی صـ۲۳۲ ج ۱)

(۳) حلال ذبح کیے ہوئے جانور کے گوشت وغیرہ پر جو اُسی جگہ کا خون ہوتا ہی وہ پاک ہی۔

(۴) خون سائل جن جانورون مین نہین جیسے مچھر مکھی پسو وغیرہ ایسے جانور اگر انسان کا خون پئین تو وہ پاک ہی بشرطیکہ سائل نہو۔ (شامی صـ۲۳۵ ج ۱)

(۵) دریائی جانور اور وہ جانور جن مین دم سائل نہین مرنے کے بعد بھی ناپاک نہین ہوتے حرام ہون یا حلال جیسے مچھلی بچھو بعضے سانپ چھپکلی بھڑ (مراقی الفلاح ص۸۲)

(۶) صحیح یہ ہی کہ کُتا اور ہاتھی نجس عینہ نہین۔

(۷) حلال پرندونکا پاخانہ پاک ہی بشرطیکہ بُو دار نہو۔ (خزانۃ المفتیین عالمگیری)

(۸) جنکا جھوٹا پاک ہی اُنکا پسینا بھی پاک ہی جیسے آدمی مسلمان ہو یا کافر مرد ہو یا عورت خواہ حائضہ ہو یا نفساء یا وہ شخص جسکو نہانیکی ضرورت ہو (شامی ص۲۲ ج۱)

(۹) نجاست اگر جلائی جائے تو اُسکا دھوان پاک ہی وہ اگر جم جائے اور اُس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہی جیسے نوشادر کو کہتے ہین کہ نجاست کے دُھوین سے بنتا ہی (شامی ص۲۲۲ ج۱)

(۱۰) نجاست کے اُوپر جو گرد وغبار ہو وہ پاک ہی بشرطیکہ نجاست کی تری نے اُس مین اتر کر کے اُسکو تر نکر دیا ہو۔ (شامی ص۲۳۷ ج۱)

(۱۱) نجس چیز جیسے پاخانہ سور وغیرہ نمک کی کان مین گر کر نمک ہو جائے تو وہ پاک ہی اور اسی طرح اگر مٹی ہو جائے یا جلکر راکھ ہو جائے تو وہ بھی پاک ہی حاصل یہ کہ نجس چیز کی اگر حقیقت بدلکر دوسری چیز بنجائے تو وہ پاک ہو جائیگی جیسے شراب سرکہ بنجائے یا نجاست جلکر راکھ ہو جائے۔ (شامی ص۲۲۳ ج۱)

(۱۲) نجاستون سے جو بخارات اُٹھین وہ پاک ہین۔ (شامی ص۲۳۷ ج۱)

(۱۳) پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہین (شامی ص۲۵۵)

(۱۴) کھانیکی چیزین اگر سڑ جائین اور بو کرنے لگین تو ناپاک نہین ہوتین جیسے گوشت حلوا وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے اُنکا کھانا درست نہین (شامی ص۲۵۵ ج۱)

عہ قاضی ابو یوسف اور امام صاحب رحمہما اللہ البتہ نجس کہتے ہین ۱۲ عہ مگر انکا کھانا درست نہین ۱۲

(۱۵) نجاستون سے جو کیڑے پیدا ہوتے ہین جیسے پاخانہ یا شراب وغیرہ سے وہ نجس ہین۔ (شامی صـ۱۳۵ جـ۱)

(۱۶) سُور کے سوا تمام جانورون کے سینگ بال ہڈی پٹھے کُھر دانت یعنی وہ شی جن مین خون نہین سرایت کرتا پاک ہی بشرطیکہ جسم کی رطوبت اسپر نہ ہو خواہ یہ چیزین مردہ جانورون کی ہون یا مذبوح کی۔ (شامی صـ۱۵۱)

(۱۷) مُشک اور اُسکا نافہ پاک ہی اور اِسیطرح عنبر وغیرہ۔

(۱۸) مُنھ بھر قی سے کم قی پاک ہی۔ (مراقی الفلاح صـ۹۲)

(۱۹) سوتے مین آدمی کے مُنھ سے جو پانی نکلتا ہو وہ پاک ہی (خزانۃ المفتیین و عالمگیری)

(۲۰) گندا انڈا حلال جانور کا پاک ہی۔ (خزانۃ المفتیین)

(۲۱) سانپ کی کیچل پاک ہی۔ (عالمگیری)

(۲۲) گدھی کا دودھ پاک ہی مگر اُسکا کھانا درست نہین۔ (عالمگیری)

جو چیزین نجس ہین وہ کبھی پاک نہین ہوسکتی ہان اُنکی حقیقت اگر بدل جائے تو پاک ہوجائینگی جیسے پاخانہ مٹی بن جائے۔ البتہ جو پاک چیزین کہ نجس چیز کے لگنے سے ناپاک ہوجاتی ہین پاک کرنے سے پاک ہوسکتین ہین اور یہ پاک چیزین چونکہ مختلف اقسام پر ہین اور ہر قسم کے پاک کرنے کا طریقہ جدا جدا ہی اِسلیے پہلے اُن پاک چیزون کی قسمین لکھی جاتی ہین جو نجاست سے ناپاک ہون پھر ہر ایک کے پاک کرنے کا طریقہ لکھا جائیگا۔

ناپاک ہونیوالی چیزون کی قسمین

(۱) زمین اور زمین سے اوگنی والی چیزین جو کہ اُسپر لگی ہوئی ہون جیسے درخت

گھاس وغیرہ اور وہ چیزین جو زمین سے چسپان کردی گئی ہون جیسے دیوار اینٹ پتھر وغیرہ۔
(۲) وہ چیزین جن مین مسام نہین یعنی اس قسم کی چیزین جو پانی کو جذب نہین کرتین جیسے لوہا چاندی تانبا پیتل شیشہ وغیرہ۔
(۳) وہ چیزین جن مین کم مسام ہین اور رطوبت کو جذب کرتی ہین جیسے چمڑا وغیرہ۔
(۴) وہ چیزین جنمین بہت مسام ہین اور رطوبت کو خوب جذب کرتی ہین جیسے کپڑا وغیرہ
(۵) رقیق چیز جیسے شربت شہد دودھ تیل گھی عرق سرکہ وغیرہ
(۶) گاڑھی اور بستہ چیزین جیسے جما ہوا گھی جما ہوا دہی گلقند گوندھا ہوا آٹا وغیرہ
(۷) کھال
(۸) جسم
(۹) پانی عٔ

زمین وغیرہ کی پاکی کا طریقہ

(۱) زمین اگر ناپاک ہوجائے خواہ نجاست مرئیہ سے یا غیر مرئیہ سے تو خشک ہونے سے پاک ہو جائیگی خواہ دھوپ سے خشک ہو یا ہوا سے یا آگ سے اور خشک ہونیکا یہ مطلب ہی کہ اُسکی تری اور نمی جاتی رہے نہ یہ کہ سوکھ جائے۔
(۲) ناپاک زمین اگر خشک ہونے سے پہلے دھو ڈالی جائے تب بھی پاک ہوجائیگی لیکن اُسکے دھونے کا یہ طریقہ ہی کہ اُسپر اسقدر پانی چھوڑا جائے کہ پانی بہہ جائے اور اُس پانی مین کسی طرح نجاست کا اثر نہ معلوم ہو یا پانی ڈالکر اُسکو کپڑے وغیرہ سے جذب کرین اسی طرح تین بار کرین۔ (شامی صـ۲۱۲ ج۱)

عہ اسکے احکام چونکہ تفصیل کے ساتھ پہلے لکھدیے گئے ہین اسلیے یہان نہ بیان کیے جائینگے ۱۲

(۳) مٹی کے ڈھیلے ریت کنکر بھی خشک ہونے سے پاک ہوجاتے ہین اور اِسیطرح وہ پتھر جو چکنا نہین اور پانی کو جذب کرلیتا ہی خشک ہونے سے پاک ہوجاتا ہی۔ (شامی صـ۲۲۲ـ ج ۱)

(۴) زمین سے اُگنے والی چیزین جو اُسپر جمی ہوئی کھڑی ہین جیسے درخت گھاس وغیرہ وہ بھی خشک ہونے سے پاک ہوجاتے ہین (شامی صـ۲۲۲ـ ج)

(۵) زمین پر جو چیزین قائم ہین جیسے دیوار لکڑی کے ستون ٹٹی وغیرہ یا وہ چیزین جو زمین سے چسپان ہین جیسے اینٹ پتھر چوکھٹ کی لکڑی وغیرہ تو یہ بھی خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہین۔ (شرح مراقی الفلاح صـ۲۲۲ـ)

(۶) ناپاک زمین کی مٹی اوپر کی نیچے اور نیچے کی اوپر کردینے سے پاک ہوجاتی ہی (شامی صـ۲۲۹ـ ج ۱)

تنور اگر ناپاک ہوجائے تو اُس مین آگ جلانے سے پاک ہوجائے گا بشرطیکہ بعد گرم ہونیکے نجاست کا اثر نرہے۔ (شامی صـ۲۳۱ـ ج ۱)

(۷) ناپاک مٹی سے جو برتن بنایا جائے وہ پکانے سے پاک ہوجاتا ہی بشرطیکہ پکانے کے بعد نجاست کا اثر نہ معلوم ہو۔ (شامی صـ۲۳۱ـ ج ۱)

(۸) ناپاک زمین پر مٹی وغیرہ ڈالکر نجاست چھپا دیجائے اِس طرح کہ نجاست کی بو نہ آئے تو وہ پاک ہی۔ (خزانۃ المفتیین)

جن چیزون مین مسام نہین اُنکی پاکی کا طریقہ

(۱) آئینہ تلوار چھری چاقو اور تمام وہ چیزین جو لوہے سے بنتی ہین یا چاندی سے جیسے زیور وغیرہ یا سونے سے یا تانبے پیتل سے یا کسی اور ایسی چیز سے جسمین مسام نہین ہوتے یا چکنا پتھر جو رطوبت کو جذب نہین کرتا یا روغن یا لگ کیے ہوئے مٹی کے برتن جنمین پانی جذب نہین ہوتا یا پرانے استعمال کیے ہوئے برتن ایسے

جو پانی کو جذب نکرین تو یہ سب چیزین اگر نجس ہوجائین خواہ نجاست مرئیہ سے یا غیر مرئیہ سے تو زمین پر رگڑنے یا تر کپڑے سے پوچھنے سے پاک ہوجائینگی بشرطیکہ نجاست ترہو اور اسقدر رگڑی یا پوچھی جائے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے اور اگر نجاست خشک ہو تو مرئیہ رگڑنے اور پوچھنے دونون سے اور غیر مرئیہ صرف پوچھنے سے پاک ہوگی اور ان تمام صور تونمین یہ شرط ہی کہ یہ چیزین نقشین نہون۔ (شامی صـ۲۲۶ ج ۱)
اور نجاست غیر مرئیہ تین بار دھونے سے بھی پاک موجائیگی اور اسمین یہ شرط نہین کہ ہر مرتبہ دھونیکے بعد خشک بھی کرلیا جائے بلکہ بلا وقفہ دھونے سے بھی پاک ہوجائیگی اور نجاست مرئیہ اسقدر دھونے سے پاک ہوجائیگی کہ اُسکا اثر جاتا رہے۔ (شامی صـ۲۲۱ ج ۱)
(۲) وہ چیزین جو منقش ہون جیسے زیور یا نقشین برتن وغیرہ تو بغیر دھوئے پاک نہونگی پس اگر اُن مین نجاست مرئیہ لگجائے تو اسقدر دھوئی جائین کہ وہ نجاست دور ہوجائے اور اگر غیر مرئیہ لگجائے تو تین مرتبہ دھو ڈالی جائین (شرح مراقی الفلاح صـ۹۵)
(۳) چٹائی اگر نجس ہوجائے تو نجاست غیر مرئیہ تین بار دھونے سے اور مرئیہ تر کپڑے سے پوچھنے سے پاک ہوجائیگی۔ (خزانۃ المفتیین)

جن[ع] چیزون مین کم مسام ہین اُنکی پاکی کا طریقہ

(۱) موزہ جوتہ یا اور کوئی ایسی چیز جو چمڑے سے بنائی گئی ہو یا پوستین اُس طرف سے جسطرف بال نہون یا دباغت دی ہوئی کھال نجاست مرئیہ سے ناپاک ہوجائین تو یہ نجاست چھیلکر یا ملکر دُور کردیجائے تو پاک ہوجائینگی نجاست خشک ہو یا تر اور اگر نجاست غیر مرئیہ سے ناپاک ہوجائین تو بغیر دُھوئے پاک نہونگی اور انکے

ع نجاست مرئیہ کا حکم یہان بھی وہی ہی جو اُن چیزونکا ہی جنمین مسام نہین البتہ غیر مرئیہ کا حکم یہان دوسرا ہی۔

دھونے کا یہ طریقہ ہی کہ تین مرتبہ دھوئی جائین اور ہر مرتبہ اتنا توقف کیا جائے کہ خشک ہوجائین اور پانی ٹپکنا بند ہوجائے۔ (شامی ص۲۲۶ ج ۱)

(۲) مٹی کے نئے برتن یا ایسے پتھر کے برتن جو نجاست کو جذب کرتا ہو یا ایسی لکڑی کے برتن جو نجاست کو جذب کرے تین مرتبہ اسطرح دھونے سے پاک ہوجائینگے کہ ہر مرتبہ خشک کرلیے جائین کہ پانی کا ٹپکنا بند ہوجائے اور اگر کوئی چیز اسپر رکھی جائے تو اُس مین نمی نہ آئے اور یہ شرط اُس وقت ہی کہ جب یہ چیزین کسی برتن مین ڈال کر دُھوئی جائین اور اگر جاری پانی مین دُھوئی جائین یا پانی اوپر سے ڈالا جائے تو یہ شرط نہین بلکہ جاری پانی مین صرف اتنی دیر تک رکھدینا کافی ہو کہ پانی ایک طرف سے دوسری طرف نکل جائے اور اوپر سے پانی چھوڑنے مین صرف اِسی قدر کافی ہو کہ سب دُھل جائے اور پانی بالکل ٹپک جائے۔ (طحطاوی شرح مراقی الفلاح)

اور اگر مٹی یا پتھر کے برتن کو آگ مین ڈالدین تب بھی پاک ہوجائے گا۔

(۳) غلہ اگر ناپاک ہوجائے تو تین مرتبہ دُھو ڈالا جائے اور ہر مرتبہ خشک کرلیا جائے بشرطیکہ نجاست غیر مرئیہ ہو اور اگر نجاست مرئیہ ہو تو نجاست دور کردیجائے خواہ دُھونے سے یا اور کسی طرح۔ (خزانۃ المفتیین)

مسام والی چیزون کی پاکی کا طریقہ

(۱) کپڑے مین اگر منی لگ جائے تو ملنے اور منی کے کھورچنے سے پاک[ع] ہوجائیگا بشرطیکہ منی خشک ہو کپڑا نیا ہو یا پرانا اکہرا ہو یا دُوہرا رُوئی کا ہو یا بے روئی کا اور

ع منی خواہ تپلی ہو یا گاڑھی ملنے سے پاک ہوجاتی ہی بشرطیکہ خشک ہو اور بعض فقہانے یہ شرط بھی لکھی ہو کہ منی نکلتے وقت جہان سے نکلی ہو کسی دوسری نجاست سے ملکر ناپاک نہ ہوئی ہو ۱۲

پھر اگر یہ کپڑا پانی مین بھیگ جائے تو ناپاک نہوگا اور اگر منی کے سوا کوئی دوسری نجاست لگ جائے تو بغیر دھوئے پاک نہوگا۔

نجاست مرئیہ سے پاک کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اُس نجاست کو پاک پانی یا اور کسی ایسی رقیق سیال شی سے جو چکنی نہو دور کردین خواہ ایک دفعہ دھونے سے یا کئی دفعہ دھونے سے اور جب تک وہ دور نہوگی کپڑا پاک نہوگا اور اگر نجاست کا دھبہ جسکا دور کرنا دشوار ہی باقی رہجائے تو کچھ حرج نہین صرف نجاست کی ذات کا دور کردینا کافی ہی مثلاً منی لگ جائے اور اُسکو دھو ڈالین مگر اُسکا دھبہ باقی رہجائے یا کوئی کچا رنگ لگجائے یا خون لگجائے تو صرف اِسقدر دھو ڈالنا چاہیے کہ پانی صاف نکلنے لگے۔ (شامی ص۲۴۱)

اور نجاست غیر مرئیہ سے پاک کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اُسکو تین مرتبہ دھوئین اور ہر مرتبہ پانی کو خوب سا اپنی طاقت کے موافق نچوڑ ڈالین یہ اُس وقت ہی جب کپڑے پر پانی ڈالکر دھوئین اور اگر جاری پانی مین اتنی دیر تک ڈالدین کہ وہ بھیگ جائے اور پانی ایک جانب سے دوسری جانب سرایت کرکے نکل جائے تو ایک مرتبہ دھو ڈالنا بھی کافی ہی۔ (مراقی الفلاح)

(۲) باریک یا پُرانے کپڑے مین اگر نجاست غیر مرئیہ لگ جائے اور زور سے نچوڑنے مین کپڑے کے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو صرف تین مرتبہ دھو ڈالنا کافی ہی زور سے نچوڑنے کی ضرورت نہین ہی۔

(۳) نجاست غیر مرئیہ اگر ایسی چیز مین لگجائے جسکا نچوڑنا دشوار ہی جیسے ٹاٹ چٹائی بڑی دری تو تین بار دھونیسے پاک ہوجاتی ہی اس طرح کہ ہر مرتبہ پانی خشک ہوجائے خشک ہوجانیکا یہی مطلب ہی کہ اگر اُسپر کوئی چیز رکھدین تو وہ تر نہ ہو۔ (شامی ص۲۴۳ ج۱)

(۴) ناپاک تیل یا ناپاک گھی اگر کسی کپڑے مین لگجائے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائیگا اگرچہ اُسکی چکناہٹ باقی ہو اِس لیے کہ تیل اور گھی خود ناپاک نہین بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوا ہی اور وہ نجاست تین مرتبہ دھونے سے جاتی رہیگی بخلاف مردار کی چربی کے کہ وہ خود ناپاک ہی لہذا جبتک اُسکی چکناہٹ نہ جائیگی پاک نہوگا۔ (مراقی الفلاح ص۸۵)

رقیق و سیال چیز کی پاکی کا طریقہ

(۱) ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنا لیا جائے تو پاک ہوجائے گا۔ (شامی ص۲۳۱)

(۲) تیل یا گھی ناپاک ہوجائے تو اُس مین پانی ڈالا جائے جب تیل یا گھی پانی کے اوپر آجائے تو وہ اوتار لیا جائے اِسیطرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہوجائیگا۔ (مراقی الفلاح ص۸۶)

(۳) شہد یا شربت اگر ناپاک ہوجائے تو اُس مین پانی ڈالکر جوش دیا جائے جب تمام پانی خشک ہوجائے اور وہ اپنی اصلی حالت پر آجائے تو پھر پانی ڈالکر جوش دیا جائے اِسی طرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہوجائیگا۔ (مراقی الفلاح ص۸۶)

گاڑھی اور بستہ چیزونکی پاکی کا طریقہ

(۱) صابون یا اور کوئی گاڑھی جمی ہوئی چیز ناپاک ہوجائے تو جسقدر ناپاک ہی اُسی قدر علیحدہ کردینے سے پاک ہوجائیگی جیسے جما ہوا گھی وغیرہ۔

کھال کی پاکی کا طریقہ

(۱) سُور کے سوا تمام جانورون کی کھال حرام کی ہون یا حلال کی دباغت سے پاک ہوجاتی ہین خواہ کافر دباغت دے یا مسلمان اور اگر حلال جانورونکی کھال ہو تو صرف ذبح سے پاک ہوجائیگی دباغت کی ضرورت نہوگی۔ (شامی ص۱۲۲ ج۱)

ع۵ اِس لیے کہ صابون بنانے سے اُسکی حقیقت بدل گئی اور حقیقت بدل جانیسے ناپاک چیز پاک ہوجاتی ہی ۱۲

(۲) سُور کی چربی یا کسی اور ناپاک چیز سے کھال کو دباغت دین تو تین مرتبہ دُھونے سے پاک ہو جائیگی۔

جسم کی پاکی کا طریقہ

انسان کا جسم دونون طرح کی نجاست سے نجس ہوتا ہی یعنی نجاست حکمیہ اور حقیقیہ نجاست حقیقیہ سے پاکی کا طریقہ بیان کیا جاتا ہی اور نجاست حکمیہ سے پاکی کا طریقہ آیندہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے۔

(۱) آدمی کی اونگلی یا اور کوئی عضو اگر نجاست مرئیہ سے ناپاک ہو جائے تو وہ عضو تین بار پانی کے دُھونے سے پاک ہو جائیگا اور اِسی طرح اگر اُس عضو کو تین بار کوئی شخص چاٹ لے[عہ] خواہ وہ کافر ہو یا مسلمان تو پاک ہو جائیگا اور اگر نجاست مرئیہ سے ناپاک ہوا ہی تو تین بار دُھونا یا چاٹنا شرط نہین بلکہ اِسقدر دُھونا یا چاٹنا کافی ہی کہ وہ نجاست دُور ہو جائے۔ (خزانۃ المفتیین وشامی صـ۲۲۵)

(۲) اگر آدمی کا مُنھ کسی نجس چیز جیسے شراب سُور وغیرہ کی کھانے پینے سے نجس ہو جائے تو تین مرتبہ لُعاب نگلنے سے پاک ہو جائیگا۔ (خزانۃ المفتیین وشامی صـ۲۲۵)

(۳) آدمی کے کسی ناپاک عضو کو اگر کوئی ایسا جانور جسکا جھوٹا ناپاک نہین ہی چاٹ لے تب بھی پاک ہو جائیگا۔

(۴) عورت کے سرپستان پر اگر کوئی نجاست غیر مرئیہ لگجائے تو جب لڑکا اُسکو تین مرتبہ چُوس لیگا[عہ] تو پاک ہو جائیگا اور نجاست مرئیہ مین صرف اِسیقدر چُوسنا کافی ہی کہ وہ نجاست دُور

عہ اِسکا مطلب یہ ہی کہ اگر ایسا کیا جائے تو پاک ہو جائیگا نہ یہ کہ ایسا کرنا جائز ہی اس لیے کہ جب وہ عضو نجس ہی تو اُسکا چاٹنا مسلمان کو کسی طرح جائز نہین ۱۲ عہ لیکن بلا عذر لڑکے کے مُنھ مین نجس پستان بغیر دُھوئے دینا جائز نہین اس لیے کہ مسلمانون کو نجس چیز سے خود بچنا اور اپنے بچون کو بچانا واجب ہی۔ ۱۲

ہوجائے تین مرتبہ کی شرط نہین۔ (خزانۃ المفتیین وشامی ص۲۲۵ ج ۱)

(۵) انسان کے جسم پر اگر منی لگجائے تو کھورچ ڈالنے سے بھی پاک ہوجائیگا اور یہ طریقہ صرف منی سے پاک کرنیکا ہی اور دوسری نجاست بغیر دُھوئے یا چاٹے پاک نہوگی۔ (شامی ص۲۲۶ ج ۱)

(۶) فصد کے مقام یا اور کسی عضو کو جو خون بیپ کے نکلنے سے نجس ہوگیا ہو اور دُھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پوچھ دینا کافی ہی۔ (شامی ص۲۲۶ ج ۱)

(۷) ناپاک رنگ اگر جسم مین لگ جائے یا بال اُس ناپاک رنگ سے رنگین ہوجائین تو صرف اِسقدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہی اگرچہ رنگ دور نہو (شامی ص۲۴۱ ج ۱)

(۸) ناپاک چیز اگر جلد کے اندر بھر دیجائے جیساکہ ہندو اور بعض دیہات کے جاہل مسلمان کیا کرتے ہین جسکو ہمارے عرف مین گودنا کہتے ہین تو وہ صرف دُھو ڈالنے سے پاک ہوجائیگا جلد چھیلکر اُس رنگ کو نکالنا نہ چاہیے۔ (شامی ص۲۴۱ ج ۱)

(۹) اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہوگیا ہی اُسکی جگہ پر رکھکر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اِسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اُسکے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھدی جائے یا کسی زخم مین کوئی ناپاک چیز بھردی جائے اور وہ اچھا ہوجائے تو اُسکا نکالنا نہ چاہیے بلکہ وہ عــــہ خود بخود پاک ہوجائیگا۔ (شامی ص۲۴۱ ج ۱)

اگرچہ ہم ناپاک چیزون کے پاک کرنیکا طریقہ اور اُنکی پاک کرنے والی چیزین نہایت عمدہ تفصیل سے لکھ چکے جسکے دیکھنے کے بعد ہر چیز کے پاکی و ناپاکی اور اُس کے پاک کرنیکے متعدد طریقے ہر شخص کو بہت آسانی سے معلوم ہوسکتے ہین مگر اب ہم چاہتے ہین کہ ایک نقشہ اِس قسم کا بناوین جسکو دیکھکر ہر شخص پاک کرنے کے طریقون کی تعداد اور جو چیز جس جس طریقے سے پاک ہوسکتی ہی اُسکی کیفیت سے

عــــہ اگرچہ یہ ناپاک ہی لیکن چونکہ اسکے علیحدہ کرنے سے تکلیف اور نقصان ہوگا اسلئے معاف ہی ۱۲

بخوبی ماہر ہو جائے اور وہ مضامین جو اوپر لکھے گئے ہین ایک اچھی صورت مین صفحۂ دل پر نقش ہو جائین

وہ نقشہ یہ ہی

نمبر	پاک کرنیوالی چیزین	پاک ہونیوالی چیزین
۱	**غسل** (دھونا) خواہ پاک پانی سے ہو یا کسی ایسی پاک بہنے والی چیز سے جو نجاست کو دور کر دے جیسے کیوڑا گلاب اور دوسرے عرقیات بخلاف دودھ تیل وغیرہ کے کہ یہ بوجہ چکناہٹ کے نجاست کو دور نہین کر سکتے	اس طریقے سے وہ چیزین پاک ہو جاتی ہین جنکی نجاست ذاتی نہین ہی بلکہ کسی دوسری نجاست کیوجہ سے ناپاک ہو جاتے ہین نجاست غیر مرئیہ مین طریقہ تین مرتبہ عمل مین لانا چاہیے اور مرئیہ مین صرف اسیقدر کہ وہ نجاست دور ہو جائے۔
۲	**انقلاب** (حقیقت کا بدل جانا) خواہ جلانیسے یا کسی دوا سے یا اور کسی ترکیب سے۔	اس طریقے سے تمام نجس چیزین پاک ہو جاتی ہین خواہ انکی نجاست ذاتی ہو یا عارضی یعنی کسی دوسری نجاست کیوجہ سے
۳	**لحس** (چاٹنا) خواہ انسان چاٹے کافر ہو یا مسلمان عورت ہو یا مرد بچہ ہو یا بوڑھا یا کوئی ایسا جانور چاٹے جسکا جھوٹا پاک ہی۔	اس طریقے سے صرف وہ ناپاک چیزین پاک ہوتی ہین جنکی نجاست عارضی ہو جیسے عورت کا پستان ناپاک ہو جائے تو بچہ کے چاٹنے سے پاک ہو جاتا ہی۔
۴	**احراق** (آگ سے جلا دینا)	مٹی اور پتھر کی چیزین یا وہ چیزین جن مین مسام نہین
۵	**نحت** (چھیلنا) خواہ چاقو چھری کھرپی وغیرہ سے یا ناخن سے یا اور کسی چیز سے یا رگڑ ڈالنے سے۔	اس طریقے سے وہ چیزین پاک ہو جاتی ہین جو چمڑے سے بنی ہون جیسے موزہ وغیرہ۔
۶	**مسح** (پونچھنا) تر کپڑے سے یا تر ہاتھ سے یا اور کسی تر چیز مثل روئی وغیرہ کے	اس سے وہ ناپاک چیزین پاک ہو جاتی ہین جنکو دھو نہ سکتے ہون مثل اُس زخم کے جسکو دھونا نقصان کرتا ہو
۷	**دلک** (ملنا)	اس سے وہ ناپاک چیزین جو چمڑے کے قسم سے ہون

نمبر	پاک کرنیوالی چیزین	پاک ہونیوالی چیزین
	زمین پر ڈالکر یا خود اُسپر مٹی چھوڑکر۔	پاک ہوجاتی ہین
۸	**فرک** ہاتھ سے کھورچنا	یہ طریقہ صرف جسم اور کپڑے کو پاک کرتا ہی جو بوجہ منی لگجانیکے ناپاک ہوگیا ہو منی خواہ مرد کی ہو خواہ عورت کی
۹	**قلب** اولٹ دینا یعنی نیچے کے حصہ کو اوپر اور اوپر کے حصہ کو نیچے کردینا بشرطیکہ نجاست کی بدبو باقی نرہے۔	اِس طریقے سے صرف ناپاک زمین پاک ہوتی ہی۔
۱۰	**یُبس** سُوکھ جانا خواہ دھوپ سے یا آگ سے یا ہوا وغیرہ سے۔	یہ طریقہ صرف اُن ناپاک چیزون کے پاک کرنیکا ہی جو زمین یا زمین سے اوگنے والی چیزین ہون بشرطیکہ اُسمین لگی ہون جیسے درخت گھاس چوبی ستون دروازہ کی چوکھٹ وغیرہ
۱۱	**نَزح** پانی کا کنوین سے نکالنا	اِس طریقہ سے صرف کنوین کا باقی پانی اور کنوین کی مٹی اور اُسکی اینٹین اور وہ ڈول جس سے پانی نکالا گیا ہی اور پانی نکالنے والونکے ہاتھ پیر پاک ہوجاتے ہین۔
۱۲	**ذَبح** دموی جانور کا خون شرعی طور پر نکالدالنا اِسکی تفصیل اور قسمین آئندہ انشاءاللہ بیان ہونگی	اِس طریقہ سے سور کے سوا تمام جانورونکی کھال پاک ہوجاتی ہی حرام ہون یا حلال اور حلال جانورونکا گوشت بھی پاک ہوجاتا ہی۔
۱۳	**دِبَاغت** چمڑے کی رطوبات کا دور کرنا خواہ کسی دوا سے یا بغیر دوا کے اِسطرح کہ اُسکی بو جاتی رہے	اِس طریقہ سے سور کے سوا تمام جانورون کی کھال پاک ہوجاتی ہی حرام ہون یا حلال مردہ کی کھال ہو یا زندہ کی۔

متفرق مسائل

(۱) جو چیزین بغیر دُھوئے پاک ہوجاتی ہین خواہ ملنے سے یا خشک ہونے سے وہ اگر کسی طرح تر ہوجائین تو ناپاک نہونگی اور اِسی طرح اگر یہ چیزین کسی قلیل پانی مین گر جائین تو وہ ناپاک نہوگا۔ (شامی صلا۲۲۹ ج ا)

(۲) نجاست نمازی کے جسم پر نہ ہو اور نہ اُسکے جسم سے ملی ہوئی ہو اور نہ اُسکے اُس کپڑے پر ہو جسکو وہ پہنے ہوئے ہی اور نہ ایسی چیز پر ہو جسکا قیام و قرار نمازی کے جسم کی وجہ سے ہو تو اُسکا اعتبار نہین مثال (۱) کسی جانور کے جسم پر نجاست ہو اور وہ نمازی کے سر پر آبیٹھے (۲) خشک نجاست زمین پر ہو اور نمازی کا کپڑا اُسپر پڑ جائے۔ (۳) بڑا لڑکا جو خود اُٹھ بیٹھ سکتا ہو اور اُسکے جسم پر نجاست ہو وہ نمازی کی گود مین آکر بیٹھ جائے۔ (شامی صلا۲۳۲ ج ا وطحطاوی مراقی الفلاح صلا۸۵)

(۳) کوئی چیز اگر ناپاک ہو جائے اور نجاست کا مقام یاد نہ رہے اور نہ کسی مقام خاص پر گمان غالب ہو تو ایسی صورت مین وہ چیز پوری دھونی چاہیے۔ (شامی ج ا ۲۲۹)

(۴) ناپاک چیز ایسی کہ جو چکنی ہو جیسے تیل گھی مردار کی چربی۔ اگر کسی چیز مین لگ جائے اور اِسقدر دُھوئی جائے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائیگی اگرچہ اُس ناپاک چیز کی چکناہٹ باقی ہو۔ (شامی صلا۲۴۱ ج ا)

(۵) ناپاک چیز پانی مین گرے اور اُسکے گرنے سے چھینٹین اُڑ کر کسی پر پڑ جائین تو وہ پاک ہین بشرطیکہ اُس نجاست کا کچھ اثر اُن چھینٹون مین نہو۔ (مراقی الفلاح صلا۸۵)

(۶) کپڑا اگر ناپاک ہو اور تر ہو مگر ایسا تر نہ ہو کہ نچوڑ سکین تو اُس مین اگر کوئی خشک کپڑا لپیٹ جائے تو وہ ناپاک نہ ہو گا بشرطیکہ وہ ناپاک کپڑا عین نجاست

سے ناپاک نہ ہوا ہو بلکہ ایسی چیز سے جسکو نجاست نے ناپاک کر دیا ہو جیسے ناپاک پانی اور اگر عین نجاست جیسے پیشاب وغیرہ سے ناپاک ہوا ہو تو پھر وہ خشک کپڑا جو اُسمین لپیٹ گیا ہی ناپاک ہو جائیگا۔ (مراقی الفلاح صہ۸۵)

(۷) زمین یا اور کسی نجس چیز پر بھیگا کپڑا سو کھنے کو ڈالدین یا ویسے ہی رکھدین تو ناپاک نہو گا بشرطیکہ اثر نجاست کا اُس مین نہ معلوم ہو خواہ زمین وغیرہ خشک ہو یا تر۔ (مراقی الفلاح صہ۸۵ وعالمگیری)

(۸) بکری یا اور جانورون کے سَر اور پیر پر ذبح کرنیکے بعد جو خون ہوتا ہی وہ جلا دینے سے پاک ہو جاتا ہی۔ (مراقی الفلاح صہ۸۷)

(۹) کُتے کا لُعاب اگر کسی برتن مین لگ جائے تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائیگا برتن خواہ مٹی کا ہو یا اور کسی چیز کا لیکن سات بار دھونا بہتر ہی اور ایکبار اُسی سات بار مین مٹی سے دُھونا چاہیے۔

(۱۰) دوہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا جائیگا نماز اُسپر درست نہین۔ (خزانۃ المفتیین)

(۱۱) پکتے ہوئے گوشت یا اور کسی پکتی ہوئی چیز مین نجاست پڑ جائے تو پاک نہین ہو سکتا۔ (مراقی الفلاح صہ۸۶)

(۱۲) مرغی یا اور کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اُس کی آلایش نکالنے سے پہلے پانی مین جوشش دی جائے جیساکہ آجکل انگریزون اور اُنکے ہم منش ہندوستانیون کا دستور ہی تو وہ کسی طرح پاک نہین ہو سکتی۔

استنجا کے مسائل

انسان کے اعضاے مخصوصہ پر پاخانہ پیشاب کے نکلنے سے جو نجاست لگ جاتی ہی چونکہ اُسکے پاک کرنے کے طریقے اور دوسری ناپاک چیزون کے پاک کرنے کے طریقے مین کچھ فرق ہی اس لیے اسکے مسائل اور اسکے آداب علٰحدہ بیان کیے جاتے ہین۔

پیشاب پاخانہ جہان درست نہین

مسجد مین یا مسجد کی چھت پر پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہی ایسی جگہ پاخانہ یا پیشاب کرنا جہان قبلہ[ع۱] کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنا پڑے مکروہ تحریمی ہی خواہ جنگل ہو یا آبادی[ع۲] ایسی جگہ استنجا کرنا مکروہ تنزیہی ہی۔ (شامی خزانۃ المفتیین مجمع الانہر)

چھوٹے بچونکو پاخانہ پیشاب کے لیے ایسی جگہ بٹھلانا جہان قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ ہونا جائز ہی اور اسکا گناہ بٹھلانے والے پر ہی۔ (شامی خزانۃ المفتیین طحطاوی)

چاند یا سورج کیطرف پاخانہ یا پیشاب کے وقت مُنہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہی۔ (شامی)

راکد قلیل پانی مین پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہی اور راکد کثیر مین مکروہ تحریمی اور جاری مین مکروہ تنزیہی ہی۔ (مراقی الفلاح ص۲۹ و شامی و درمختار)

برتن مین پاخانہ پیشاب کرکے پانی مین ڈالنا یا ایسی جگہ پاخانہ پیشاب کرنا جہان سے بہکر پانی مین چلا جائے مکروہ[ع۳] ہی۔ (شامی)

ع[۱] اس بیان مین بعضے الفاظ اس قسم کے آئینگے جنکے معنی بیان نہین کیے گئے جیسے سنت مکروہ وغیرہ انکے معنے نجاست حکمیہ کے بیان مین لکھے جائینگے ۱۲ ع[۲] حاصل یہ ہو کہ قبلہ کیطرف مُنہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہی اگر کوئی شخص بھولے سے قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرکے بیٹھ جائے اور درمیان مین یاد آئے تو اُسی حالت مین اُسکو چاہیے کہ دوسری طرف پھر کر بیٹھ جائے قبلہ کی طرف ایسی حالت مین مُنہ یا پیٹھ کرنا قبلہ کی بے تعظیمی ہی۔ (شامی) ع[۳] البتہ جو لوگ دریا کا سفر کرتے ہین اُنکو بوجہ مجبوری کے جائز ہی۔ ۱۲ (شامی)

نہراور تالاب وغیرہ کے کنارے پاخانہ پیشاب کرنا مکروہ ہی اگرچہ نجاست اُس مین
نگرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جسکے سایہ مین لوگ بیٹھتے ہون اور اسیطرح
پھل پھول والے درخت کے نیچے۔ جاڑون مین جس جگہ دُھوپ لینے کو لوگ
بیٹھتے ہون۔ جانورون کے درمیان مین مسجد اور عیدگاہ کے اِسقدر قریب
جسکی بدبو سے نمازیون کو تکلیف ہو۔ قبرستان مین یا ایسی جگہ جہان لوگ وضو
یا غسل کرتے ہون راستہ[ع] مین۔ ہوا کے رُخ پر۔ سوراخ مین راستہ کے
قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہی **حاصل** یہ ہی کہ ایسی جگہ
جہان لوگ بیٹھتے اُٹھتے ہون اور اُنکو تکلیف ہو اور ایسی جسگہ جہان سے بہکر
اپنی طرف آئے مکروہ ہی۔ (شامی۔ خزانۃ المفتیین)

پیشاب پاخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہیے

بات کرنا۔ بلاضرورت کھانسنا۔ کسی آیت یا حدیث یا اور متبرک چیز کا پڑھنا
ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتہ یا کسی معظم کا نام ہو یا کوئی آیت یا حدیث یا
دعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا۔ بلاضرورت لیٹکر یا کھڑے ہو کر پاخانہ پیشاب
کرنا۔ تمام کپڑے اُتار کر برہنہ ہو کر پاخانہ پیشاب کرنا داہنے ہاتھ سے استنجا
کرنا۔ (خزانۃ المفتیین وشامی ومراقی الفلاح)

جن چیزون سے استنجا درست نہین

ہڈی کھانے کی چیزین لید اور کل ناپاک چیزین وہ ڈھیلہ یا پتھر جس سے ایکمرتبہ
استنجا ہو چکا ہو پختہ اینٹ ٹھیکری شیشہ لوہا چاندی سونا پیتل وغیرہ

ع اِس سے عام راستہ مراد ہی خواہ چھوٹا ہو یا بڑا بہت لوگ اُس راستہ سے گزرتے ہون یا کم ۱۲

کوئلا چونہ (مراقی الفلاح) اور ایسی چیزون سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ۔ (طحطاوی وخزانۃ المفتیین)
وہ چیزین جسکو جانور وغیرہ کھاتے ہون جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزین جو قیمت عـــہ دار ہون خواہ تھوڑی قیمت ہو یا بہت جیسے کپڑا عـــہ عرق وغیرہ آدمی کے اجزا جیسے بال ہڈی گوشت وغیرہ حیوان کا وہ جز جو اُس سے متصل ہو مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ۔ درختون کے پتے۔ کاغذ خواہ لکھا عـــہ ہوا ہو یا سادہ زمزم کا پانی۔ وضو کا بچا ہوا پانی دوسرے کے مال سے بلا اُسکی اجازت یا رضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز روئی۔ تمام ایسی چیزین جنسے انسان یا اُنکے جانور نفع اُٹھائین۔

اِن تمام چیزون سے استنجا کرنا مکروہ ہی۔ (شامی وطحطاوی)

جن چیزون سے استنجا بلا کراہت درست ہی

پانی مٹی للعہ کا ڈھیلا پتھر کپڑا اور کل وہ چیزین جو پاک ہون اور نجاست کو دور کرین بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہون۔ (در مختار ومراقی الفلاح وخزانۃ المفتیین)

عـــہ قیمتی چیز سے استنجا کرنا اُس وقت مکروہ ہی جب یہ خیال ہو کہ استنجا کرنے سے وہ چیز بالکل بیکار ہو جائیگی یا اُسکی قیمت کم ہو جائیگی اور اگر استنجا کرنے کے بعد دھونے سے وہ چیز کام مین آسکے اور قیمت اُسکی کم نہ ہو تو مکروہ نہین ۱۲ عـــہ عرق سے استنجا اگر کر لیا جائے تو درست ہی لیکن چونکہ اِس مین مال ضائع ہوتا ہی اِس وجہ سے مکروہ ہی ۱۲ عـــہ خواہ اُسپر انگریزی لکھی ہو یا ناگری یا فلسفہ یا اور کوئی چیز ہر حال مین اُس سے استنجا کرنا مکروہ ہی ۱۲ للعہ اِس مین یہ شرط ہی کہ نہ بہت کُھر کُھرا ہو جو تکلیف دے نہ ایسا چکنا ہو جو نجاست کو دور نہ کر سکے ۱۲ (مراقی الفلاح)

استنجا کا طریقہ

جس شخص کو پاخانہ یا پیشاب کی ضرورت ہو اُسکو چاہیے کہ اِس سے پہلے کہ وہ اُسکو مجبور کرے اُٹھے اور کسی علٰحدہ مکان مین جائے اور اگر جنگل مین جائے تو اتنی دُور نکل جائے کہ لوگون کی نظر سے غائب ہو جائے اور ننگے سر نہ ہو جب پاخانہ کے دروازے پر پہونچے تو بِسْمِ اللّٰہِ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ عـ پڑھے اور پاخانہ مین پہلے بایان پیر رکھے اور بیٹھنے کے بعد اپنے جسم کو کھولے اور بائین پیر پر زور دیکر پیر پھیلا کر بیٹھے اور اپنے خیال کو پاخانہ کے سوا اور کسی طرف نہ لیجائے خاصکر دین کی باتون کی طرف اور اِس حالت مین کسی سے بات نہ کرے یہانتک کہ سلام یا سلام کا جواب یا چھینک کے بعد الحمد للہ بھی نہ کہے اور اذان کا جواب بھی نہ دے اور اپنے جسم خصوصاً شرمگاہ کو نہ دیکھے اور نہ پاخانہ پیشاب کو اور پاخانہ پیشاب مین نہ تھوکے اور بلا ضرورت زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے اور نہ اپنے بدن سے کوئی شغل کرے اور نہ نگاہ کو اونچا اُٹھائے بلکہ نہایت شرم وحیا کی حالت مین بیٹھے اور اِس امر کی کوشش کرے کہ اپنی ضرورت سے اچھی طرح فارغ ہو جائے اور فارغ ہونے کے بعد بقدر ضرورت ڈھیلون کا استعمال کرے اِس طرح کہ پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لیجائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کو اور تیسرا پھر پہلے کی طرح بشرطیکہ گرمی کا زمانہ ہو ورنہ پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا اِسکے خلاف اور تیسرا پہلے کی طرح اور یہ دو صورتین مردون کے لیے ہین عورتون کو ہر زمانہ مین دوسری صورت کے موافق کرنا چاہیے اور کھڑے ہونے سے پہلے اپنے

عـہ ترجمہ اِس عبارت کا یہ ہے - اللہ کا نام لیکر اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے وسیلے سے ناپاکی اور ناپاک چیزون سے

جسم کو بند کرلے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالے اور بعد نکلنے کے یہ دعا پڑھے
عه غُفْرَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَكَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ
اسکے بعد ڈھیلے سے اتنی دیر تک استنجا کرے کہ پھر قطرہ آنے کا شبہہ نہ رہے اور پورا
اطمینان ہوجائے خواہ حرکت کرنے اور چلنے سے یا اور کسی طرح پھر جب ڈھیلے سے
استنجا کرچکے تو پانی سے استنجا کرے پانی سے استنجا کرنے کے لیے کسی دوسری
جگہ جائے اور پہلے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور جسم کھولنے سے پہلے یہ دعا پڑھے
عه بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ
وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
پھر پانی سے پہلے اپنے پاخانہ کے مقام کو دھوئے اُسکے بعد پیشاب کے مقام کو اور مبالغہ
کے ساتھ استنجا کرے اِس طرح کہ نجاست کی بُو جاتی رہے اُسکے بعد اپنا ہاتھ
زمین یا مٹی سے ملکر تین مرتبہ دھوئے اور کوئی کپڑا وغیرہ ہو تو اُس سے اپنے
جسم کے پانی کو صاف کرلے پھر پائجامہ یا ازار باندھ لے اور اُسکے بعد نکلتے وقت
یہ دعا پڑھے عه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا قَائِدًا وَّدَلِیْلًا
اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِیْ ۔ (شامی)

عه ترجمہ اسکا یہ ہی - ای اللہ میں تجھسے تیری بخشش چاہتا ہوں سب تعریفیں اُسی اللہ کو جسنے دُور کردی مجھسے وہ
چیز جو مجکو تکلیف دیتی اور باقی رکھی وہ چیز جو مجکو فائدہ کرتی ہی (انسان جو غذا کھاتا ہی اُسکا فضلہ دفع ہوجاتا ہی
اور اگر نہ دفع ہو تو بیماری کا خوف ہی اور خون وغیرہ جو اُس سے بنتا ہی باقی رہتا ہی اگر نہ رہے تو زندگی کی کوئی
صورت نہیں ۱۲ عه ترجمہ - بزرگ خدا کا نام لیکر اور اُسکی تعریف کرکے اللہ کا شکر ہی دین اسلام پر ای اللہ
مجکو اُس گروہ سے کر جو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور نجاستوں سے پاک رہتے ہیں اور نہ انکو کچھ خوف ہوتا ہی نہ رنج ۱۲
عه ترجمہ - اللہ کا شکر ہی کہ اُسنے پانی کو پاک کرنیوالا بنایا اور اسلام کو ایسی روشنی بنایا کہ جسکے ذریعہ سے اُسکی درگاہ
تک رسائی ہوتی ہی اور جنت ملتی ہی ای اللہ میری شرمگاہ کو گناہوں سے بچا اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہوں کو معاف فرما ۱۲

استنجا کے احکام

(۱) استنجا کرنا سنت موکدہ ہی بشرطیکہ اپنے نکلنے کی جگہہ سے نہ بڑھے اور اگر اپنی جگہ سے بڑھ جائے خواہ درہم سے کم ہو[عہ] یا زیادہ تو اُسکا دھونا فرض ہی (مراقی الفلاح)

(۲) جس جگہہ پاخانہ پیشاب کیا جائے وہان سے اگر کوئی شخص بے استنجا کیے ہوئے اُٹھ جائے اور اِسوجہ سے نجاست اپنی جگہ سے بڑھ جائے تو استنجا کرنا واجب ہی اور اگر نہ بڑھے تو مسنون[عہ] ہی۔

(۳) فصد اور خروج ریح اور سونے کے بعد استنجا کرنا بدعت ہی۔

(۴) جو پاک چیز پاخانہ کے مقام سے نکلے جیسے کوئی کنکڑی یا دانہ وغیرہ تو اُسکے بعد استنجا کرنا بدعت[عہ] ہی بشرطیکہ اُسپر نجاست نہ لگی ہو۔

(۵) جب کوئی ناپاک چیز پاخانہ پیشاب کے مقام سے نکلے تو اُسکے بعد استنجا کرنا چاہیے خواہ وہ پاخانہ پیشاب ہو یا اِسکے سوا جیسے خون پیپ وغیرہ۔

(۶) پاخانہ پیشاب کے مقام پر کسی دوسرے کی نجاست لگجائے تو اُسکا دھونا پانی سے فرض ہی اور اگر ڈھیلہ پتھر وغیرہ سے استنجا کرے تو درست نہین۔

(۷) نجاست اگر ایسی خشک ہو جائے جو ڈھیلے سے نہ چھوٹ سکے تو پھر صرف پانی سے استنجا کرنا چاہیے۔

(۸) استنجا مین طاق عدد کا استعمال مسنون ہی خواہ وہ تین ہون یا پانچ یا سات

عہ یہ مذہب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی اور امام صاحب اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما درہم سے کم کو فرض نہین کہتے تاوقتیکہ درہم سے زیادہ نہ ہو ۱۲ عہ بعض لوگ جو یہ کہتے ہین کہ اگر بے استنجا کیے ہوئے کوئی شخص اُٹھ جائے تو اُسکو استنجا کرنا واجب ہی خواہ نجاست بڑھے یا نہ بڑھے صحیح نہین ۱۲ عہ اور اگر اُسپر نجاست لگی ہوئی ہو تو بوجہ اُس نجاست کے استنجا کرنا ہوگا ۱۲

لیکن کم سے کم اِسقدر ضرور رہون جنسے وہ نجاست دُور ہوجائے اور یہ شرط ہی کہ تین سے کم نہ ہون اگرچہ اِس سے کم مین بھی نجاست دور ہوسکتی ہو۔

(۹) بعد ڈھیلے کے پانی سے[عہ] استنجا کرنا[عہ] مسنون ہی۔

نجاست حکمیہ سے پاک ہونیکا طریقہ

نجاست حکمیہ کی ایک قسم یعنی حدث اصغر کی طہارت وضو اور تیمم سے ہوتی ہی اور دوسری قسم یعنی حدث اکبر کی طہارت غسل اور تیمم سے ہوتی ہی اس لیے پہلے ایک مقدمہ لکھا جاتا ہی جسمین وضو اور تیمم اور غسل کے اصطلاحی[عہ] الفاظ کے معانی ظاہر کیے جائینگے اُسکے بعد ہر ایک کا بیان بہ تفصیل لکھا جائیگا۔

مقدمہ

جو احکام آلٰہی بندونکے افعال اعمال کے متعلق ہین اُنکی آٹھ قسمین ہین فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔ حرام۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔ مباح۔

(۱) **فرض** وہ فعل جسکا بلا عذر چھوڑنے والا فاسق مستحق عذاب اور اسکا منکر کافر اور اُسکی دو قسمین ہین فرض عین اور فرض کفایہ۔

(۲) **فرض عین** جسکا کرنا ہر ایک پر ضروری ہی اور جو شخص بلا عذر چھوڑے

عہ پانی اور ڈھیلے دونون سے استنجا کرنا مسنون ہی اور اگر دونون سے نہو سکے تو پانی سے استنجا کرنا بہ نسبت ڈھیلے وغیرہ کے بہتر ہی (مراقی الفلاح) عہ اِسمین یہ شرط ہی کہ تنہائی مین استنجا کیا جائے تاکہ دوسرا کوئی اُسکے جسم کو نہ دیکھے اور اگر اتفاق سے کہین ایسا موقع ہو کہ تنہائی نہو سکے تو پھر پانی سے استنجا کرنا چاہیے اسلیے کہ ستر کا دوسرے شخص کو دکھلانا حرام ہی البتہ مرد کو اپنی عورت اور عورت کو اپنے شوہر کے سامنے استنجا کرنا جائز ہی ۱۲ عہ چند الفاظ کا استعمال نواقض وضو مین ہوتا ہی اُنکو وہین بیان کرینگے ۱۲

وہ فاسق اور مستحق عذاب ہی جیسے پنجوقتی اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔

(۳) **فرض کفایہ** جسکا کرنا ہر ایک پر ضروری نہین بلکہ بعض لوگون کے ادا کرنے سے ادا ہوجائیگا اور اگر کوئی نکرے توسب گنہگار ہونگے جیسے جنازہ کی نماز وغیرہ

(۴) **واجب** وہ فعل ہی جسکا بلاعذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہی بشرطیکہ بلا کسی تاویل اور شبہہ کے چھوڑے اور جو شخص اُسکو ہلکا سمجھکر چھوڑے وہ گمراہ ہی اور منکر اُسکا کافر نہین۔

(۵) **سُنت** وہ فعل جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو اور اُسکی دو قسمین ہین سُنت موکدہ سُنت غیر موکدہ۔

(۶) **سُنت موکدہ** وہ فعل جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بلاعذر کبھی ترک نکیا ہو لیکن ترک کرنیوالے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نکی ہو اِسکا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہی یعنی بلاعذر چھوڑنے والا اور اسکی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی شفاعت سے محروم[ع۵] رہیگا ہان اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہین مگر واجب کے چھوڑنے مین بہ نسبت اِسکے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہی۔

(۷) **سنت غیر موکدہ** وہ فعل جسکو نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو اور بلاعذر کبھی ترک بھی کیا ہو اِسکا کرنیوالا ثواب کا مستحق ہی اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہین اور اُسکو سُنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہین

(۸) **مستحب** وہ فعل جسکو نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے کیا لیکن ہمیشہ

ع۵ حدیث شریف مین ہی مَنْ تَرَكَ سُنَّتِي لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِي جسنے میری سُنت چھوڑدی وہ میری شفاعت سے محروم رہیگا

اور اکثر نہین بلکہ کبھی کبھی اِسکا کرنیوالا ثواب کا مستحق ہی اور نکرنیوالے پر کسی قسم کا گناہ نہین اور اُسکو فقہاء کی اصطلاح مین نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہین۔

(۹) حرام وہ فعل جسکا بلا عذر کرنیوالا فاسق ور عذاب کا مستحق اور منکر اُسکا مثل[عہ] فرض کے منکر کے کافر ہی۔

(۱۰) مکروہ تحریمي وہ فعل جسکا بغیر عذر کے کرنا باعث گناہ اور اُسکا منکر واجب کے منکر کیطرح کافر نہین بہ لحاظ عمل واجب اور مکروہ تحریمي برابر ہین فرق صرف اعتقاد کا ہی یعنی انکار حرام کفر ہی اور مکروہ تحریمي کا انکار کفر نہین۔

(۱۱) مکروہ[عہ] تنزیہی وہ فعل جسکے نکرنے مین ثواب اور کرنے مین عذاب نہین۔

(۱۲) مباح وہ فعل جسکے کرنے مین ثواب اور نکرنے مین عذاب نہو۔

(۱۳) جنابت مرد یا عورت کی وہ حالت جسمین اُسپر غسل فرض ہوجائے بشرطیکہ حیض و نفاس سے نہو

ف ہم مرد اور عورت کے عضو مخصوص کو خاص حصہ لکھینگے اور پاخانہ کے مقام کو مشترک حصہ

وضو کا بیان

صحیح یہ ہی کہ وضو اگلی امتون مین بھی تھا اِس امت[سے] کے ساتھ خاص نہین۔ (عمدۃ القاری)

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کو (جسکا ایک فرد وضو ہی) نصف ایمان فرمایا ہی (ترمذی)

عہ فرض مثل حرام کے ہی فرق اتنا ہی کہ فرض کا کرنا ضروری ہی اور حرام کا نکرنا اسی طرح واجب اور مکروہ تحریمی یکسان ہین اور مستحب اور مکروہ تنزیہی یکسان ہین ۱۲ عہ مستحب کا چھوڑنا مکروہ تنزیہی نہین یعنی یہ کلیہ نہین کہ ہر مستحب کا ترک مکروہ تنزیہی ہو ہان اگر کراہت کی کوئی دلیل ہو تو مکروہ ہی ورنہ نہین ۱۲

سے ہان اعضائے وضو کا روشن ہوجانا اِس امت کے ساتھ خاص ہی ۱۲

ایمان کے دو حصے ہین اعتقاد اور عمل۔ عمل کا بڑا حصہ یعنی نماز طہارت پر موقوف ہی اس لیے اسکو نصف ایمان فرمایا گیا۔

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کرنیسے اللہ تعالیٰ صغیرہ گناہونکو معاف کرتا ہی اور آخرت مین بڑے مرتبے دیتا ہی اور وضو کرنیسے تمام بدن[ع] کے گناہ نکل جاتے ہین (بخاری مسلم)

(۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مسنون طریقے سے وضو کرے اور اُسکے بعد کلمہ شہادت پڑھے اُسکے لیے جنت کے آٹھون دروازے کھولدیے جائینگے جس دروازے چاہے جائے۔ (مسلم)

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت اَلْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْن کہکر پکاری جائیگی یہ اس لیے کہ وضو کا پانی جن اعضا پر پڑتا ہی وہ اعضا قیامت کے دن نہایت چمکدار اور روشن ہوجائینگے۔ (بخاری مسلم)

بعض صحیح احادیث مین ہی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنی امت کو قیامت کے دن پہچان لونگا کسی نے پوچھا کہ حضرت اتنے کثیر مجمع مین آپ کیسے پہچان لینگے۔ ارشاد ہوا کہ ایک پہچان ہوگی وہ یہ کہ

ع بعض احادیث مین ہی کہ منہ دھونے سے وہ گناہ معاف ہوتے ہین جو آنکھ سے ہوئے تھے اور ہاتھ دھونیسے وہ گناہ معاف ہوتے ہین جو ہاتھ سے ہوتے ہین اور پیر دھونیسے وہ گناہ معاف ہوتے ہین جو پیر سے ہوئے تھے (گویا میل کے ساتھ گناہ بھی دُھل جاتے ہین) یہان تک وضو کے بعد آدمی گناہونسے پاک ہوجاتا ہی۔ اس حدیث سے آنکھ اور ہاتھ پیر کی تخصیص سے یہ گمان نہ ہونا چاہیے کہ اور اعضا کے گناہ معاف نہین ہوتے اِسلیے کہ اخیر مین یہ فرمایا دیا گیا ہی کہ بعد وضو کے گناہونسے پاک ہوجاتا ہی اور دوسری حدیثون مین بدن کا لفظ ہی جو تمام اعضا پر بولا جاتا ہی ۱۲

وضو کیوجہ سے اُنکے مُنہ ہاتھ پیر چمکتے ہونگے۔

(۵) باوضو رہنے سے آدمی شیطان کی شر سے محفوظ رہتا ہی احادیث مین ہی کہ ہر وقت باوضو رہنا سوا مومن کامل کے اور کسی سے نہین ہو سکتا۔

(۶) باوضو نماز کیلیے مسجد جانے مین ہر قدم پر گناہ معاف ہوتے ہین اور ثواب ملتا ہی

(۷) باوضو مسجد مین نماز کا انتظار کرنے سے جتنا وقت انتظار مین گزرتا ہی وہ سب نماز مین شمار ہوتا ہی اور نماز کا ثواب ملتا ہی۔

وضو کے واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا[عہ] کافر پر وضو واجب نہین۔

(۲) بالغ ہونا نابالغ پر وضو واجب نہین۔

(۳) عاقل ہونا۔ دیوانہ اور مست اور بیہوش پر وضو واجب نہین۔

(۴) پانی کے استعمال پر قادر ہونا جس شخص کو پانی کے استعمال پر قدرت[عہ] نہ ہو اُسپر وضو واجب نہین۔

(۵) نماز کا اسقدر وقت باقی رہنا کہ جسمین وضو اور نماز کی گنجایش ہو اگر کسی شخص کو اتنا وقت نہ ملے تو اُسپر وضو واجب نہین مثال کوئی کافر ایسے تنگ وقت مین اسلام لایا کہ وضو اور نماز دونون کی گنجایش نہین کوئی نابالغ ایسے تنگ وقت بالغ ہوا۔

وضو کے صحیح ہونیکی شرطین

(۱) تمام اعضا پر پانی کا پہونچ جانا اگر کوئی جگہہ بال کے برابر بھی خشک رہجائیگی تو وضو نہوگا

عہ اِسلیے کہ وضو عبادت ہی اور کافرونکو عبادت کا حکم نہین دیا گیا نہ اُنکی عبادت قبول ہوتی ہی جبتک کہ ایمان نہ لاوین ۱۲ عہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونیکی صورتین تیمم کے بیان مین آئینگی ۱۲

(۲) جسم پر ایسی چیز کا نہونا جسکی وجہ سے جسم تک پانی نہ پہونچ سکے **مثال** اعضاے وضو پر چربی یا خشک موم لگا ہوا ہو۔ انگلی مین تنگ انگوٹھی ہو۔

(۳) جن حالتونمین وضو جاتا رہتا ہی اور جو چیزین وضو کو توڑتی ہین حالت وضو مین اُن چیزونکا نہونا بشرطیکہ وہ شخص معذور[عہ] نہو۔ حیض یا نفاس والی عورت وضو کرے تو درست نہین۔ جنب[۲] اگر وضو کرے تو نہو گا۔ پاخانہ پیشاب کرتے وقت وضو کرے تو نہو گا۔

وضو کے احکام

فرض ہی نماز کیلیے نفل ہو یا سُنت واجب ہو یا فرض جنازہ کی نماز ہو یا سجدہ تلاوت۔
واجب ہی کعبہ مکرمہ کے طواف کیلیے۔ قرآن مجید چھونے کیلیے۔
سُنت ہی سوتے[۳] وقت۔ غسل[۴] کے پہلے۔
مستحب ہی اذان[۵] تکبیر کیوقت خطبہ[۶] پڑھتے وقت خواہ نکاح کا ہو یا جمعہ کا اور کسی چیز کا اور[۷] علم دین کی تعلیم کیوقت۔ دین[۸] کی کتابین چھوتے وقت۔ سلام[۹] یا سلام کا جواب دیتے وقت اللہ[۱۰] تعالےٰ کا ذکر کرتے وقت۔ سوا[۱۱] اُٹھنے کے بعد۔ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد۔ میت کو غسل دینے کے بعد۔ جنازہ[۱۲] اُٹھانے کیلیے ہر[۱۳] وقت باوضو رہنا۔ نبی[۱۴] صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلیے۔ عرفات[عہ][۱۵] مین ٹھہرنے کیلیے۔ سعی[۱۶] صفا[عہ] مروہ کے لیے۔ جنب[۱۷] کو قبل غسل کھانا کھانے کیلیے اور اپنی[۱۸] زوجہ سے خواہش پورا کرنیکے لیے۔ وہ[۱۹] حالتین کہ جن مین ہمارے نزدیک وضو نہین جاتا اور

عہ معذور کا وضو ان حالتونکے ساتھ بھی صحیح ہو جاتا ہی جیسے کسیکو پیشاب کا مرض ہو کہ ہر وقت پیشاب جاری رہتا ہی تو اُسکا وضو اسی حالت مین درست ہی ۱۲ عہ عرفات مکہ کے قریب ایک مقام ہی حاجی لوگ نوین تاریخ کو وہان ٹھہرتے ہین ۱۲ عہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین اِنکے درمیان مین حاجی دوڑتے ہین اسی دوڑنے کو سعی صفا و مروہ کہتے ہین ۱۲

دوسرے ائمہ[ع] کے نزدیک جاتا رہتا ہے حیض[ع] یا نفاس والی عورت کو ہر نماز کیوقت وضو کرنا۔

وضو کا مسنون و مستحب طریقہ

وضو کے لیے کسی مٹی کے برتن مین پانی لیکر اونچے مقام پر قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور
دلمین یہ ارادہ کرے کہ مین یہ وضو خاص اللہ تعالے کی خوشی اور ثواب کیلیے کرتا ہون
بدن کا صاف کرنا منہ ہاتھ کا دھونا مجھے مقصود نہین یہی ارادہ ہر عضو کے دھوتے
یا مسح کرتے وقت رہے پھر بسم[ع] اللہ العظیم والحمد للہ علے دین الاسلام
پڑھکر داہنے چلو مین پانی لے اور دونون ہاتھونکو گٹون تک مل مل کر دھوئے
اسی طرح تین بار کرے پھر داہنے ہاتھ کے چلو مین پانی لیکر کلی کرے اور مسواک کو
داہنے ہاتھ مین اسطرح پکڑکر کہ چھوٹی انگلی مسواک کے ایک سرے پر اور انگوٹھا
مسواک کے دوسرے سرے کے قریب اور باقی انگلیان مسواک کے اوپر ہون اوپر کے
دانتونکو طول مین داہنی طرف سے ملتا ہوا بائین طرف تک لائے پھر اسیطرح نیچے
کے دانتونکو ملے پھر مسواک کو منہ سے نکالکر نچوڑ ڈالے اور دھوکر پھر اسیطرح ملے
اسی طرح تین بار ملے اسکے بعد دو کلیان اور کرے تاکہ تین کلی پوری ہو جائین تین سے
زیادہ بھی نہ ہون۔ کلی اسطرح کرے کہ پانی حلق[ع] تک پہونچ جائے اگر روزہ دار نہو
کلی کرتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمہ شہادت کے یہ دعا پڑھتا جائے۔ اللھم[ع] اعنی علی تلاوۃ
القرآن وذکرک وشکرک وحسن عبادتک ناک مین پانی لیتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمہ شہادت کے یہ دعا پڑھتا جائے
اللھم[ع] ارحنی رائحۃ الجنۃ ولا ترحنی رائحۃ النار پھر داہنے ہاتھ کے چلو مین پانی لیکر ناک

ع یہ صورتین وہان کیجائینگی جہان وہ چیزین لکھی جائینگی جنسے وضو نہین جاتا ۱۲ ع اللہ کا نام لیکر اور اُسکا شکر ہے اپنے مسلمان ہونے پر ۱۲ ع اسکو ہمارے عرف مین غرغرہ کہتے ہین ۱۲ ع ای اللہ میری مدد کر قرآن کے پڑھنے اور تیرا ذکر شکر عبادت کرنے مین ۱۲ ع ای اللہ مجکو جنت کی خوشبو سنگھا اور دوزخ کی بدبو سے بچا ۱۲ ع عادت کیلیے ۱۲

مین اِسطرح لے کہ تھنون کے جڑ تک پانی پہونچ جائے اگر روزہ دار نہو اور بائین ہاتھ سے ناک صاف کرے اِسی طرح تین بار کرے اور ہر بار نیا پانی ہو پھر دونون چلوون مین پانی لیکر تمام مُنہ کو ملکر دھوئے اِسطرح کہ کوئی جگہہ بال برابر بھی چھوٹنے نہ پائے پھر اگر محرم نہ ہو تو ڈاڑھی کا خلال کرے اِسطرح کہ داہنے چلو مین پانی لیکر ڈاڑھی کی جڑ کو تر کرے اور ہاتھ کی پشت گردن کیطرف کرکے اُنگلیان بالون مین ڈالکر نیچے سے اوپر کیجانب لیجائے اِسی طرح دو مرتبہ اور مُنہ دُھوئے اور ڈاڑھی کا خلال کرے تا کہ تین بار مُنہ دُھل جاوے اور تین بار ڈاڑھی کا خلال ہو جائے تین بار سے زیادہ نہ ہونے پائے اور مُنہ دُھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دُعا پڑھتا جائے اَللّٰھُمَّ[عہ] بَیِّضْ وَجْہِی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ پھر داہنے چلو مین پانی لیکر کہنیون تک بہاوے اور ملکر دُھوئے کہ ایک بال برابر بھی خشک نہ رہجائے اور مرد کے ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو وہ اُسکو حرکت دیدے اگرچہ انگوٹھی ڈھیلی ہو اور اِسطرح عورت اپنے چھلون آرسی کنگن چوڑی وغیرہ کو اِسی طرح دو بار داہنے ہاتھ کو اور دُھوئے پھر اِسی طرح تین بار بائین ہاتھ کو دُھوئے اور داہنا ہاتھ دُھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دُعا پڑھتا جائے اَللّٰھُمَّ[عہ] اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا بایان ہاتھ دھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ[عہ] لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ پھر دونون ہاتھونکو تر کرکے پورے سر کا مسح اِسطرح کرے کہ دونون ہتھیلیان معہ انگلیونکے سر کے آگے حصے پر رکھکر آگے سے پیچھے لیجائے اور پھر پیچھے سے آگے لے آئے اور اپنے ہاتھونسے اگر خشک نہو گئے ہون اور اگر خشک ہو گئے ہون تو دوسری دفعہ

عہ اے اللہ میرا مُنہ روشن کر جسدن کہ بعضے (ایماندار ونکے) مُنہ روشن ہونگے یعنی قیامت کے دن ۱۲ عہ اے اللہ میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین دینا اور میرا حساب آسان کرنا (یہ نیکون کے لیے ہوگا) عہ اے اللہ میرا اعمال نامہ بائین ہاتھ مین اور پیچھے سے ندینا۔

ترکرکے کانونکا مسح کرے اِسطرح کہ چھوٹی انگلی دونون کانونکے سوراخ مین ڈالے اور سرکا مسح کرتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اور سرکا مسح ایک ہی بار کرے اور کانون کے مسح کیوقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالے اور بائین ہاتھ سے پہلے داہنا پیر تین بار دُھوئے اور ہر بار اُسکی انگلیونکا بائین ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے خلال کرتا جائے خلال داہنے پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے پھر بایان پیر تین بار دُھوئے اور ہر بار اُسکی انگلیون کو بھی بائین ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرتا جائے بائین پیر کا خلال بائین پیر کے انگھوٹے سے شروع کرے داہنا پیر دُھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ اور بایان پیر دُھوتے وقت بعد بسم اللہ اور کلمۂ شہادت کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ اب وضو تمام ہوچکا اور وضو خود ہی کرے کسی دوسرے سے نہ کرائے اور ایک عضو دُھونیکے بعد فورا دوسرا عضو دھوڈالے کہ پہلا عضو باوجود ہوا اور جسم کے معتدل ہونیکے خشک ہونے پائے اگر وضو سے کچھ پانی بچ جائے تو اُسکو کھڑے ہوکر پی لے اور کلمۂ شہادت پڑھکر یہ دعا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور انا انزلناہ کی سورت پڑھے یہی وہ وضو ہے کہ جسکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی میرا ایسا وضو کرے اگر کوئی میرا ایسا وضو کرے تو اُسکے اگلے گناہ بخشدیے جائینگے۔

عـہ اے اللہ مجکو قیامت مین اپنے عرش کے زیر سایہ رکھ ۱۲ عـہ اے اللہ مجھے اُن لوگون سے کر کہ جو باتین سنکر نیک بات پر عمل کرتے ہین ۱۲ عـہ اے اللہ قیامت مین مجھے ثابت قدم رکھ ۱۲ عـہ اے اللہ میرے گناہونکو معاف اور میری کوشش کو قبول کر اور میری تجارت کو ترقی دے ۱۲ عـہ اے اللہ مجھے توبہ اور طہارت نصیب کر ۱۲ عـہ اِسیطرح مکرر بخاری مین ہے ۱۲

یہ نقشہ اسلیے کھینچا جاتا ہی کہ ناظرین کو اجمالی طور پر معلوم ہو جائے کہ اس طریقے مین کون کون امور فرض ہین اور کون واجب اور کون سُنت اور کون مستحب اِس نقشہ کے بعد انشاء اللہ ہر ایک کا بیان بالتفصیل بھی کیا جائیگا

مکروہات	ہین ۹	جو چیزین مستحب ہین اُنکے خلاف کرنا پانی مین اسراف - پانی مین کمی وضو مین بلا عذر دُنیاوی بات کرنا - اعضای وضو کے علاوہ اعضا کا بلا ضرورت دُھونا - اعضای وضو پر زور سے چھینٹا مارنا - تین بار سے زیادہ اعضا کو دُھونا - نئے پانی سے تین بار سر کا مسح - وضو کے بعد ہاتھونکا پانی جھٹکنا
مستحبات	ہین ۱۵	وضو کرنیکے لیے اونچی مقام پر بیٹھنا - قبلہ رُو ہونا - مٹی کے برتن سے وضو کرنا - خود ہی وضو کرنا - فرض واجب کے حد سے زیادہ اعضا کو دُھونا - داہنے ہاتھ سے کُلی اور ناک مین پانی لینا - بائین ہاتھ سے ناک صاف کرنا - ڈھیلے انگوٹھی کا حرکت دینا - کانونکے مسح کیوقت چھوٹی انگلی کانونکے سوراخ مین ڈالنا - ہر عضو دُھوتے یا مسح کرتے وقت بسم اللہ اور کلمہ شہادت پڑھنا - وضو مین جو دعائین وارد ہوئی ہین اُنکا پڑھنا - بعد وضو کے دعای ماثورہ اور انا انزلناہ پڑھنا - پیر دُھوتے وقت بائین ہاتھ سے پانی ڈالنا اور دہنے ہاتھ سے ملنا - جاڑے مین پہلے ہاتھ پیرون کا تر کر لینا -
سنتین	ہین ۱۵	وضو کی نیت کرنا - بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھکر وضو کرنا - مُنہ دُھونیسے پہلے دونون ہاتھونکا گٹون تک دُھونا - تین بار کُلی کرنا - مسواک کرنا - تین بار ناک مین پانی لینا - غیر محرم کو تین مرتبہ داڑھی کا خلال کرنا - ہاتھونکو انگلیونکی طرف سے دُھونا - ہاتھونکی انگلیونکا خلال - پیر کی انگلیونکا خلال - پورے سر کا مسح - کانونکا مسح - ہر عضو کا تین بار پے در پے اعضا کا دُھونا - دُھونیکے وقت اعضا کو ملنا - ترتیب وار وضو کرنا -
واجب	ہین ۴	اعضای وضو کو جن بالونے چھپایا ہو اُنکا دُھونا - کہنیونکا دُھونا - ٹخنونکا دُھونا - چوتھائی سر کا مسح
فرض	ہین ۴	تمام مُنہ کا ایک مرتبہ دُھونا - دونون ہاتھون کا کہنیون تک ایک مرتبہ دُھونا - سر کے کسی جز کا مسح کرنا - دونون پیرونکا ٹخنون تک ایکمرتبہ دُھونا -

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں۔ منہ کا دھونا۔ دونوں ہاتھوں کا دھونا۔ سر کا مسح کرنا دونوں پیروں کا دھونا۔ انھیں چاروں چیزوں کا نام وضو ہے۔

پہلا فرض۔ (۱) تمام منہ کا ایکمرتبہ دھونا عہ خواہ وضو کرنیوالا خود دھوئے یا کوئی دوسرا دھوئے یا خودبخود دھل جائے جیسے کوئی شخص دریا میں غوطہ لگائے یا مینہ کا پانی چہرہ پر پڑ جائے اور تمام منہ دھل جائے۔

تمام منہ سے مراد وہ سطح ہے جو ابتدائے پیشانی سے ٹھوڑی تک اور دونوں کانوں کے بیچ میں ہے
(۲) آنکھ کا جو گوشہ ناک کے قریب ہے اسکا دھونا فرض ہے اور اکثر اوسپر میل آجاتا ہے اسکو دور کرکے پانی پونہچانا چاہیے۔

(۳) جو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان میں ہے اسکا دھونا فرض ہے خواہ ڈاڑھی نکلی ہو یا نہیں۔

(۴) ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اسپر نہوں یا ہوں تو اسقدر کم ہوں کہ جلد نظر آئے۔

(۵) ہونٹ کا جو حصہ کہ ہونٹ بند ہونیکے بعد دکھلائی دیتا ہے اسکا دھونا فرض ہے۔

دوسرا فرض (۱) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک ایکمرتبہ دھونا خواہ وضو کرنیوالا خود دھوئے یا کوئی دوسرا دھوئے یا اور کسی طریقہ سے دھل جائیں دونوں ایک دفعہ ملا کر دھوئے یا علحدہ علحدہ۔

عہ دھونا فقہاء کے نزدیک اسکا نام ہے کہ پانی عضو کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر بہ جائے اور کم سے کم دو قطرے عضو سے دھونے کے بعد فوراً ٹپک جائیں۔ (شامی)

(۲) اُنگلیون کی گھائی مین بغیر خلال کے پانی نہ پونہچے تو خلال کرنا فرض ہی۔
(۳) کسی شخص کے ایک جانب مین پورے دو پیر یا دو ہاتھ ہون تو وہ اگر دونون ہاتھون مین ہر ایک سے ہاتھ کا کام لیتا ہی یعنی چیزونکو پکڑ سکتا ہی اور اوٹھا سکتا ہی تو دونون ہاتھون کا دھونا فرض ہی اسی طرح اگر دونون پیرون مین ہر ایک سے پیر کا کام لیتا ہی یعنے چل سکتا ہی تو دونون پیرونکا دھونا فرض ہی اور اگر دونون سے کام نہین لے سکتا تو اگر دونون جُڑے ہوئے اور ملے ہوئے ہون تب بھی دونونکا دھونا فرض ہی اور اگر ملے ہوئے نہ ہون بلکہ جُدا جُدا ہون تو صرف اُسیکا دھونا فرض ہی جو کام دیتا ہی۔
ہاتھ یا پیر کے درمیان سے اگر دوسرا ہاتھ یا پیر جما ہو تو اُسکا دھونا فرض ہی بشرطیکہ اُس مقام سے جما ہو جسکا دھونا وضو مین فرض ہی مثلاً ہاتھ مین کہنی یا کہنی کے نیچے سے جما ہو پیر مین ٹخنے یا ٹخنے کے نیچے سے جما ہو اور اگر کہنی یا ٹخنے کے اوپر سے جما ہو تو اُسقدر حصہ کا دھونا فرض ہی جو کہنی یا ٹخنے کے نیچے کے حصہ کے مقابلہ مین ہو

تیسرا فرض۔ سر کے کسی جُزو کا مسح۔

چوتھا فرض دونون پیرون کا ٹخنون تک ایکمرتبہ دھونا بشرطیکہ موزہ پہنے ہوئے نہو اگر اونگلیون کی گھائی مین بغیر خلال کے پانی نہ پہونچے تو خلال بھی فرض ہی۔

فرض نہین

(۱) آنکھ ناک مُنہ کے اندر کا دھونا۔
(۲) ڈاڑھی یا مُوچھ یا بھون اگر اسقدر گھنی ہون کہ جلد نظر نہ آئے تو اُس جلد کا دھونا جو اُس سے چھپی ہوئی ہی فرض نہین۔

(۲۳) وضو مین جن اعضا کا دُھونا فرض ہی اگر اُن پر کوئی چیز لگ جائے جو جلد تک پانی پہونچنے سے منع نکرے تو اُسکا چھوڑانا فرض نہین مثال مُنہ یا ہاتھ یا پیر پر مٹی وغیرہ لگ جائے تو اُسکا چھوڑنا فرض نہین۔

وضو کے واجبات[ع]

وضو مین چار واجب ہین۔ (۱) بھوین یا ڈاڑھی یا موچھ اگر اِسقدر گھنی ہون کہ اُسکے نیچے کی جلد چھپ جائے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت مین اُسقدر بالون کا دُھونا واجب ہی جنسے جلد چھپی ہوئی ہی باقی بال جو جلد کے آگے بڑھ گئے ہین اُنکا دُھونا واجب نہین۔ (۲) کہنیون کا دُھونا۔ اگر ایک ہی جانب مین کسیکے دو ہاتھ ہون تو اُس دوسرے ہاتھ کی کہنیون کا دُھونا بھی واجب ہی بشرطیکہ دونون سے کام لے سکتا ہو ورنہ اگر دونون ملے ہوئے ہون تب بھی دوسرے ہاتھ کی کہنی کا دُھونا واجب ہی اور اگر ملے ہوئے نہ ہون توصرف اُسی ہاتھ کی کہنی کا دُھونا واجب ہی جو کام دیتا ہی۔ ہاتھ کے درمیان سے اگر دوسرا ہاتھ نکلا ہو تو اُسکے کہنی یا اُس حصہ کا جو کہنی کے مقابل ہو دُھونا واجب ہی۔

ع اگرچہ اکثر فقہاے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے وضو اور غسل کے احکام مین فرض اور واجب کی تفصیل نہین کی اور دونونکو ایک ہی جگہہ جمع کر دیا ہی بلکہ بعض نے واجبات کو بھی فرض ہی کے عنوان سے بیان کیا ہی اور بعض نے یہ بھی لکھدیا ہی کہ وضو اور غسل مین کوئی واجب نہین ہی مگر اسکی خاص وجہ یہ ہی کہ وضو اور غسل مین واجب اور فرض دونون عمل مین یکسان ہین یعنے جیسا فرض کے ترک ہونیسے وضو اور غسل نہین ہوتا ویسا ہی واجب کے ترک ہونیسے بھی نہین ہوتا مگر ہم نے اپنی اِس کتاب مین ناظرین کی آسانی کیلیے فرائض کو علحدہ بیان کیا ہی اور واجبات کو علحدہ لکھا ہی مثلاً فقہاے کرام نے دونون ہاتھون کا کہنیون سمیت دُھونا فرض لکھا ہی ہمنے فرائض مین صرف ہاتھونکا دُھونا لکھا ہی کہنیونکا دُھونا واجبات مین لکھا ہی ۱۲

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہی۔ اگر سر پر بال ہون تو صرف اُنھین بالون کا مسح کرنا واجب ہی جو چوتھائی سر پر ہون۔

(۴) دونون پیرون کے ٹخنون کا دُھونا واجب ہی اگر موزہ نہ پہنے ہو اگر ایک ہی جانب مین کسی شخص کے دو پیر ہون تو اُسمین بھی وہی تفصیل ہی جو کہنی کے بیان مین گذری

وضو کی سُنتین

وضو مین سُنت موکدہ پندرہ ہین۔

(۱) وضو اور اُسکے متعلقات مثل استنجا وغیرہ کے پہلے وضو کی نیت کرنا اور نیت یہ نہین ہو کہ زبان سے کچھ کہے بلکہ محض دل مین یہ ارادہ کرے کہ مین وضو محض ثواب اور خدا کی خوشی کے لیے کرتا ہون نہ اپنے ہاتھ منہ صاف کرنیکے لیے۔ (درمختار)

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ [a] پڑھکر وضو شروع کرنا

(۳) مُنہ دُھونے سے پہلے دونون ہاتھون کا مع گٹون کے ایکبار دُھونا۔ اور جب ہاتھون کو کہنیون تک دُھوئے تو ہاتھون کو پھر یہین سے دُھونا چاہیے۔

(۴) تین بار کُلّی کرنا لیکن پانی ہر بار نیا ہو اور منہ بھر کر ہو اور کُلّی مین اِسقدر مبالغہ کرے کہ پانی حلق کے قریب تک پہونچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہو اور اگر روزہ دار ہو تو اِسقدر مبالغہ نچاہیے۔

(۵) کُلّی کرتے وقت مسواک کرنا۔ مسواک کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ مسواک دہنے ہاتھ مین اِسطرح لے کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے اخیر کی انگلی اور درمیان مین اوپر کیجانب اور انگلیان رکھے اور مٹھی باندھکر نہ پکڑے اور پہلے اوپر کے دانتون کے طول مین داہنی طرف کرے پھر بائین طرف

[a] اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اور اُسکا شکر کرے کہ مجکو اُسنے اسلام سے مشرف کیا ۱۲

اِسی طرح پھر نیچے کے دانتون مین اسیطرح اور ایکبار مسواک کرنیکے بعد مسواک کو مُنھ سے نکالکر نچوڑدے اور از سرنو پانی سے بھگو کر پھر کرے اِسی طرح تین بار کرے اِسکے بعد مسواک کو دھوکر دیوار وغیرہ سے کھڑی کرکے رکھدے زمین پر ویسے ہی نہ رکھدے دانتونکی عرض مین مسواک نکرنا چاہیے -

مسواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کی نہو جو دانتونکو نقصان پونہچائے اور نہ ایسی تر اور نرم کہ میل کو صاف نہ کرسکے بلکہ متوسط درجے کی ہو نہ بہت نرم نہ بہت سخت - اُبھرنے درخت کی بھی نہ ہو - پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت کی مثل نیب وغیرہ کے ہو تو بہتر ہی لنبائی مین ایک بالشت کی ہونا چاہیے استعمال سے تراشتے تراشتے اگر کم ہوجائے تو مضائقہ نہین موٹائی مین انگوٹھے سے زیادہ نہو سیدھی ہو گرہ دار نہو -

اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہون تو کپڑے یا اونگلی سے مسواک کا کام لیا جائے -

(۶) ناک مین تین بار پانی لینا اور ہر بار نیا پانی ہو اور اِسقدر مبالغہ کیا جائے کہ پانی نتھنونکی جڑ تک پہونچ جائے بشرطیکہ روزہ دار نہو -

(۷) تین بار مُنہ دھونیکے بعد اُس شخص کو جو محرم عـــه نہ ہو تین بار ڈاڑھی کا خلال کرنا بشرطیکہ ڈاڑھی گھنی ہو خلال کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ دہنے چُلّو مین پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے کے بالونکی جڑون مین ڈالے اور ہاتھ کی پُشت گردن کی طرف کرکے اُنگلیان بالون مین ڈالکر نیچے سے اوپر کیجانب لیجائے -

(۸) ہاتھونکو اُنگلیونکی طرف سے دھونا نہ کُہنیونکی طرف سے -

عـــه محرم اُس شخص کو کہتے ہین جو حج یا عمرہ کے ارادہ سے احرام باندھے محرم نہ ہونیکی شرط اسلیے کی گئی کہ خلال کرنے مین بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہی اور محرم کو بال کا توڑنا منع ہی ۱۲

(۹) کہنیون تک تین بار ہاتھ دھونے کے بعد ہاتھون عـ۵ کی انگلیون کا تین بار خلال کرنا اور اُسکا طریقہ یہ ہی کہ ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی ہتیلی پر رکھکر اوپر کے ہاتھ کی اُنگلیان نیچے کے ہاتھ کی اُنگلیون مین ڈالکر کھینچ لے۔

(۱۰) تین بار پیر کے دُھونے کے وقت پیر کی اُنگلیون کا ہر بار خلال کرنا۔ پیر کی انگلیونکا خلال بائین ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے کرنا چاہیے اِس طرح کہ داہنے پیر کی اُنگلی سے شروع کرے اور بائین پیر کی چھوٹی اُنگلی پر ختم کرے۔

(۱۱) پورے سر کا ایکبار مسح کرنا۔ اُسکا طریقہ عـ۵ یہ ہی کہ دونون ہاتھ مع اُنگلیون اور ہتیلیونکے ترکرکے سر کے آگے کے حصے پر رکھکر آگے سے پیچھے لیجائے اور پھر پیچھے سے آگے لائے۔

(۱۲) سر کے مسح کے بعد کانون کا مسح کرنا لیکن کانون کے مسح کے لیے از سر نو ہاتھونکو تر نہ کرے بلکہ سر کے مسح کے لیے ترکرنا اِسکے لیے بھی کافی ہی ہان اگر سر کے مسح کے بعد عمامہ یا ٹوپی یا اور کوئی ایسی چیز چھوئے جس سے ہاتھونکی تری جاتی رہے تو پھر دوبارہ ترکرلے کانون کے مسح کا یہ طریقہ ہی کہ چھوٹی اُنگلی کو کان کے سُوراخ مین ڈالکر حرکت دے اور شہادت کی اُنگلی سے کان کے اندرونی حصے کو اور انگوٹھے سے انکے پشت پر مسح کرے (بھی)

(۱۳) ہر عضو کا تین بار اِسطرح دُھونا کہ ہر بار پورا دُھل جائے اور اگر ایک بار آدھا اور پھر دوسرے بار باقی دُھویا تو یہ دوبار نہ سمجھا جائیگا بلکہ ایک ہی بار سمجھا جائیگا۔

(۱۴) وضو اُسی ترتیب سے کرنا جس ترتیب سے لکھا گیا یعنی پہلے کلی پھر ناک مین پانی لینا

عـ۵ ہاتھ کی اُنگلیونکا خلال اُسوقت مسنون ہی کہ جب انگلیونکی گھائی مین پانی پہونچ جائے اور اگر پانی نہ پہونچے تو فرض ہی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا اور یہی کیفیت پیر کی اُنگلیونکے مسح کی بھی ہی ۱۲ عـ۵ بعض فقہا نے سر کے مسح کا دوسرا طریقہ بھی لکھا ہی لیکن صحیح اور آسان یہی ہی جو لکھا گیا ۱۲

پھر مُنہ دُھونا پھر داڑھی کا خلال پھر ہاتھون کا دُھونا پھر اُنگلیون کا خلال پھر سر کا مسح پھر کانون کا مسح پھر پیرون کا دھونا پھر پیر کی اُنگلیون کا خلال -

(۱۵) داہنے عضو کو بائین عضو سے پہلے دُھونا -

(۱۶) ایک عضو کے دُھونیکے بعد دوسرے عضو کے دُھونے مین اِسقدر دیر نکرنا کہ پہلا عضو باوجود ہوا اور جسم کے معتدل ہونیکے خشک ہوجائے - ہان اگر کسی ضرورت کیوجہ سے اِسقدر دیر ہوجائے تو مضائقہ نہین -

(۱۷) دُھونے کے وقت اعضا کو ہاتھ سے ملنا اور ہاتھ کا اعضا پر پھیرنا -

وضو کے مستحبات

وضو مین چودہ [۱۴] مستحب ہین -

(۱) وضو کرنیکے لیے کسی اونچے مقام پر بیٹھنا تاکہ مستعمل پانی جسم اور کپڑون پر نہ پڑے

(۲) وضو کرتے وقت قبلہ رو ہوکر بیٹھنا -

(۳) وضو کا برتن مٹی کا ہونا -

(۴) وضو کرنے مین کسی سے مدد نہ لینا یعنی دوسرے شخص سے اعضاے وضو کو نہ دُھلوانا بلکہ خود ہی دُھونا - اور اگر کوئی دوسرا شخص پانی دیتا جائے اور اعضا کو خود ہی دُھوئے تو کچھ مضایقہ نہین -

(۵) اعضا کو جہان تک دُھونا فرض یا واجب ہی اُس سے زیادہ دُھو ڈالنا -

(۶) داہنے ہاتھ سے کُلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا -

(۷) بائین ہاتھ سے ناک صاف کرنا -

(۸) انگوٹھی وغیرہ اگر ایسی ہو کہ جسم تک پانی پہونچنے سے منع نکرے تو

اُسکا حرکت دینا۔

(۹) کانونکے مسح کیوقت چھوٹی اُنگلی کا دونوں کانون کے سُوراخ مین ڈالنا۔

(۱۰) پیر دُھوتے وقت داہنے ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائین ہاتھ سے ملنا۔

(۱۱) جاڑون کے موسم مین پہلے ہاتھ پیرون کو تر ہاتھ سے ملنا تاکہ تمام عضو دُھوتے وقت پانی آسانی سے پہونچ جائے۔

(۱۲) ہر عضو دُھوتے یا مسح کرتے وقت بسم اللہ اور کلمۂ شہادت پڑھنا اور عبادت کی نیت کرنا

(۱۳) وضو مین اور وضو کے بعد جو دعائین حدیث شریف مین وارد ہوئی ہین اُنکا پڑھنا عـہ

(۱۴) وضو کے بچے ہوئے پانی کا کھڑے ہوکر پینا۔

وضو کے مکروہات

(۱) جو چیزین وضو مین مستحب ہین اُنکے خلاف کرنے سے وضو مکروہ ہوجاتا ہی

(۲) پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔

(۳) پانی کا اِسقدر کم خرچ کرنا کہ جس سے اعضا کے دُھونے مین نقصان ہو۔

(۴) حالت وضو مین کوئی دُنیا کی بات بلا عذر کرنا۔

(۵) بلا عذر دوسرے اعضا کا وضو مین دُھونا۔

(۶) مُنہ اور دوسرے اعضا پر زور سے چھینٹا مارنا۔

(۷) تین بار سے زیادہ اعضا کو دُھونا۔

(۸) نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔

(۹) وضو کے بعد ہاتھو نکا پانی جھٹکنا۔

عـہ یہ دُعائین وضو کے طریقے مین گذر چکین۔

معذور کا وضو

(۱) کسی مرض کیوجہ سے اگر کوئی حکیم حاذق کسی عضو کے دھونے کو منع کرے تو اُسکا دھونا فرض نہین بلکہ مسح کرے اگر مضر نہو ورنہ مسح بھی معاف ہے۔

(۲) وضو مین جن اعضا کا دھونا فرض ہے اگر اُن مین زخم ہو یا پھٹ گئے ہون یا درد وغیرہ ہو تو اگر ایسی حالت مین اُنپر پانی کا پہونچانا تکلیف دیتا ہوا ور نقصان نکرتا ہو تو دھونا فرض ہے ورنہ مسح کرے اور اگر مسح بھی نکر سکے تو ویسے ہی چھوڑ دے۔ (درمختار)

(۳) ہاتھ مین زخم ہو یا پھٹ گئے ہون جسکی وجہ سے وہ ہاتھون کو اور ہاتھون کے ذریعے سے دوسرے اعضا کو دھو نہ سکتا ہو اور نہ کسی دوسری تدبیر سے بقیہ اعضا کو دھو یا دھلوا سکے تو ایسی صورت مین وضو فرض نہین بلکہ تیمم کرے اگر کر سکے۔

(۴) ہاتھ پیر منہ پر اگر کسی وجہ سے دوا لگائی گئی ہو تو اُسی دوا پر پانی بہانا فرض ہے بشرطیکہ مضر نہو اور پانی بہا چکنے کے بعد اگر وہ دوا خود بخود چھوٹ جائے یا چھڑا ڈالی جائے تو اگر اچھے ہونیکی وجہ سے چھوٹی یا چھڑائی گئی ہے تو مسح باطل ہو جائیگا یعنی اُن اعضا کو دھونا پڑیگا۔

(۵) کسی شخص کے ہاتھ مع کہنیون کے یا پیر مع ٹخنون کے کٹ گئے ہون تو ایسی حالت مین ہاتھ پیر کا دھونا فرض نہین اور منہ اگر کسی طریقے سے دھو سکتا ہو اور سر کا مسح کر سکتا ہو تو کرے ورنہ وہ بھی فرض نہین بلکہ منہ کو بارادۂ تیمم دیوار وغیرہ پر ملے۔

(۶) کسی شخص کے پیر یا ہاتھ کٹ گئے ہون لیکن کہنی یا اُس سے زیادہ اور ٹخنے یا اُس سے زیادہ موجود ہون تو ایسی حالت مین کہنی اور ٹخنے کا دھونا واجب

ہی اور اُسکے نیچے کے حصے کا دُھونا فرض ہی۔

(۷) ہاتھ مع کہنیون کے یا پیر مع ٹخنون کے کٹ گئے ہون اور مُنہ زخمی ہو اور مُنہ کا دُھونا یا مسح کرنا ممکن نہو تو ایسی حالت مین وضو فرض نہین رہتا۔

(۸) جو شخص کسی وجہ سے دونون کانون کا مسح ایک دفع ساتھ ہی نکر سکے مثلاً اُسکے ایک ہی ہاتھ ہو یا ایک ہاتھ بیکار ہو تو اُسکو چاہیے کہ پہلے داہنے کان کا مسح کرے پھر بائین کان کا۔

(۹) وضو کے اعضا مین کوئی عضو ٹوٹ جائے یا زخمی ہو جائے یا اور کسی وجہ سے اُسپر پٹی باندھی جائے تو اُسکی تین صورتین ہین۔

پہلی صورت پٹی کا کھولنا مضر ہو خواہ جسم کا دُھونا مضر ہو یا نہو جیسے ٹوٹے ہوئے ہاتھ پر کی پٹی کا کھولنا مضر ہوتا ہی۔ تو ایسی حالت مین اگر پٹی پر مسح کرنا نقصان نہ کرے تو تمام پٹی پر مسح کرے خواہ وہ پٹی زخم کے برابر ہو یا زخم سے زیادہ اور جسم کے صحیح حصے پر بھی ہو اور اگر مسح بھی نقصان کرے تو ایسے ہی چھوڑ دے۔

دوسری صورت پٹی کا کھولنا مضر نہو لیکن کھولنے کے بعد وہ خود نہ باندھ سکے اور نہ کوئی ایسا شخص ہو جو باندھ سکے تو ایسی حالت مین مسح کرے بشرطیکہ نقصان نکرے ورنہ مسح بھی معاف ہی۔

تیسری صورت پٹی کا کھولنا مضر نہو اور نہ کھولنے کے بعد باندھنے کی دقت ہو تو ایسی حالت مین اگر زخم کا دھونا نقصان نکرے تو پٹی کھولکر تمام عضو کو دھوئے اور اگر زخم کا دھونا نقصان کرے تو زخمی حصے کو چھوڑ کر باقی عضو کو دھوئے بشرطیکہ مضر نہو اور زخمی حصے پر اگر مسح نقصان نکرے تو مسح کرے ورنہ پٹی باندھکر پٹی پر مسح کرے بشرطیکہ مضر نہو اور اگر مضر ہو تو مسح معاف ہی۔

(۱۰) پٹی اگر اس طرح بندھی ہوئی ہو کہ درمیان مین جسم کا وہ حصہ بھی آگیا ہو جو صحیح ہی تو اسپر بھی مسح کرے بشرطیکہ پٹی کھولنا یا کھولکر اُس جسم کا دھونا مضر ہو۔

(۱۱) پٹی پر اگر پٹی باندھ دی جائے تو اُس پر بھی مسح درست ہی۔

(۱۲) اگر کسی شخص کو کوئی ایسا مرض ہو جس مین وضو کی توڑنے والی چیزین برابر جاری رہتی ہون یعنی اُسکو کسی نماز کے وقت اتنی مہلت نہ ملتی ہو کہ وہ اُس مرض سے خالی ہو کر نماز پڑھ سکے تو ایسے شخص کو ہر نماز کے وقت نیا وضو کرنا چاہیے اسلیے کہ اُسکا وضو نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہی - جو مرض اُسکو ہی اُس سے نہین ٹوٹتا اور نماز کا وقت آنے سے نہین ٹوٹتا - اگر کسی ایسے شخص نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا اور سوا اُس مرض کے اور کوئی وضو کی توڑنے والی چیز نہین پائی گئی تو ظہر کا وقت آنے سے اُسکا وضو نجائیگا ہان ظہر کا وقت جانے سے اُسکا وضو ٹوٹ جائیگا اور عصر کیواسطے اُسکو دوسرا وضو کرنا ہوگا - پھر جبتک اُسکا وہ مرض بالکل دفع نہ ہو جائے یعنی ایک نماز کا پورا وقت اُسکو ایسا ملے کہ جس مین وہ مرض ایک دفعہ بھی نپایا جائے وہ شخص معذور سمجھا جائیگا مثال کسیکی آنکھ سے کیچ (میل) آتی ہو اور ہر وقت آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو کسیکو سلس البول ہو یعنی ہر وقت اُسکا پیشاب جاری رہتا ہو - کسیکو خروج ریح کا مرض ہو یعنی اُس کے مشترک حصے سے ہر وقت ہوا نکلتی ہو - کسیکو استطلاق بطن کی بیماری ہو یعنی اُس کے مشترک حصے سے ہر وقت پاخانہ جاری ہو - کسیکے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ یا پانی جاری ہو - کسیکو نکسیر کا مرض ہو یعنی اُسکی ناک سے ہر وقت خون آتا ہو - کسیکے خاص حصے سے منی یا مذی ہر وقت بہتی ہو کسیکی عورت کو استحاضہ ہو[ع]

ع۱۵ استحاضہ کی صورتین حیض اور نفاس کے بیان مین آئینگی ۱۲

وضو دو قسم کی چیزون سے ٹوٹتا ہی

وضو جن چیزون سے ٹوٹتا ہی اُنکی دو قسمین ہین ایک وہ جو انسان کے جسم سے نکلین دوسری وہ جو اُسکو طاری ہون جیسے بیہوشی اور سُونا وغیرہ۔

پہلی قسم کی دو صورتین ہین ایک وہ جو خاص حصہ اور مشترک حصہ سے نکلے جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ۔ دوسری وہ جو جسم کے باقی مقامات سے نکلے جیسے قے خون وغیرہ

پہلی قسم کی پہلی صورت

(۱) زندہ آدمی کے خاص حصے سے کوئی چیز سوا ہوا کے نکلے تو وضو ٹوٹ جائیگا خواہ وہ چیز پاک ہو جیسے کنکر پتھر کیڑا وغیرہ یا ناپاک ہو جیسے پاخانہ پیشاب مذی وغیرہ۔

(۲) مرد یا عورت اگر اپنے خاص حصے مین کپڑا روئی وغیرہ رکھین اور یہ کپڑا پیشاب سے تر ہو جائے اور کپڑے کے باہر کی جانب مین اُسکا اثر معلوم ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا بشرطیکہ یہ کپڑا وغیرہ خاص حصے کے اندر چھپ گیا ہو[ع] حاصل یہ کہ نجاست کے نکلنے سے وضو اُسوقت جاتا ہی کہ جب وہ نجاست جسم سے جُدا ہو جائے یا ظاہر ہو۔

(۳) زندہ آدمی کے مشترک حصے سے اگر کوئی چیز نکلے خواہ پاک ہو جیسے کنکر پتھر ہوا وغیرہ یا ناپاک ہو جیسے پاخانہ وغیرہ تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۴) اگر کسی عورت کا خاص حصہ مشترک حصے سے ملکر ایک ہو گیا ہو تو اُسکے جس حصے سے ہوا نکلے وضو ٹوٹ جائیگا اِس لیے کہ اُسکے دونون حصون

ع یہ قید اِس لیے کہ اگر چھپ جائیگا تو پھر تر ہونے سے وضو نجائیگا۔

مین اب فرق باقی نہین رہا۔

(۵) اگر کسی شخص کے جسم مین مرد اور عورت دونون کے اعضا ہون اور اُسکا مرد یا عورت ہونا متعین نہو تو اُسکے جس عضو سے ہوا نکلے وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۶) اگر کسی شخص کے مشترک حصہ کا کوئی جز باہر نکل آئے جسکو ہمارے عرف مین کانچھ نکلنا کہتے ہین تو اُس سے وضو جاتا رہیگا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعے سے اندر پہونچا یا جائے۔

(۷) اگر کوئی چیز مشترک یا خاص حصے سے کچھ نکلکر پھر اندر چلی جائے تو وضو ٹوٹ جائیگا۔ **مثال** عورت کے خاص حصے سے لڑکے کا کوئی جز مثل سر وغیرہ کے نکلکر پھر اندر چلا جائے خواہ وہ جز جو باہر نکلا تھا نصف ہو یا نصف سے کم یا زیادہ بشرطیکہ خون نہ نکلے۔ مرد یا عورت کے مشترک حصے سے پاخانہ وغیرہ کا کوئی حصہ باہر نکلکر اندر چلا جائے۔ اور اسیطرح آنت وغیرہ کا کوئی حصہ باہر نکلکر اندر چلا جائے۔

(۸) اگر کسی کے مشترک یا خاص حصے کے قریب زخم ہوکر یا اور کسی طرح کوئی سوراخ ہو جائے تو اُسکا وہی حکم ہوگا جو اُس حصے کا ہے بشرطیکہ اُس سوراخ سے وہ نجاست عادۃً نکلتی ہو جو اُسکے قریب کے حصے سے نکلتی ہے **مثال** مشترک حصے کے قریب ہو اور اُس سے پاخانہ نکلتا ہو خاص حصے کے قریب ہو اور

ع اس مسئلے مین فقہائے کرام کا اختلاف ہے اکثر یہ کہتے ہین کہ اگر خود بخود اندر چلا جائے تو وضو نجائیگا اور بعض یہ کہتے ہین کہ ہر حال مین جاتا رہیگا لیکن وضو کا ٹوٹنا روایت کے موافق ہے۔ ع یہ شرط اِس لیے کیگئی کہ اگر خون نکل آئیگا تو حدث اکبر ہو جائیگا اور اُسکا حال آگے لکھا جاتا ہے۔ ۱۲

اُس سے پیشاب وغیرہ نکلتا ہو۔

(۹) اگرکسی کے مشترک حصے مین کوئی چیز مثل لکڑی یا اُنگلی یا کپڑے وغیرہ کے ڈالی جائے یا عمل (حقنہ) لیا جائے خواہ وہ خود ڈالے اور لے یا کوئی دوسرا تو جب وہ چیز باہر نکلیگی وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۱۰) منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا۔ مثال کسی شخص نے کوئی بوجھ اُٹھایا یا کسی اونچے مقام سے گر پڑا اور اِس صدمہ سے منی بغیر شہوت خارج ہوگئی۔

(۱۱) جن چیزون کے نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہی جیسے حیض نفاس منی وغیرہ اُنسے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہی۔

پہلی قسم کی دوسری صورت

(۱) زندہ آدمی کے جسم سے اگر خون یا پیپ یا اور کوئی ناپاک چیز نکلے تو وضو ٹوٹ جائیگا بشرطیکہ وہ چیز انسان کے جسم سے ٹپک جائے یا اپنے مقام سے بہکر اُس مقام پر پہونچ جائے جسکا دُھونا وضو یا غسل مین فرض یا واجب ہی۔

(۲) اگرکسی زندہ آدمی کے جسم سے کوئی ناپاک چیز نکلے اور اپنے مقام سے نہ بہے مگر ایسی ہو کہ اگر جسم پر چھوڑ دی جائے تو ضرور اپنی جگہ سے

عہ یہ شرط اِس لیے کیگئی کہ اگر شہوت سے نکلیگی تو غسل بھی واجب ہو جائیگا اور اُسکا بیان آگے کیا گیا ہی

عہ پہلی قسم کی دوسری صورت سے امام صاحب کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی امام شافعی کے نزدیک نہین۔ امام صاحب کے موافق احادیث بھی ہین اور یہی مذہب ہی عشرہ مبشرہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور بڑے بڑے تابعین کا رضی اللہ عنہم۔ دیکھو امام صاحب کا مذہب کیسا روایت و درایت کے موافق ہی۔ امام صاحب کی دلیل عقلی بھی بہت پاکیزہ ہی اگر دقیق نہوتی اور تفصیل مین طول کا خوف نہوتا تو مین اُسکو ہدیۂ ناظرین کرتا۔ ۱۲

بهکر دوسری جگہ چلی جائے تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۳) زخم سے خون یا پیپ نکلے یا نکالا جائے اور زخم ایسی جگہ ہو جسکا دھونا مضر نہو تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۴) فصد مین اگر خون اپنے مقام سے نکلے لیکن جسم کے کسی حصے پر نہ بہے تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۵) جوک یا کھٹمل یا اور کوئی جانور اگر اسقدر خون پئے کہ وہ اگر جسم پر چھوڑا جائے تو اپنی جگہ سے بہکر دوسری جگہ چلا جائے تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۶) خون ناک سے نکلکر نتھنے[ؔ] مین آجائے تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۷) اگر زخم سے ذرا ذرا سا خون یا پیپ کئی بار نکلے اور ہر بار کپڑے سے صاف کر دیا جائے یا مٹی وغیرہ ڈالکر خشک کر دیا جائے تو ہر بار جو نکلا ہی وہ اگر اسقدر ہو کہ اگر نہ پوچھا جاتا تو اپنی جگہ سے بہکر دوسری جگہ چلا جاتا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۸) زخم پر پٹی باندھ دی گئی ہو اور خون یا پیپ پٹی کے اوپر سے ظاہر ہو تو اگر اس قدر ہو کہ اگر پٹی نہ بندھی ہوتی تو اپنی جگہ سے بہکر دوسری جگہ چلا جاتا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۹) دماغ یا پیٹ یا مُنہ سے اگر مُنہ کیطرف سے خون سائل نکلے تو وضو ٹوٹ جائیگا خواہ مُنہ بھر کر ہو یا نہین۔

(۱۰) اگر کسی کے مُنہ یا ناک سے خون تھوک یا ناک کے لعاب کے ساتھ ملا ہوا نکلے

ؔ نتھنا ناک کے اُس حصے کو کہتے ہین جو نرم ہی یہان تک خون آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اسلیے نتھنا جسم کا ایسا حصہ ہی جسکا دُھونا غسل مین واجب ہی۔ ۱۲

تو وضو ٹوٹ جائیگا بشرطیکہ خون[ع۵] غالب ہو یا برابر اور یہی حکم پیپ کا ہی یعنی اگر پیپ تھوک وغیرہ سے غالب یا برابر ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۱۱) تھوک اور پاک شی کے سوا اگر کوئی ناپاک شی قی مین نکلے تو وضو ٹوٹ جائیگا بشرطیکہ ایک متلی سے ہو اور مُنہ بھر کر ہو خواہ وہ خون بستہ ہو یا پت ہو ن یا کھانا۔

(۱۲) اگر خون بستہ یا پت کھانا وغیرہ کسی پاک شی کے ساتھ ملکر نکلین جیسے تھوک بلغم وغیرہ تو اگر تھوک کم ہو یا برابر تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

(۱۳) اگر ایک[ع۵] متلی سے کئی بار تھوڑی تھوڑی سی قی ہو اور ہر بار کی قی سے منہ نہ بھر سکے مگر سب دفعہ کی قی اگر ملائی جائے تو منہ بھر کر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائیگا

(۱۴) کسی شخص کی آنکھ سے کیچ (میل) اور کبھی کبھی آنکھون سے پانی بہتا ہو تو اُسکا وضو پانی بہنے سے ٹوٹ جائیگا۔

(۱۵) جسم کے کسی حصے سے سپید پانی نکلے اور اُسکے نکلنے سے انسان کو تکلیف ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا خواہ ظاہر مین کوئی زخم معلوم ہوتا ہو یا نہین اور اگر اُسکے نکلنے سے تکلیف نہو مگر کوئی طبیب حاذق تجویز کرے یا اور کسی طریقے سے معلوم ہو جائے کہ یہ پیپ ہے اور کسی زخم سے آئی ہی تب بھی وضو ٹوٹ جائیگا

ع۵ خون کا غالب یا برابر ہونا رنگ سے معلوم ہوتا ہی اگر سرخ رنگ ہی تو خون غالب یا برابر سمجھا جائیگا اور اگر زرد رنگ ہی تو تھوک غالب ہی (تبئین الحقائق) ع۵ ایک متلی کی شرط اس لیے کی گئی کہ اگر متلی بدلجائے تو وضو نجائے گا جیسا کہ آگے بیان ہوگا طبیعت مالش کرے اور پھر سکون ہو جائے یعنی متلی باقی رہے اور پھر طبیعت مالش کرے تو یہ دوسری متلی سمجھی جائیگی اور جبتک وہ پہلی مالش دفع نہو ایک ہی متلی سمجھی جائیگی۔ ۱۲ (تبئین الحقائق شرح کنز الدقائق)

دوسری قسم

(۱) جن حالتون مین ہوش حواس درست نہین رہتے اُنمین وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
مثال (۱) چت یا پٹ یا کروٹ یا اور کسی ایسی ہیأۃ پر سُو جائے کہ جس مین سُرین زمین سے علیحدہ ہوجائین خواہ وہ شخص سُوئے جسکو خروج ریح کا مرض ہو یا اور کوئی۔ (۲) نماز اور تلاوت اور شکرانہ کے سجدون کے سوا کسی اور سجدے مین ہیأۃ مسنونہ کے خلاف سُوجائے۔ (۳) جو مریض لیٹ کر نماز پڑھتا ہو وہ نماز مین سوجائے۔ (۴) خارج نماز مین دوزانو بیٹھکر سوجائے خواہ رانون پر سر رکھکر یا اور کسی طرح بشرطیکہ دونون ایڑی زمین سے علیحدہ ہون (۵) جو شخص زمین پر اِس طرح بیٹھا ہو کہ سُرین زمین سے علیحدہ ہون وہ اگر سُوجائے اور سُونے کی حالت مین زمین پر اِس طرح گرے کہ سرین زمین سے علیحدہ ہوجائین تو وہ اگر زمین پر گرنے کے پہلے بیدار نہو تو وضو ٹوٹ جائیگا۔ (۶) کسی مرض یا صدمے وغیرہ سے بیہوش ہوجائے۔ (۷) کسی نشیلی چیز کے استعمال سے نشہ پیدا ہو۔

(۲) کسی بالغ کا مرد ہو یا عورت بحالت بیداری جنازے کے سوا اور کسی نماز مین قہقہہ؎ مارنا۔

(۳) دو بالغ آدمیون کی شرمگاہین بشہوت ملجائین خواہ دونون مرد ہون یا عورت یا ایک مرد اور دوسری عورت بشرطیکہ درمیان مین کوئی ایسی چیز حائل نہو جسکی وجہ سے ایک کو دوسرے کے جسم کی حرارت محسوس نہ ہوسکے۔

؎ قہقہہ وہ ہنسی جس مین کم سے کم اسقدر آواز ہو کہ پاس کا آدمی سُن سکے ۱۲۔

وضو جن چیزون سے نہین ٹوٹتا

(۱) نماز مین سونے سے وضو نہین ٹوٹتا خواہ قصداً سوئے یا بے قصد سُرین زمین سے جدا ہون یا نہین۔

(۲) اگر کسی شی سے ٹیک (سہارا) لگا کر سو جائے لیکن سُرین زمین پر رہین تو وضو نجائیگا اگرچہ ٹیک عہ اسطرح لگائے کہ اگر وہ شی جسپر ٹیک لگائے ہی علٰحدہ کر دیجائے تو سُرین زمین سے علٰحدہ ہو جائین۔

(۳) سجدہ مین سونے سے وضو نہین جاتا خواہ سجدہ نماز کا ہو یا تلاوت کا یا شکرانہ کا

(۴) نماز اور تلاوت اور شکرانے کے سجدہ کے سوا کسی اور سجدہ مین سونے سے وضو اُسوقت نہ ٹوٹے گا جبکہ یہ سجدہ اُسی ہیأۃ سے کیا جائے جس ہیأۃ سے مسنون ہی لیکن یہ شرط مرد کے لیے ہی نہ عورت کے لیے عورت کا وضو غیر مسنون سجدہ مین سونے سے بھی نہ جائیگا۔

(۵) اگر کوئی شخص زمین پر بیٹھکر اسطرح سو جائے کہ سُرین زمین سے علٰحدہ نہون

عہ یہ باب ہم نے اِسلیے قائم کیا کہ بعض صورتین اِسمین ایسی آئینگی جن مین ہمارے امام صاحب کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہی اور دوسرے ائمہ کے نزدیک نہین ٹوٹتا اور ایسی صورتونکے بیان کرنیکی ہمکو دو وجہ سے ضرورت ہی۔ ہم مستحبات مین لکھ چکے ہین کہ جن صورتون مین ہمارے یہان وضو ٹوٹ جاتا ہی اور دوسرے ائمہ کے نزدیک نہین ٹوٹتا ہی اُن مین وضو مستحب ہی لہذا اگر ہم یہ باب نہ قائم کرتے تو وہ صورتین ہمارے عزیز ناظرین کو کیسے معلوم ہوتین اور یہ بھی ہمکو دکھلانا ہی کہ امام صاحب کا مذہب کیسا درایت و روایت کے موافق ہی اور ہمکو یہ بھی منظور ہی کہ ہمارے عزیز ناظرین فقیہ بنجائین ۱۲ عہ ایسی حالت مین صاحب ہدایہ نے وضو ٹوٹنے کو لکھا ہی مگر صحیح نہین صحیح یہی ہی کہ نہین ٹوٹتا۔ ۱۲ عہ سجدہ کی مسنون ہیأۃ کا بیان نماز کے بیان مین ہوگا۔ ۱۲

پھر وہ نیند ہی مین زمین پر گر پڑے تو اُسکا وضو نجائے گا بشرطیکہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی بیدار ہوجائے۔

(۶) اُونگھنے سے وضو نجائے گا۔

(۷) اگر کسیکی حواس مین خلل ہوجائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہونچا ہو تو وضو نجائے گا۔

(۸) نابالغ کے قہقہہ سے وضو نہین ٹوٹتا اگرچہ نماز مین ہو

(۹) نماز مین اگر کوئی شخص سوجائے اور سونے کی حالت مین قہقہہ لگائے تو وضو نجائیگا۔

(۱۰) جنازہ کی نماز اور تلاوت کے سجدے مین قہقہہ لگانے سے وضو نہین جاتا بالغ ہو یا نابالغ۔

(۱۱) ضحک[ع] اور تبسّم[ع] سے وضو نہین ٹوٹتا اگرچہ نماز مین ہو۔

(۱۲) مرد یا عورت اپنے خاص حصے مین تیل یا کوئی دوا یا پانی ڈالین پچکاری سے یا اِسیطرح اور وہ باہر نکل آئے تو اُس سے وضو نہ ٹوٹے گا اِس لیے کہ خاص حصے مین نجاست نہین رہتی تاکہ یہ احتمال ہو کہ یہ تیل وغیرہ اُس نجاست پر ہوکر واپس آیا۔

(۱۳) ڈکار آنے سے وضو نہین جاتا خواہ بُودار ہو یا نہ ہو۔

(۱۴) کان سے یا جسم کے کسی حصہ سے کوئی ایسی چیز نکلے جسکے نکلنے سے تکلیف نہو اور کسی طریقے سے زخم کا ہونا معلوم نہو تو وضو نجائیگا مثال کان سے میل نکلے یا جسم

[ع] ضحک وہ ہنسی جسمین ایسی خفیف آواز ہو کہ پاس کا آدمی سن سکے ۱۲ [ع] تبسم وہ ہنسی جسمین بالکل آواز نہو جسکو ہمارے عرف مین مسکرانا کہتے ہین ۱۲

سے کسی حصے سے سپید پانی نکلے۔

(۱۵) عورت کی پستان سے دُودھ نکلنے سے وضو نہین جاتا خواہ وہ دُودھ خود ٹپکے یا نچوڑا جائے یا لڑکا چُوسے۔

(۱۶) ناک سے اگر خون نکلے مگر اُس مقام تک پہونچے جو نرم ہی تو وضو نجائیگا

(۱۷) اگر کوئی شخص کسی چیز کو دانت سے کاٹے یا پکڑے اور اُسپر خون کا اثر پایا جائے تو کپڑا یا ہاتھ داننون پر رکھکر دیکھا جائے اگر اُسپر خون نہ نکلے تو وضو نہ جائیگا۔

(۱۸) کسی مرد یا عورت کا ستر دیکھنے سے یا خود برہنہ ہو جانے سے یا اپنا ستر دیکھنے سے وضو نہ جائیگا۔

(۱۹) مرد کو عورت یا عورت کا خاص حصہ یا کسی کا مشترک حصہ یا اپنا خاص حصہ یا مشترک حصہ چھونے سے وضو نجائیگا اور اسیطرح عورت کا وضو مرد یا مرد کا خاص حصہ یا مشترک حصہ یا اپنا خاص حصہ یا مشترک حصہ چھُونے سے نجائیگا۔

عہ جسکو ہمارے عرف مین تھنا کہتے ہین فارسی مین نرمہ بینی - ۱۲ عہ اس مسئلے مین ہمارے سردار اور مولے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سخت اختلاف ہی وہ فرماتے ہین کہ مرد کو اپنا خاص حصہ یا عورت کا خاص حصہ یا کسی کا مشترک حصہ چھُونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے- ہمارا جی چاہتا ہی کہ ہم یہان امام شافعی اور اُنکے مقلدین کے پر زور دلائل نقل کرکے اُن جوابات کا ذکر کرین جو ہمارے مقدس فقہاء کے مبارک دماغون سے نکلے ہین لیکن طول کا خوف ہی اور اگر صرف یہی کرین کہ امام صاحب کے اِس مذہب پر روایت اور درایت کے طریقے سے کچھ دلائل دین تب بھی بہت طول ہو جائیگا لہذا ہم صرف اسی قول پر اکتفا کرتے ہین کہ امام صاحب کا مذہب روایت اور درایت دونون قاعدون سے بہت پُر زور اور قابل قبول ہی اور صاحب شریعت کی جانب سے منصور ہی واللہ اعلم بالصواب ۱۲

(۲۰) اگر کوئی مرد یا عورت اپنے خاص حصہ مین کوئی چیز مثل روئی کپڑے وغیرہ کے رکھ لین اور نجاست اندر سے نکلکر اُس کپڑے کو تر کر دے تو وضو نجائےگا بشرطیکہ کپڑے کے باہر جانب اُس نجاست کا کچھ اثر نہ ہو یا وہ کپڑا اُس خاص حصہ مین اس طرح رکھا ہوا ہو کہ باہر سے نظر نہ آوے۔ **مثال** کسی مرد نے اپنے خاص حصہ مین روئی رکھ لی اور پیشاب یا منی نے اپنے مقام سے آکر اُس روئی کو تر کر دیا مگر اُس روئی کا وہ حصہ جو باہر سے دکھلائی دیتا ہی تر نہین ہوا یا وہ روئی اُس خاص حصہ مین ایسی چھپی ہوئے ہو کہ باہر سے بالکل نہین نظر آتی تو اِس صورت مین اگر پوری روئی تر ہو جائے تب بھی اُس مرد کا وضو نہ جائیگا۔ کسی عورت نے اپنے خاص حصہ مین روئی یا کپڑا رکھ لیا اور پیشاب یا حیض نے اپنے مقام سے آکر اُس روئی یا کپڑے کو تر کر دیا مگر روئی یا کپڑے کا وہ حصہ جو باہر سے دکھلائی دیتا ہی تر نہین ہوا یا وہ روئی کپڑا اُس خاص حصہ مین ایسا چھپ گیا ہو کہ باہر سے نظر نہ آتا ہو تو اِس صورت مین اگر پوری روئی یا کپڑا تر ہو جائے تب بھی اُس عورت کا وضو نجائیگا

(۲۱) اگر کوئی مرد یا عورت اپنے مشترک حصہ مین روئی یا کپڑا وغیرہ رکھ لین اور اُس روئی وغیرہ کا وہ حصہ جو اندر ہی نجاست سے تر ہو جائے مگر وہ حصہ جو باہر ہی تر نہ ہو یا وہ بھی تر ہو جائے اور وہ روئی وغیرہ مشترک حصہ مین ایسی چھپ گئی ہو کہ باہر سے نظر نہ آتی ہو تو اِن سب صورتون مین وضو نجائیگا۔

(۲۲) اگر کوئی شخص کسی مُردہ یا جانور کے ساتھ بُرا کام کرے تو اُسکا وضو نجائیگا جب تک کہ مذی یا منی نہ نکلے۔

(۲۳) اگر کسی نابالغ کے ساتھ یہ فعل کیا جائے تب بھی بغیر مذی یا منی کے

نکلے ہوئے وضو نجائیگا بشرطیکہ وہ نابالغ ایسا نابالغ ہو کہ اُسکے ساتھ کرنے مین مشترک حصہ اور خاص حصے کے ملجائیگا خوف ہو۔

(۲۳) منی اپنے مقام سے نکلی مگر اُس نے اپنے خاص حصہ کو اِس زور سے دبالیا کہ منی باہر بالکل نہ نکلی تو وضو نجائیگا۔

(۲۴) اگر دو شخص اپنے جسم کے حصونکو ملاوین مگر درمیان مین مثل موٹے کپڑے وغیرہ کے کوئی ایسی چیز حائل ہو جو ایک کو دوسرے کے جسم کی حرارت محسوس نہ ہونے دے تو وضو نجائیگا خواہ دونون مرد ہون یا دونون عورت یا ایک عورت اور دوسرا مرد بالغ ہون یا نابالغ۔

(۲۵) آنکھ کے اندر اگر خون یا پیپ بہے اور آنکھ سے باہر نہ آئے تو وضو[عہ] نجائیگا۔

(۲۶) زخم سے خون وغیرہ نکلکر زخم ہی مین رہے اور زخم ایسا ہو جسکا دھونا نقصان کرے تو وضو نجائیگا۔

(۲۷) ہمیشہ شراب پینے والے کے بدن سے اگر پسینا نکلے تو اُس سے بھی وضو نجائیگا[عہ]

(۲۸) زخم سے اگر کیڑا یا گوشت کا ٹکڑا گر پڑے یا ہوا نکلے تو وضو نجائیگا۔

(۲۹) تھوک یا بلغم اگر کسی ایسی شی کے ساتھ مثل کھانے یا پت یا ایسی شی کے ساتھ جو قی مین نکلے اور پاک ہو نکلے تو اِس صورت مین اگر تھوک اور بلغم زیادہ ہو اور وہ چیز کم اور اِسقدر ہو جس سے مُنہ نہ بھر سکے تو وضو نجائیگا۔ اور تھوک اور بلغم اور وہ چیز برابر ہو مگر دونون مین کوئی اِسقدر نہ ہو جس سے مُنہ بھر سکے تب بھی وضو نجائیگا۔

عہ اِس لیئے کہ آنکھ جسم کا ایسا حصہ ہی جسکے پاک کرنیکا نہ وضو مین حکم ہی نہ غسل مین ۔۱۲ عہ ایسی حالت مین بعض فقہاء لکھتے ہین کہ وضو جاتا رہتا ہی مگر صحیح یہ ہی کہ نہین جاتا ۔۱۲

(۳۰) اگر کوئی پاک چیز قے مین نکلے جیسے کیڑا وغیرہ تب بھی وضو نجائیگا۔

(۳۱) اعضاے وضو پر اگر زخم ہو اور وضو کے بعد اُس زخم کے اوپر کی کھال جُدا کر دیجائے تو اس سے وضو نجائیگا نہ اُس مقام کے دوبارہ دُھونیکی ضرورت ہوگی خواہ جلد کے جُدا کرنیسے تکلیف^عہ^ ہو یا نہو

(۳۲) وضو کرنیکے بعد اگر سر یا ڈاڑھی کے بال یا بھوین منڈوادی جائین تو اس سے وضو یا سر کا مسح باطل نہوگا یعنے اسکے بعد دوبارہ وضو یا سر کے مسح یا اُس مقام کے دُھونیکی جہان کے بال مُنڈوائے گئے ہین حاجت نہین۔

(۳۳) بڑھے ہوئے ناخون اگر وضو کے بعد کٹوا دیئے جائین تو وضو نجائیگا اور نہ اُس مقام کے دوبارہ دھونیکی ضرورت ہوگی جو ناخون کٹ جانیسے کھل گیا ہے

(۳۴) پاک چیز کے جسم سے نکلنے سے وضو نہین جاتا جیسے آنکھونسے آنسو یا جسم سے پسینا

(۳۵) محض تھوک یا بلغم اگر منہ سے نکلے تو وضو نجائیگا خواہ کتنا ہی کیون نہو۔

(۳۶) ڈکار آنے سے وضو نہین جاتا اگرچہ بو دار ہو۔ تبئین۔

(۳۷) کوئی گناہ کرنے سے یا کافر ہوجانے سے (نعوذ باللہ منہ) وضو نہین جاتا

(۳۸) اونٹ^عہ^ کا گوشت یا اور کوئی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہین جاتا۔

مثال کسی نے وضو کیا اُسکے بعد اپنے کسی بھائی کی غیبت کی یا جھوٹ بولا یا کافر ہوگیا (معاذ اللہ منہ) تو اُسکا وضو نجائیگا یعنی وہ غیبت کرنیوالا اور جھوٹ بولنے والا اور وہ کافر بعد مسلمان ہونیکے اُسی وضو سے بشرطیکہ اور کسیطرح سے نہ ٹوٹا ہو نماز پڑھ سکتا ہے

عہ بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جلد کے جُدا کرنیسے اگر تکلیف نہو تو اُس مقام کا دوبارہ دُھونا فرض ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ہر حالت مین دُھونا فرض نہین خواہ تکلیف ہو یا نہو واللہ تعالےٰ اعلم ۱۲

عہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو چلا جاتا ہے ۱۲

موزون کا مسح

ہم وضو کے چوتھے فرض مین لکھ چکے ہین کہ وضو کا چوتھا فرض دونون پیرون کا ٹخنون تک ایک مرتبہ دُھونا بشرطیکہ موزے پہنے ہوئے نہو۔ اور اگر موزے پہنے ہو تو اُسکا حکم وہان نہین بیان کیا گیا لہذا اب ہم اُسکا حکم لکھتے ہین۔

اگر کوئی شخص پیرون مین موزے پہنے ہو تو اُسپر پیرون کا دُھونا فرض نہین بلکہ بجاے پیرونکے دُھونیکے صرف ایک ایکمرتبہ دونون موزونکا مسح کافی ہی درصورتیکہ مسح کے سب شرائط پائے جائین جنکی تفصیل آگے معلوم ہوگی۔

وضو کیوقت پیرون سے موزونکا اوتار کر پیرون کا دُھونا اور پھر موزون کا پہننا مشقت سے خالی نہ تھا خصوصاً عجلت کے اوقات مین اور اُس مُلک کے لوگون کو جہان موزے پہننے کا عموماً دستور ہی جیسے عرب اور ترکستان اور اکثر بلاد عجم اس لیے منعم حقیقی نے محض اپنے لطف و کرم سے اس مشقت کو معاف[عـہ] فرمادیا اور بجاے اُسکے صرف ایک ایک مرتبہ دونون موزون کے مسح کو قائم فرمایا اور اپنی حکمت بالغہ سے اُسکے لیے چند شروط مقرر فرمائے جو یہان بیان کیے جاتے ہین موزونکا مسح اِسی اُمت کے ساتھ خاص ہی اگلی امتین اِس انعام مین شریک نہین۔

مسح کی شرطین

(۱) جن موزون پر مسح کیا جائے وہ ایسے ہونا چاہئین کہ پہننے سے پیر کے اُس حصے کو چھپالین جسکا دُھونا وضو مین فرض ہی۔ ہان اگر ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی برابر تین انگلیون سے کم کُھلا رہجائے تو کچھ مضائقہ نہین۔

عـہ نجاست کے مسائل کی دوسری اصل اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّیْسِیْرَ سختی سے آسانی ہوجاتی ہی۔

(۳) موزے کا اُسقدر پھٹا ہوا نہ ہونا جو مسح کو مانع ہو اگر اُس سے کم پھٹا ہو تو کچھ حرج نہین
(۴) موزونکا پیر کی جلد سے متصل ہونا اسقدر بڑے نہ ہون کہ کچھ حصہ اُنکا پیر سے خالی رہجائے اور اگر بڑے ہون تو موزونکے اُسی حصے مین مسح کیا جائے جسمین پیر ہے
(۴) موزون مین ان چار وصفون کا ہونا - (۱) ایسے دبیز ہون کہ بغیر کسی چیز سے باندھے ہوئے پیرون پر کھڑے رہین - (۲) ایسے گندہ ہون کہ اُنکو پہنکر تین میل یا اِس سے زیادہ چل سکین - (۳) ایسے موٹے ہون کہ اُنکے نیچے کی جلد نظر نہ آئے - (۴) پانی کو جذب نہ کرتے ہون یعنی اگر اُنپر پانی ڈالا جائے تو انکے نیچے کی سطح تک نہ پہونچے -
(۵) قبلِ حدث کے موزونکا طہارت کاملہ کی حالت مین پہنا ہوا ہونا اگرچہ پہننے کیوقت طہارت کاملہ نہو **مثال** کسی نے وضو کرتے وقت پہلے دونون پیر دھو کر موزے پہن لیے اُسکے بعد باقی اعضا کو دھویا یا ایک پیر دھو کر موزہ پہن لیا اُسکے بعد دوسرا پیر دھو کر دوسرا موزہ پہنا تو پہلی صورت مین دونون موزونکے پہننے کیوقت طہارت کاملہ نہ تھی اور دوسری صورت مین پہلا موزہ پہنے کیوقت طہارت کاملہ نہ تھی مگر چونکہ بعد پہننے کے طہارت کامل ہوگئی لہذا اب انپر مسح ہوسکتا ہے

وہ چیزین جنپر مسح درست ہے

(۱) پیر کے موزے اور پاتابون پر مسح درست ہے بشرطیکہ اُنمین مسح کے شرائط پائے جائین خواہ وہ چمڑے کے ہون یا کپڑے کے یا اور کسی چیز کے -

---

ھ اسکا بیان وہان کیا جائیگا جہان مسح کے باطل ہوجانیکی صورتین لکھی جائینگی - ۱۲ منہ ھ بعض فقہا نے یہ بھی شرط لکھی ہے کہ موزے کپڑے کے نہون مگر صحیح یہ ہے کہ جنمین یہ چار وصف ہون انپر مسح درست ہے ۱۲

(۲) بوٹ پر مسح جائز ہی بشرطیکہ پورے پیر کو معہ ٹخنوں کے چھپالے اور اُسکا چاک تسمون سے اِسطرح بندھا ہو کہ پیر کی اِسقدر جلد نظر نہ آئے جو مسح کو مانع ہو-

(۳) موزون کے اوپر اگر موزے پہنے جائین تو ان اوپر والے موزون پر مسح درست ہی بشرطیکہ انمین مسح کے شرائط پائے جاتے ہون خواہ نیچے کے موزونمین شرائط پائے جائین یا نہین اور یہ اوپر والے موزے قبل حدث کے اور قبل اِسکے کہ پہلے موزونپر مسح کیا جائے پہنے گئے ہون-

(۴) اگر ایسے موزون پر جنمین مسح کے شرائط پائے جاتے ہین ایسے موزے پہنے جائین جنمین شرائط نہین پائے جاتے تو اُنپر بھی مسح جائز ہی بشرطیکہ ایسے رقیق ہون کہ مسح کی تری اُنسے تجاوز کر کے نیچے کے موزون تک پہونچ جائے جن مین مسح کے شرائط پائے جاتے ہین- یہ سمجھا جائیگا کہ درحقیقت مسح اُنھین پر ہوا-

(۵) اگر موزے ایسے چھوٹے ہون کہ جنسے ٹخنے نہ چھپ سکین اور کوئی ٹکڑا چمڑے وغیرہ کا اُنکے ساتھ سِیکر پورے کر لیے جائین تو اُنپر مسح جائز ہی-

(۶) زخم کی پٹی پر مسح درست ہی اُنھین تین صورتون مین جنکا بیان معذور کے وضو مین ہو چکا مگر موزونکے مسح مین اور پٹی کے مسح مین یہ فرق ہی کہ موزون پر صرف بقدر تین انگلیون کے مسح کیا جاتا ہی اور پٹی کا مسح پٹی کی پوری سطح پر ہوتا ہی یا اُسکے اکثر حصے پر-

وہ چیزین جنپر مسح درست نہین

(۱) وہ موزے جنمین مسح کے شرائط نہ پائے جاتے ہون- مثلاً موزے اس قدر چھوٹے ہون کہ پیر کی پوری اُس جلد کو نہ چھپائین جسکا دھونا وضو مین فرض ہی بلکہ

تین انگلیونکی برابر پیر کی جلد اُنسے ظاہر ہوتی ہو۔ یا اسقدر پھٹے ہون کہ جو مسح کو مانع ہو۔ یا اُن چار وصفون سے کوئی وصف اُنمین نپایا جاتا ہو۔ یا طہارت کاملہ کی حالت مین پہنے ہوئے نہ ہون **مثال** کسی نے تیمم کی حالت مین موزے پہنے ہون تو جب وہ وضو کرے تو اُن موزون پر مسح نہین کرسکتا اِس لیے کہ تیمم طہارت کاملہ نہین خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا وضو غسل دونون کا۔

ہمارے زمانے مین جو پائتابے اونی اور سوتی رائج ہین اُن پر مسح جائز نہین اِس لیے کہ اُنمین مسح کی شرطین نہین پائی جاتین صرف اُنکو پہنکر تین میل نہین چلسکتے پانی کو جذب لیتے ہین شیشہ اور لکڑی اور ہاتھی دانت وغیرہ کے موزون پر بھی مسح جائز نہین اِسلیے کہ اُنکو پہنکر بالکل نہین چل سکتے۔

(۲) اگر موزون پر موزے پہنے جائین اور پہلے موزون پر مسح ہو چکا ہو تو اُن اُوپر والے موزون پر مسح جائز نہین اور اِسیطرح اگر یہ دوسرے موزے حدث کے بعد پہنے گئے ہون تب بھی اُنپر مسح درست نہین۔

(۳) جن موزونمین شرائط پائے جاتے ہین اُنپر اگر ایسے موزے پہنے جائین جنمین شرائط نہین پائے جاتے اور نہ ایسے رقیق ہون جنسے مسح کی تری تجاوز کرکے نیچے کے موزون تک پہونچ جائے تو اُن اوپر والے موزونپر مسح جائز نہین۔

(۴) مدت گذرجانیکے بعد بغیر پیر دُھوئے موزون پر مسح جائز نہین۔

(۵) بجاے ہاتھون کے دُھونیکے دستانون پر مسح جائز نہین۔

(۶) بجاے سر کے مسح کے عمامے پر مسح جائز نہین۔

(۷) اگر موزے پر موزے پہنے جائین اور اوپر والے موزونمین مسح کے شرائط پائے

جاتے ہون تو ہاتھ ڈالکر نیچے والے موزونپر مسح درست نہین خواہ اُنمین مسح کے شرائط پائے جاتے ہون یا نہین۔

(۸) اگر کپڑے کے موزون پر جنمین شرائط مسح کے نپائے جاتے ہون چمڑا چڑھادیا جائے مگر صرف اُسی سطح پر جو چلنے کی حالت مین زمین پر رہتی ہی تب بھی اُنپر مسح جائز نہین۔

جنکو مسح درست ہی اور جنکو درست نہین

(۱) وضو کرنیوالے کو مسح درست ہی خواہ مرد ہو یا عورت مقیم ہو یا مسافر بشرطیکہ مسح کی سب شرطین پائی جائین۔

(۲) غسل کرنیوالے کو مسح جائز نہین خواہ غسل فرض ہو یا سُنت۔ غسل مین مسح کرنیکی یہ صورت ہی کہ پیرون کو کسی اونچے مقام پر رکھکر خود بیٹھ جائے اور سوا پیرون کے باقی جسم کو دُھوئے اُسکے بعد پیرون پر مسح کرے۔ (درمختار وغیرہ)

(۳) تیمم کرنیوالے کو مسح جائز نہین۔

مقیم کو حدث کے بعد سے ایک دن رات تک موزون پر مسح کی اجازت ہی اور مسافر کو حدث کے بعد سے تین دن رات تک بشرطیکہ کوئی عذر نہو۔

اگر ظہر کے وقت پیر دُھوکر موزے پہنے جائین اور عشا تک حدث نہ ہو بعد عشا کے حدث ہو تو عشا کیوقت سے اُسکو ایک رات دن تک مسح کی اجازت ہوگی اگر مقیم ہی اور تین رات دن تک اگر مسافر ہی پہننے کیوقت کا اعتبار نہین۔ اگر کوئی مقیم موزے پہننے کے بعد ایک دن رات سے پہلے سفر کرے تو اُسکو مسافر کی مدت پوری کرنیکی اجازت ہوگی **مثال** کسی مقیم نے مغرب کیوقت موزہ پہنا اور اُسی شب کی صبح کو اُس نے سفر کیا تو اُسکو تین دن اور دو رات مسح کرنیکی اجازت ہوگی۔

اگر کوئی مسافر تین دن رات سے پہلے قیام کرے تو اُسکو مقیم ہی کی مدت تک مسح کی اجازت ہوگی **مثال** کسی مسافر نے فجر کیوقت موزہ پہنا اور اُسی دن غروب آفتاب کیوقت اپنے گھر پہونچ گیا تو اُسکو صرف ایک رات اور مسح کی اجازت ہوگی۔

مسح کے احکام

(۱) اگر کسیکے پاس وضو کے لیے صرف اِسی قدر پانی ہو کہ اُس سے پیر کے سوا اُور سب اعضا دُہل سکتے ہین تو اُسکو موزون کا مسح واجب ہی۔

(۲) اگر کسیکو خوف ہو کہ پیر دُھونے سے وقت جاتا رہیگا تو اُسپر مسح واجب ہی اسیطرح اگر کسیکو خوف ہو کہ پیر کے دھونے سے عرفات مین نہ ٹھہر سکیگا تو اُسپر بھی مسح واجب ہی کسی موقع پر مسح نکرنے سے رافضی یا خارجی ہونے کا لوگون کو گمان ہو وہان بھی مسح کرنا واجب ہی **حاصل** یہ کہ جہان کہین مسح نکرنے سے کوئی واجب ترک ہوتا ہو تو وہان مسح کرنا واجب ہی۔

(۳) سوا اُن مقامات کے جہان مسح کرنا واجب ہی موزون کو اُتار کر پیرونکا دُھونا بہ نسبت مسح کرنیکے بہتر ہی۔

(۴) بے موزے اُتارے ہوئے پیرون کا دُھونا گناہ ہی۔

مسح کا مسنون و مستحب طریقہ

دونون ہاتھونکو غیر مستعل پانی سے ترکر کے داہنے ہاتھ کی انگلیان کشادہ کرکے داہنے موزے کے سرے پر (جو پیر کی انگلیون پر رہتا ہی) اور بائین ہاتھ کی انگلیان بائین موزے کے سرے پر رکھکر اُنگلیون کو ٹخنون تک کھینچ لیجائے اس طرح کہ موزے پر پانی کے خطوط کھینچ جائین۔ مسح موزے کے اُس حصے کے

ظاہری سطح پر ہونا چاہیے جو پیر کی پشت پر رہتا ہی نہ اُس حصہ پر جو چلنے مین زمین پر رہتا ہی۔

مسح کے فرائض

(۱) مسح کا موزے کی اُس ظاہری سطح پر ہونا جو پیر کی پشت پر رہتی ہی۔
(۲) موزونکا انگلیون کے مقام سے تسمہ باندھنے کی جگہ تک ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے تین انگلیونکی برابر تر ہو جانا خواہ ہاتھ سے تر کیے جائین یا کسی اور چیز سے یا خود بخود تر ہو جائین۔ کوئی شخص گھانس مین چلے اور شبنم سے اُسکے موزے تر ہو جائین یا مینہ کے ترشح سے اُسکے موزون کو اِسقدر تری پہونچ جائے تو یہ مسح سمجھا جائے گا اختیار ہی کہ دونون موزونکا مسح ایک ساتھ کیا جائے یا پہلے ایک کا پھر دوسرے کا یہ بھی اختیار ہی کہ چاہے جس موزیکا مسح پہلے کیا جائے۔ تسمہ باندھنے کی جگہ وہ ہڈی ہی جو پیر کی پشت پر بیچ مین اُٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہی۔

مسح کے سنن اور مستحبات

(۱) ہاتھ سے مسح کرنا نہ کسی اور چیز سے۔
(۲) مسح کرتے وقت ہاتھ کی انگلیونکا کشادہ رکھنا۔
(۳) انگلیونکو موزون پر رکھکر اسطرح کھینچنا کہ موزون پر خطوط کھچ جائین۔
(۴) مسح پیر کی اُنگلیون کی طرف سے شروع کرنا نہ پنڈلی کیطرف سے۔
(۵) مسح پنڈلی کی جڑ تک کرنا اِس سے کم نہین۔
(۶) ایک ساتھ ہی دونون موزون کا مسح کرنا۔
(۷) داہنے ہاتھ سے داہنے موزے کا مسح کرنا اور بائین ہاتھ سے بائین موزیکا۔
(۸) ہاتھ کی ہتیلیون کیجانب سے مسح کرنا نہ پشت کیجانب سے۔

مسح کے باطل ہوجانیکی صورتین

(۱) جن چیزونسے وضو ٹوٹ جاتا ہی اُنسے مسح بھی باطل ہوجاتا ہی یعنی پھر دوبارہ مسح کرنیکی ضرورت ہوگی معذور کا وضو جیسے نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہی ویسے ہی اُسکا مسح بھی باطل ہوجاتا ہی مگر اُسکو موزے اُتار کر پیرونکا دُھونا واجب ہی۔ ہان اگر اُسکا مرض وضو کرنے اور موزے پہننے کیحالت مین نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل اور صحیح آدمیونکے سمجھا جائیگا۔

(۲) موزیکا پورے پیر سے یا پیر کے اکثر حصے سے اُتر جانا خواہ قصداً اُتارے یا بغیر قصد کے اُتر جائین اِس صورت مین موزونکو اُتار کر پیرونکو دُھونا چاہیے۔

(۳) موزے کا پھٹ جانا بشرطیکہ اگر ایڑی کے پاس پھٹا ہو تو اسقدر ہو کہ چلنے کی حالت مین اُس سے ایڑی کا اکثر حصہ کھل جاتا ہو اور اگر انگلیون کے پاس پھٹا ہو تو اسقدر ہو کہ چلنے کی حالت مین تین انگلیان اُس سے کُھل جاتی ہون اور اگر ان دونون مقامون کے سوا اور کہین پھٹا ہو تو اسقدر پھٹا ہو کہ اُس سے چلنے کی حالت مین پیر کی چھوٹی اُنگلی سے تین انگلیون کی برابر پیر کی جلد کھل جاتی ہو اس صورت مین بھی موزے اُتار کر پیرون کو دُھونا چاہیے۔

اگر موزہ کئی جگہ پھٹا ہو اور ہر جگہ تین انگلیون سے کم پھٹا ہو مگر سب ملانے سے تین انگلیون کی برابر ہوجائے تب بھی مسح باطل ہوجائیگا بشرطیکہ ایک ہی موزہ اسقدر پھٹا ہو اور اگر دونون موزے ملا کر اِسقدر پھٹے ہون تو اُسکا اعتبار نہین مسح باطل نہوگا اگر موزونمین اسقدر باریک باریک سوراخ ہوجائین جنمین موٹی سوئی نہ جاسکے تو اُنکا اعتبار نہین اگرچہ کتنے ہی ہون۔

اگر موزے پھٹے ہون مگر پیر کا حصہ بقدر تین انگلیون کے نہ ظاہر ہو تو اُسکا اعتبار

نہین مسح باطل نہوگا اگرچہ وہ پھٹا ہوا تین انگلیون سے زیادہ ہو۔

(۴) پیر کے اکثر حصے کا کسی طرح دُھل جانا اِس صورت مین موزونکو اُتار کر پیرون کو دھونا چاہیے۔

(۵) مسح کی مدت کا گذر جانا۔ اس صورت مین بھی موزونکو اُتار کر پیرونکو دُھونا چاہیے ہان اگر کسیکو سردی کے زمانے مین سرد پانی سے پیرونکے دھونے مین نقصان کا خوف ہو اور گرم پانی کسی طرح نہ مل سکتا ہو تو اُسکو موزونکا اُتار کر پیرونکا دُھونا معاف ہی بلکہ اُنھین موزون پر اسکو مسح کرنیکی اجازت ہی جب تک خوف زائل نہ ہوجائے۔ مگر یہ مسح پٹی کے مسح کی طرح ہوگا یعنی پورے موزے پر یا اُسکے اکثر حصے پر نہ موزے کی طرح اسلیے کہ یہ موزے مثل زخم کے پٹی ہین۔

ف جب ایک موزے کا مسح باطل ہوجائیگا تو دوسرے موزے کا مسح بھی باطل ہوجائیگا اِس لیے کہ ایک پیر کو مسح کرنا اور دوسرے کو دُھونا جائز نہین اگر مسح کیا جائے تو دونون پر اور دُھوئے جائین تو دونون **مثال** کسی شخص کا ایک ہی موزہ بقدر تین انگلیون کے پھٹا ہو دوسرا نہین۔ کسی کا ایک پیر دُھل جائے دوسرا نہین۔

حدث اصغر کے احکام

وضو ٹوٹنے سے جو شرعی حالت انسان کے جسم مین پیدا ہوتی ہی وہ حدث اصغر ہی۔

(۱) حدث اصغر کی حالت مین نماز پڑھنا حرام ہی خواہ نفل ہو یا فرض پنجوقتی ہون یا عیدین ہون یا جنازہ۔

عہ اس مسئلے مین بعض فقہا کی یہ رائے ہی کہ اِس صورت مین اُن موزون پر مسح جائز نہین بلکہ ایسے شخص کو معذور سمجھکر تیمم کی اجازت دیجائیگی۔ یہ رائے اگرچہ بظاہر قرین قیاس ہی مگر اکثر بلکہ تمام فقہا کے خلاف ہی۔۱۲

(۲) سجدہ کرنا حرام[a] ہی خواہ تلاوت کا ہو یا شکرانہ کا یا ویسے ہی کوئی شخص سجدہ کرے۔
(۳) کعبہ مکرمہ کا طواف کرنا مکروہ تحریمی ہی۔
(۴) قرآن مجید اور ایسے چیز کا چھونا جو قرآن مجید کے ساتھ چسپان ہو مثل دفتی اور چمڑے یا اُس کپڑے کے جو جلد پر چڑھا کر سی دیا جاتا ہی مکروہ تحریمی ہی خواہ اُن اعضا سے چھوئے جو وضو مین دُھوئے جاتے ہین مثل ہاتھ مُنہ کے یا اُن اعضا سے جو وضو مین نہین دھوئے جاتے جیسے بازو سینہ وغیرہ یا ایسے کپڑے سے چھوئے جو اُسکے جسم پر ہو مثل آستین دامن عمامہ رومال چادر وغیرہ کے۔ (عالمگیری شامی وغیرہ)
(۵) اگر کاغذ یا کسی اور چیز پر جیسے کپڑا جھلی وغیرہ قرآن مجید کی ایک آیت بھی لکھی ہو تو اُس پورے کاغذ کا چھونا مکروہ تحریمی ہی خواہ اُس مقام کو چھوئے جس مین وہ آیت لکھی ہوئی ہی یا اُس مقام کو جو سادہ ہی۔
(۶) کاغذ وغیرہ کے سوا کسی اور چیز پر قرآن مجید یا اُسکی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو تو اُسکے صرف اُسی مقام کا چھونا مکروہ ہی جسمین لکھا ہوا ہی سادے مقام کا چھونا مکروہ نہین **مثال** کسی پتھر یا دیوار یا روپیہ پر کوئی آیت قرآن مجید کی لکھی ہو تو اسکے صرف اُسی مقام کا چھونا مکروہ ہی جہان لکھا ہو۔
(۷) قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابون مین مثل توریت انجیل زبور وغیرہ کے صرف اُسی مقام کا چھونا مکروہ ہی جہان لکھا ہو سادے مقام کا چھونا مکروہ نہین۔
(۸) قرآن مجید اگر جزدان مین ہو یا ایسے کپڑے مین لپٹا ہو جو اُسکے ساتھ چسپان نہو تو اُسکا چھونا مکروہ نہین۔

---

[a] معلوم ہوا کہ نماز اور سجدہ کے لیے وضو فرض ہی۔ ۱۲

(۹) اگر کسی ایسے کپڑے سے قرآن مجید کو چھوئے جو جسم پر نہو یا کپڑے کے سوا کسی اور چیز سے مثل لکڑی وغیرہ کے چھوئے تو مکروہ نہین۔

(۱۰) حدث اصغر کی حالت مین قرآن مجید کا کسی کاغذ پر لکھنا مکروہ نہین بشرطیکہ اُس کاغذ کو نہ چھوئے نہ لکھے ہوئے کو نہ سادے کو اس لیے کہ کاغذ وغیرہ پر ایک آیت بھی لکھی ہو تو اُس پورے کاغذ کا چھونا مکروہ ہی۔

(۱۱) کاغذ وغیرہ کے سوا کسی اور چیز پر مثل پتھر وغیرہ کے قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہین بشرطیکہ لکھے ہوئے کو نہ چھوئے خواہ سادے مقام کو چھوئے۔

(۱۲) ایک آیت سے کم کا لکھنا مکروہ نہین خواہ کسی چیز پر لکھے۔

(۱۳) حدث اصغر کیحالت مین قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا خواہ دیکھکر پڑھے پڑھائے یا زبانی درست ہی

(۱۴) نابالغ بچون کو حدث اصغر کی حالت مین بھی قرآن مجید کا دینا اور چھلانا مکروہ نہین۔

(۱۵) تفسیر کی کتابون کا چھونا مکروہ ہی بشرطیکہ اُسمین آیات قرآنیہ لکھی ہون اور تفسیر کے سوا دوسری دینی کتابون کا چھونا مثل حدیث فقہ وغیرہ کے جائز ہی۔

(۱۶) اگر قرآن مجید کا ترجمہ کسی اور زبان مین ہو تو صحیح یہ ہی کہ اسکا بھی وہی حکم ہی جو قرآن مجید کا ہی۔ (بحرالرائق - درمختار)

(۱۷) قرآن مجید کی جو آیتین منسوخ التلاوۃ ہین اُنکا وہ حکم ہی جو قرآن مجید کے سوا دوسری آسمانی کتابونکا ہی وہ اگر کسی چیز پر لکھی ہون تو اُسکے صرف اُسی مقام کا چھونا مکروہ ہی جہان لکھا ہو سادے مقام کا چھونا مکروہ نہین۔

وضو کے متفرق مسائل

(۱) ہاتھ اگر ناپاک ہون اور پانی مین بے ہاتھ ڈالے ہوئے وضو ممکن نہو یعنی کوئی ایسا شخص

نہ ہو جو ہاتھ دُھلا دے یا پانی نکالدے اور نہ کوئی ایسا کپڑا ہو جسکو پانی مین ڈالکر ہاتھ دُھوئے تو اِس صورت مین وضو نکرنا چاہیے۔

(۲) وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دُھونیکا شبہہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت مین شک دفع کرنیکے لیے بائین پیر کو دُھوئے اِسی طرح اگر وضو کے درمیان مین کسی عضو کی نسبت یہ شبہہ ہو تو ایسی حالت مین اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیون تک ہاتھ دُھونیکے بعد یہ شبہہ ہو تو مُنہ دُھوڈالے اور اگر پیر دُھوتے وقت یہ شبہہ ہو تو ہاتھ دُھوڈالے۔ یہ اُسوقت ہی کہ اگر کبھی کبھی شبہہ ہوتا ہو اور اگر کسیکو اکثر اِس قسم کا شبہہ ہوتا ہو تو اُسکو چاہیے کہ اُس شبہہ کیطرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔

(۳) عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنا مکروہ ہی۔

(۴) ناپاک جگہ وضو کرنا درست نہین۔

(۵) مسجد مین وضو کرنا درست نہین ہان اگر اِس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد مین نگرنے پائے تو خیر۔

(۶) دانت پر میل آجانیکے وقت۔ سو اُٹھنے کے بعد۔ منہ مین بدبو آجانیکے وقت خانہ کعبہ مین داخل ہونیکے وقت۔ کسی مجلس اور مجمع مین جانیکے لیے قرآن مجید پڑھنے کیلیے مسواک کرنا مستحب ہی۔ اِسی طرح اگر کوئی ایک وضو سے دوسرے وقت کی نماز پڑھے تو اُسکو بھی مسواک کرنا مستحب ہی۔ (شامی)

(۷) وضو کے بعد وضو کے اعضا کا کسی کپڑے وغیرہ سے پوچھ ڈالنا جائز ہی مگر پوچھنے مین مبالغہ اچھا نہین۔ جس کپڑے سے وضو کا پانی پوچھا جائے اسکو صاف پاک ہونا چاہیے۔ جو کپڑا استنجا کے بعد استعمال کیا جائے اُس سے وضو کا پانی نہ پوچھنا چاہیے

(۸) اگر کسی شخص کا ایک پیر معہ ٹخنے کے کٹ گیا ہو اور دوسرے پیر مین موزہ پہنے ہو تو اُسکو صرف ایک ہی موزے پر مسح جائز ہی۔

(۹) جس شخص کو ایسا مرض ہو جسمین وضو کی توڑنے والی چیزین برابر جاری رہتی ہون اُسکو مستحب ہی کہ نماز کے اخیر وقت مستحب تک انتظار کر کے وضو کرے شروع وقت مین نکرے اِس خیال سے کہ شاید اخیر وقت تک اسکا وہ مرض دفع ہو جائے

(۱۰) کافر کا وضو صحیح ہی اِس لیے کہ وضو کے صحیح ہونے مین مسلمان ہونا شرط نہین ہاں واجب ہونیکے لیے البتہ اسلام شرط ہی۔ اگر کوئی کافر حالت کفر مین وضو کرے اور اسکے بعد قبل اِسکے کہ کوئی چیز وضو کی توڑنے والی پائی جائے اِسلام لائے تو وہ اسی وضو سے نماز وغیرہ پڑھ سکتا ہی۔

(۱۱) اگر کسیکے سر مین اِسقدر درد ہو یا زخم وغیرہ ہون کہ سر کا مسح نکر سکے تو اُسکو سر کا مسح معاف ہی۔

غسل کا بیان

فقہا کی اصطلاح مین غسل سر سے پیر تک جسم کی تمام اُس سطح کے دھونیکو کہتے ہین جسکا دُھونا بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ممکن ہو۔

غسل کے واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا کافر پر غسل واجب نہین۔

(۲) بالغ ہونا نابالغ پر غسل واجب نہین۔

(۳) عاقل ہونا۔ دیوانہ اور مست اور بیہوش پر غسل واجب نہین۔

(۴) مطہر پانی کے استعمال پر قادر ہونا جس شخص کو قدرت نہو اُسپر غسل واجب نہین۔

(۵) نماز کا اِسقدر وقت ملنا کہ جسمین غسل کرکے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو۔ اگرکسیکو اتنا وقت نہ ملے تو اسپر اسوقت غسل واجب نہین مثال کسی کو ایسے تنگ وقت نہانے کی ضرورت ہو کہ غسل کرکے نماز پڑھنے کی گنجائش نہو کوئی عورت ایسے ہی تنگ وقت حیض یا نفاس سے پاک ہو۔

(۶) حدث اکبر کا پایا جانا۔ جو حدث اکبر سے پاک ہو اسپر غسل واجب نہین۔

(۷) نماز کے وقت کا تنگ ہونا۔ شروع وقت مین غسل واجب نہین۔

غسل کے صحیح ہونیکی شرطین

(۱) تمام جسم کے ظاہری حصہ پر پانی کا پہونچ جانا بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو۔ اگر بغیر کسی عذر کے کوئی ظاہری حصہ جسم کا بال برابر بھی خشک رہجائیگا تو غسل صحیح نہوگا۔

(۲) جسم پر ایسی چیز کا نہونا جسکی وجہ سے جسم تک پانی نہ پہونچ سکے مثال جسم پر چربی یا خشک موم یا خمیر وغیرہ لگا ہوا ہو یا اُنگلیون مین تنگ انگوٹھی چھلے وغیرہ ہون یا کانون مین تنگ بالیان ہون کہ سوراخ مین پانی نہ پہونچ سکے۔

(۳) جن چیزون سے حدث اکبر ہوتا ہی اُن چیزونکا حالت غسل مین ہونا کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت مین غسل کرے یا کوئی مرد منی گرنے کی حالت مین غسل کرے تو صحیح نہ ہوگا۔

غسل کے فرض ہونیکی صورت

حدث اکبر سے پاک ہونیکے لیے غسل فرض ہی اور حدث اکبر کے پیدا ہونیکے چار سبب ہین

پہلا سبب

خروج منی یعنی منی کا اپنی[عہ] جگہ سے بشہوت جدا ہوکر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے[عہ] میں یا جاگتے میں بیہوشی میں یا ہوش میں جماع سے یا بغیر[عہ] جماع کے کسی خیال و تصور سے یا خاص حصہ کو ہاتھ سے حرکت دینے سے یا لواطت[عہ] سے یا کسی جانور یا مردے سے خواہش پورا کرنے سے۔

اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جُدا ہوئی مگر خاص حصہ سے باہر نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائیگا[عہ] **مثال** منی اپنی جگہ سے بشہوت جُدا ہوئی مگر اُسنے اپنے خاص حصہ کے سُوراخ کو ہاتھ سے بند کرلیا یا روئی وغیرہ رکھ لی تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اُسنے خاص حصہ کے سُوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت خارج ہوگئی۔

اگر کسی کے خاص حصہ سے کچھ منی نکلی اور کچھ اندر باقی رہگئی اور اُسنے غسل کرلیا بعد غسل کے وہ منی جو باقی رہگئی تھی بغیر شہوت کے نکلی تو اِس صورت میں پہلا غسل باطل ہوجائیگا دوبارہ غسل فرض ہی۔ بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونیکے اور قبل پیشاب کرنیکے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے۔

اگر کسیکے خاص حصہ سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اسپر بھی غسل فرض ہوگا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو۔

عہ مرد کے جسم میں منی کی جگہ پیٹھہ ہی اور عورت کے جسم میں سینہ کی ہڈیان ۱۲ د: رمختار وغیرہ) عہ سوتیکی حالت میں عورتونکی منی بھی گرتی ہی احادیث سے ثابت ہی ۱۲ عہ جاگتے میں بغیر جماع کے منی نکلنے کی صورتین مرد ونکے ساتھہ خاص ہین عورتونکی منی بیداری مین بغیر جماع کے نہین نکلتی ۱۲ اللعہ لواطت کسیکے مشترک حصہ مین اپنے خاص حصہ کے داخل کرنیکو کہتے ہین خواہ وہ مشترک حصہ مرد کا ہو یا عورت کا ۱۲ عہ یہ مذہب امام صاحب اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا ہی اور قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خاص حصہ سے باہر نکلتے وقت بھی شہوت شرط ہی لہذا اُنکے نزدیک اِس صورت مین غسل فرض نہوگا ۱۲

اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سو اُٹھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اِس مین
چودہ صورتین ہین منجملہ اُنکے سات صورتونمین غسل فرض ہی- (۱) یقین ہوجائے کہ
یہ منی ہی اور احتلام یاد ہو- (۲) یقین ہوجائے کہ یہ منی ہی اور احتلام یاد نہ ہو (۳)
یقین ہوجائے کہ یہ مذی ہی اور احتلام یاد ہو- (۴) شک ہو کہ یہ منی ہی یا مذی ہی اور
احتلام یاد ہو- (۵) شک ہو کہ یہ منی ہی یا ودی ہی اور احتلام یاد ہو- (۶) شک ہو کہ
یہ مذی ہی یا ودی ہی اور احتلام یاد ہو- (۷) شک ہو کہ یہ منی ہی یا مذی ہی یا ودی ہی
اور احتلام یاد ہو-

اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہوا اور اُسکی منی خاص حصہ کے سوراخ سے باہر نکل کر اُس
کھال کے اندر رہجائے جو ختنہ مین کاٹ ڈالی جاتی ہی تو اُسپر غسل فرض ہوجائیگا
اگرچہ وہ منی اُس کھال سے باہر نہ نکلی ہو- (بحر وغیرہ)

دوسرا سبب

ایلاج یعنی کسی باشہوت مرد کے خاص حصہ کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص
حصہ مین یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصہ مین داخل ہونا خواہ وہ مرد
ہو یا عورت یا مخنث منی گرے یا نہ گرے اِس صورت مین اگر دونون مین غسل
کے صحیح ہونیکی شرطین پائی جاتی ہین تو دونون پر ورنہ جسمین پائی جاتی ہین اُسپر
غسل فرض ہوجائیگا- اگر عورت کنواری ہو تو اِسمین یہ بھی شرط ہی کہ اُسکی بکارت
دُور ہوجائے- (درمختار وغیرہ)

اگر عورت کم سن ہو مگر ایسی کم سن نہ ہو کہ اُسکے ساتھ جماع کرنے سے اُسکے خاص حصہ
اور مشترک حصہ کے مل جانیکا خوف ہو تو اُسکے خاص حصہ مین مرد کے خاص حصہ کا سر

داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائیگا اگر اُس مین غسل کے صحیح ہونیکی شرطین پائی جاتی ہون۔

جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہون اُسکے خاص حصہ کا سرا اگر کسیکے مشترک حصہ یا عورت کے خاص حصہ مین داخل ہو تب بھی غسل فرض ہو جائیگا دونون پر ورنہ جس مین غسل کے صحیح ہونیکی شرطین پائی جاتی ہون اُسی پر۔ (قاضیخان)

اگر کسی مرد کے خاص حصہ کا سر کٹ گیا ہو تو اُسکے باقی جسم سے اُسی مقدار کا اعتبار کیا جائیگا۔ (بحرالرائق و درمختار وغیرہ)

اگر کوئی مرد اپنے خاص حصہ کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائیگا۔ (بحرالرائق وغیرہ)

اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ مین اپنے خاص حصہ مین کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصہ کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی اُنگلی کو داخل کرے تب بھی اُسپر غسل فرض ہو جائیگا منی گرے یا نہ گرے (شامی حاشیہ درمختار و حاشیہ بحرالرائق)

تیسرا سبب

حیض یعنی کسی عورت کے خاص حصہ سے حیض کے خون کا باہر آنا۔

کم سے کم مدت حیض کے تین دن رات ہی اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات۔

کم سے کم دو حیضون کے درمیان مین عورت پندرہ دن پاک رہتی ہی یعنی ایک حیض کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک دوسرا حیض نہین آتا اور زیادہ کی کوئی حد نہین ممکن ہی کہ کسی عورت کو تمام عمر حیض نہ آئے۔

حیض کی مدت مین سوا خالص سپیدی کے اور جس رنگ کا خون آئے حیض سمجھا جائیگا

جس عورت کے حیض کی عادت مقرر ہوگئی ہو اُسکو اگر عادت سے زیادہ خون آئے
مگر دس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ خون حیض سمجھا جائیگا **مثال** کسی عورت کو
پانچ دن حیض آیا کرتا ہو اُسکو اگر نو دن یا دس دن خون آئے تو یہ سب حیض سمجھا جائیگا
اگر کسی عورت کو تین دن رات یا زیادہ یا اگر عادت مقرر ہوگئی ہو تو عادت کے
موافق خون آکر بند ہو جائے اور پندرہ دن یا اِس سے زیادہ بند رہے اور اِسکے
بعد پھر خون آئے تو یہ دونوں خون علیحدہ علیحدہ دو حیض سمجھے جائینگے۔
اگر کسی عورت کو دس دن سے کم حیض ہو کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم
بند رہے اُسکے بعد پھر خون آئے تو خون آنیکے وقت سے دس دن تک اُسکے
حیض کا زمانہ سمجھا جائیگا اگر عادت مقرر نہ ہو ورنہ خون آنے کے دن سے بقدر
عادت کے حیض سمجھا جائیگا **مثال** جس عورت کی عادت مقرر نہین اُسکو
ایک دن خون آیا اِسکے بعد چودہ دن تک بند رہا اِسکے بعد پھر خون آیا تو ایک دن
وہ جسمین خون آیا اور نو دن وہ جن مین خون نہین آیا جملہ دس دن حیض سمجھے جائینگے۔
جس عورت کی عادت سات دن حیض کی ہو اُسکو ایک دن خون آیا اور چودہ
دن بند رہا تو ایک دن وہ جسمین خون آیا اور چھ دن وہ جنمین خون نہین آیا جملہ
سات دن اُسکے حیض سمجھے جائینگے۔

چوتھا سبب

نفاس یعنی عورت کے خاص حصہ یا مشترک حصہ سے نفاس کے خون کا باہر نکلنا۔
نفاس کا حکم اس وقت کے خون سے دیا جائیگا جو نصف سے زیادہ حصہ بچہ کا باہر
آنیکے بعد نکلے اس سے پہلے جو خون نکلے وہ نفاس نہین (بحر الرائق وغیرہ)

زیادہ سے زیادہ مدت نفاس کی چالیس دن رات ہی اور کم مدت کی کوئی حد نہین ممکن ہی کہ کسی عورت کو بالکل نفاس نہ آئے۔
کم سے کم نفاس اور حیض کے درمیان مین عورت پندرہ دن طاہر رہتی ہی۔
نفاس کی مدت مین سوا خالص سپیدی کے اور جس رنگ کا خون آئے وہ نفاس سمجھا جائے گا۔
جس عورت کی عادت مقرر ہو اُسکو اگر عادت سے زیادہ خون آئے مگر چالیس دن سے زیادہ نہ ہو تو وہ سب نفاس سمجھا جائیگا **مثال** کسی عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہو اُسکو اُنتالیس دن یا پورے چالیس دن خون آئے تو یہ سب خون نفاس سمجھا جائیگا۔
اگر کسی عورت کو چالیس دن سے کم نفاس ہو کر بند ہو جائے اور پھر چالیس دن کے اندر ہی دوسرا خون آئے اور وہ خون چالیس دن کی حد سے آگے نہ بڑھے تو یہ سب زمانہ یعنی جسمین پہلا خون آیا اور جسمین بند رہا اور جسمین دوسرا خون آیا نفاس سمجھا جائیگا اور اگر دوسرا خون چالیس دن کی حد سے آگے بڑھجائے تو پہلے خون سے چالیس دن تک اگر عادت مقرر نہ ہو اور اگر عادت مقرر ہو تو بقدر عادت کے نفاس ہوگا **مثال** کسی عورت کو عادت والی ہو یا بے عادت پندرہ دن نفاس ہو کر بیس دن بند رہا اور پانچ دن پھر خون آیا تو یہ سب زمانہ جسکا مجموعہ چالیس دن ہوتا ہی نفاس سمجھا جائیگا۔ جس عورت کی عادت بیس دن نفاس کی ہو اُسکو پندرہ دن خون آکر پندرہ دن بند رہے اور پھر گیارہ دن خون آئے تو پندرہ دن وہ جنمین پہلا خون آیا اور پانچ دن وہ جنمین خون بند رہا

جملہ بیس دن اُسکا نفاس ہوگا اِس لیے کہ دوسرا خون چالیس دن کی حد سے آگے بڑھگیا ہی
اگر کسی عورت کے دو بچے پیدا ہون اور دونون کی ولادت مین چھ مہینہ سے کم فصل ہو
تو اُسکا نفاس پہلے بچہ کے بعد سے ہوگا پس اگر دوسرا بچہ چالیس دن کے اندر پیدا
ہو تو جو خون اُسکے بعد آئے وہ بھی نفاس ہی بشرطیکہ اتنے دن آئے کہ پہلے خون
سے ملکر چالیس دن یا اِس سے کم ہو زیادہ نہ ہو اور اگر اتنے دن ہو کہ پہلے
خون سے ملکر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو اگر اُسکی عادت مقرر نہ ہو تو چالیس
دن تک ورنہ جسقدر عادت ہی اُسقدر نفاس سمجھا جائیگا۔
اگر کسی عورت کے دو بچہ پیدا ہون اور دونون کی ولادت مین چھ مہینہ یا اِس سے
زیادہ فصل ہو اور دونون بچون کے بعد خون آئے تو وہ دونون خون علٰحدہ
علٰحدہ دو نفاس سمجھے جائینگے۔
اگر کسی عورت کے پیٹ مین زخم وغیرہ کیوجہ سے سُوراخ ہو گیا ہو اور لڑکا اُس
سوراخ سے پیدا ہو تو اگر خون اُسکے خاص حصہ یا مشترک حصہ سے باہر آئے
تو وہ نفاس سمجھا جائیگا۔ (بحر الرائق وغیرہ)

استحاضہ کی صورتین

(۱) نو برس سے کم عمر والی عورت کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہی حیض نہین
خواہ تین دن رات آئے یا اِس سے کم۔
(۲) پچپن سال یا اِس سے زیادہ عمر والی عورت کو جو خون آئے وہ حیض نہین بشرطیکہ خالص سرخ یا سرخ مائل بہ سیاہی نہو
(۳) حاملہ عورت کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہی حیض نہین۔
(۴) تین دن رات سے کم جو خون آئے وہ استحاضہ ہی حیض نہین۔

(۵) دس دن رات سے زیادہ جو خون آئے وہ استحاضہ ہی حیض نہین۔

(۶) عادت والی عورت کو اُسکی عادت سے زیادہ خون آئے وہ استحاضہ ہی حیض نہین بشرطیکہ دس دن رات سے بڑھجائے **مثال** کسی عورت کو پانچ دن حیض آنیکی عادت ہو اُسکو گیارہ دن خون آئے تو جسقدر اُسکی عادت سے بڑھگیا ہی یعنی چھہ دن استحاضہ مین شمار ہونگے۔

(۷) اگر کسی عورت کو دس دن حیض ہو کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہے اُسکے بعد پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہی حیض نہین اس لیے کہ دو حیضون کے درمیان مین کم سے کم پندرہ دن فصل ہوتا ہی۔

(۸) بچہ کے نصف سے زیادہ باہر نکلنے کے پہلے جو خون آئے وہ استحاضہ ہی نفاس نہین اس لیے کہ نفاس اُسی وقت سے ہی جب نصف یا اس سے زیادہ حصہ بچہ کا باہر آجائے۔

(۹) چالیس دن نفاس ہو کر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہے اور پھر خون آئے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہی حیض نہین اس لیے کہ کم سے کم نفاس بند ہونیکے بعد پندرہ دن تک حیض نہین ہوتا۔

(۱۰) بچہ پیدا ہونیکے بعد چالیس دن سے زیادہ خون آئے تو اگر اُسکی عادت مقرر نہ ہو تو چالیس دن سے جسقدر زیادہ ہی وہ استحاضہ ہی نفاس نہین اور اگر عادت مقرر ہو تو جسقدر عادت سے زیادہ ہی وہ سب استحاضہ ہی **مثال** بے عادت والی عورت کو اکتالیس دن خون آئے تو چالیس دن نفاس ہوگا اور ایک دن استحاضہ جس عورت کو بیس دن نفاس کی عادت ہو اُسکو اکتالیس دن

خون آئے تو بیس دن اُسکا نفاس ہوگا اور اکیس دن استحاضہ۔
(۱۱) جس عورت کے دو بچہ پیدا ہون اور دونون مین چھ ماہ سے کم فصل ہو اور دوسرا بچہ چالیس دن کے بعد پیدا ہو تو جو خون اُسکے بعد آئے وہ استحاضہ ہی نفاس نہین۔

جن صورتون مین غسل فرض نہین

(۱) منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت نہ جُدا ہو تو اگرچہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثال کسی شخص نے کوئی بُوجھ اُٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اُسکو مارا اور اس صدمہ سے اُسکی منی بغیر شہوت کے نکل آئی۔
(۲) اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر خاص حصہ سے باہر نہ نکلی تو غسل فرض نہ ہوگا خواہ یہ نہ نکلنا خودبخود ہو یا خاص حصہ کا سوراخ بند ہوجانے کے سبب سے خواہ ہاتھ سے بند کیا گیا ہو یا روئی وغیرہ رکھکر۔
(۳) اگر کسی شخص کے خاص حصہ سے بعد پیشاب کے بغیر شہوت کے منی نکلے تو اُسپر غسل فرض نہ ہوگا۔
(۴) اگر کوئی مرد کسی جانور یا مُردہ کے خاص حصہ یا مشترک حصہ مین اپنا خاص حصہ داخل کرے یا اُسکا خاص حصہ اپنے مشترک حصہ مین داخل کرے تو اُسپر غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ نکلے اِسی طرح اگر کوئی عورت کسی جانور یا مُردے کا خاص حصہ یا کوئی لکڑی یا اُنگلی یا اور کوئی چیز اپنے خاص حصہ یا مشترک حصہ مین داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ نکلے اور خاص حصہ کے اندر داخل کرنے مین یہ بھی شرط ہی کہ غلبہ شہوت کی حالت نہ ہو۔

(۵) اگر کوئی بے شہوت لڑکا کسی عورت کے ساتھ جماع کرے تو کسی پر غسل فرض نہ ہوگا اگرچہ عورت مکلف ہو۔

(۶) اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ اپنے ہی مشترک حصہ مین داخل کرے تو اسپر غسل فرض نہ ہوگا۔

(۷) اگر کوئی مرد کسی کم سن عورت کے ساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اسقدر کم سن ہو کہ اُسکے ساتھ جماع کرنے مین خاص حصہ اور مشترک حصہ کے ملجانیکا خوف ہو۔

(۸) اگر کوئی مرد اپنے خاص حصہ مین کپڑا لپیٹ کر جماع کرے اور کپڑا اسقدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اُسکی وجہ سے نہ محسوس ہو تو غسل فرض نہوگا۔

(۹) اگر کسی کنواری عورت کے ساتھ صحبت کیجائے اور اُسکی بکارت نہ زائل ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔ (مراقی الفلاح)

(۱۰) اگر کوئی مرد اپنے خاص حصہ کا جز مقدار سر سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔

(۱۱) مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہین ہوتا۔

(۱۲) اگر کسی عورت کے خاص حصہ مین مرد کی منی بغیر مرد کے خاص حصہ کے داخل ہونیکے چلی جائے تو اُسپر بھی غسل فرض نہ ہوگا۔

(۱۳) اگر کسی عورت کے بچہ پیدا ہو اور خون بالکل نہ نکلے تو اُسپر غسل فرض نہ ہوگا۔

(۱۴) استحاضہ سے غسل فرض نہین ہوتا۔

(۱۵) اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو تو اُسکے اوپر منی نکلنے سے غسل فرض نہوگا

(۱۶) سو اُٹھنے کے بعد کپڑون پر تری دیکھنے کی بقیہ سات صورتون مین غسل فرض نہین ہوتا (۱) یقین ہوجائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہو- (۲) شک ہو کہ یہ منی یا مذی ہی اور احتلام یاد نہ ہو (۳) شک ہو کہ یہ منی ہی یا ودی ہی اور احتلام یاد نہ ہو (۴) شک ہو کہ یہ مذی ہی یا ودی ہی اور احتلام یاد نہو (۵-۶) یقین ہوجائے کہ یہ ودی ہی احتلام یاد ہو یا نہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہی یا مذی ہی یا ودی ہی اور احتلام یاد نہو- یان دوسری تیسری ساتوین صورتمین احتیاطاً غسل کرلینا ضروری ہی

(۱۷) حقنہ (عمل) کے مشترک حصہ مین داخل ہونیسے غسل فرض نہین ہوتا-

(۱۸) اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف مین داخل کرے تو اُسپر غسل فرض نہ ہوگا-

(۱۹) اگر کوئی شخص خواب مین اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اُسکو محسوس ہو مگر کپڑون پر تری یا کوئی اثر نہ معلوم ہو تو غسل فرض نہوگا

جن صورتون مین غسل واجب ہی

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالت کفر مین اُسکو حدث اکبر ہوا ہوا ور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعًا وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اُسپر بعد اسلام کے نہانا واجب ہی

(۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہوجائے تو اُسکو نہانا واجب ہی-

(۳) مسلمان مردے کی لاش کو نہلانا زندہ مسلمانون پر واجب کفایہ ہی-

جن صورتون مین غسل سُنت ہی

(۱) جمعہ کے دن بعد نماز فجر کے نماز جمعہ کیلیے اُن لوگون کو غسل کرنا سُنت ہی جن پر نماز جمعہ واجب ہو-

(۲) عیدین کے دن بعد فجر اُن لوگون کو غسل کرنا سُنت ہی جنپر عیدین کی نماز واجب ہی

(۳) حج یا عمرہ کے احرام کے لیے غسل کرنا سُنت ہی۔

(۴) حج کرنیوالے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سُنت ہی۔

جن صورتون مین غسل مستحب ہی

(۱) اسلام لانیکے لیے غسل کرنا مستحب ہی اگرچہ حدث اکبر سے پاک ہو۔

(۲) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہونچے اور اسوقت تک کوئی علامت جوانی کی اُسمین نہ پائی جائے تو اُسکو غسل کرنا مستحب ہی۔

(۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی دفع ہوجانیکے بعد غسل کرنا مستحب ہی

(۴) مُردے کو نہلانے کے بعد نہلانیوالون کو غسل کرنا مستحب ہی۔

(۵) شب برات یعنی شعبان کی پندرھوین رات کو غسل کرنا مستحب ہی۔

(۶) لیلۃ القدر کی راتو نمین اُس شخص کو غسل کرنا مستحب ہی جسکو لیلۃ القدر معلوم[عـہ] ہو

(۷) مدینۂ منورہ مین داخل ہونیکے لیے غسل کرنا مستحب ہی۔

(۸) مزدلفہ[عـہ] مین ٹھہرنے کے لیے دسوین تاریخ کی صبح کو بعد نماز فجر کے غسل مستحب ہی

(۹) طواف[عـہ] زیارت کے لیے غسل مستحب ہی۔

(۱۰) کنکڑی[للعـہ] پھینکنے کے وقت غسل مستحب ہی۔

(۱۱) کسوف[عـہ] اور خسوف اور استسقا کی نمازون کے لیے غسل مستحب ہی۔

عـہ لیلۃ القدر رمضان مبارک کی ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ تاریخ کو ہوتی ہی اُسکے معلوم ہونیکا یہ مطلب ہی کہ کسیکو کشف و الہام سے معلوم ہوجائے کہ آج لیلۃ القدر ہی یا جو علامتین اُس رات کی مذکور ہین اُنکو دیکھکر کوئی شخص معلوم کرے کہ آج لیلۃ القدر ہی ۱۲ عـہ مزدلفہ ایک مقام ہی مکہ اور منی کے درمیان مین وہان حاجی جمع ہوتے ہین اسی لیے اُسکو جمع بھی کہتے ہین ۱۲ عـہ طواف زیارت وہ طواف ہی جو ذیحجہ کی دسوین یا گیارھوین تاریخ کو کیا جاتا ہی ۱۲ للعـہ منی مین حاجی لوگ دسوین گیارھوین بارھوین تاریخ کو کنکڑی پھینکتے ہین ۱۲ عـہ کسوف سورج گرہن کو اور خسوف چاند گرہن کو کہتے ہین ان دونون گرہنو نمین دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہی ۱۲ عـہ اللہ تعالے سے پانی برسانے کے دعا مانگنے کو استسقا کہتے ہین ایسے وقت مین ایک خاص طریقہ سے نماز بھی پڑھی جاتی ہی ۱۲

(۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لیے غسل مستحب ہی۔

(۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنیکے لیے غسل مستحب ہی۔

(۱۴) سفر سے واپس آنیوالے کو غسل مستحب ہی جب وہ اپنے وطن پہونچ جائے۔

(۱۵) استحاضہ والی عورت کو غسل کرنا مستحب ہی جب اُسکا استحاضہ دفع ہو جائے۔

(۱۶) جو شخص قتل کیا جاتا ہو اُسکو غسل کرنا مستحب ہی۔

غسل کا مسنون و مستحب طریقہ

جو شخص غسل کرنا چاہے اُسکو چاہیے کہ کوئی کپڑا مثل لنگی وغیرہ کے باندھکر نہائے اور اگر برہنہ ہو کر نہائے تو کسی ایسی جگہ جائے کہ جہان کسی نامحرم کی نظر نہ پہونچ سکے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو زمین پر اُنگلی سے ایک دائرہ کھینچکر اُسکے اندر بسم اللہ پڑھکر نہاسے عورت کو اور برہنہ نہانیوالے کو بیٹھکر نہانا چاہیے اگر کوئی مرد کپڑے پہنے ہوئے نہائے تو اُسکو اختیار ہی چاہے بیٹھکر نہائے اور چاہے کھڑے ہو کر اگر برہنہ نہائے تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ نہ کرے اور سب سے پہلے اپنے دونون ہاتھونکو گٹون تک تین مرتبہ دُھوئے اِسکے بعد اپنے خاص حصہ کو معہ خصیتین کے دُھوئے اگر اُنپر کوئی نجاست حقیقیہ نہو اِسکے بعد اگر بدن پر کہین نجاست حقیقیہ ہو تو اُسکو دُھو ڈالے اِسکے بعد اپنے دونون ہاتھونکو مٹی سے ملکر دُھوئے اِسکے بعد پورا وضو کرے یہان تک کہ سر کا مسح بھی اور اگر کسی ایسے مقام پر نہاتا ہو جہان غسل کا پانی جمع رہتا ہو تو پیرونکو اُسوقت نہ دُھوئے بلکہ بعد فراغت غسل کے دوسری جگہ ہٹ کر پیرونکو دُھوئے اگر یہ غسل فرض ہو اور اِس وضو مین سوا بسم اللہ کے اور کوئی دُعا نہ پڑھے وضو کے بعد اپنے

بالون مین انگلیان ڈالکر تین مرتبہ سر کا خلال کرے پہلے داہنے جانب کا پھر بائین جانب کا اِسکے بعد اپنے سر پر پانی ڈالے پھر داہنے شانے پر پھر بائین شانے پر اور تمام جسم کو ہاتھون سے ملے اِسی طرح دوبارا ور تمام جسم پر اُسی ترتیب سے پانی ڈالے تاکہ تین بار تمام جسم پر پانی پہونچ جائے اِسکے بعد چاہے اپنے جسم کو کسی کپڑے سے پوچھ ڈالے اور نہاتے وقت کسی سے کوئی بات بغیر سخت ضرورت کے نکرے۔

غسل کے فرائض

غسل مین ایک فرض ہی۔ تمام بدن کے ظاہری حصہ کا سر سے پیر تک دُھونا اسطرح کہ بال برابر کوئی حصہ جسم کا خشک نرہنے پائے۔ ناف کا دُھونا فرض ہی۔ ڈاڑھی موچھ اور اُنکے نیچے کی سطح کا دُھونا فرض ہی اگرچہ یہ چیزین گھنی ہون اور اِنکے نیچے کی جلد نظر نہ آتی ہو سر کے بالون کا بھگونا فرض ہی اگرچہ اُنمین گوندیا خطمی لگی ہو انگوٹھی اگر تنگ ہو اور کان کے سوراخون مین بالیان ہون کہ بے حرکت دیے ہوئے پانی جسم تک نہ پہونچے تو اُنکا حرکت دینا فرض ہی اور کان کے سوراخون مین اگر بالیان نہون اور سوراخ بند نہوئے ہون تو اگر بغیر ہاتھ سے ملے ہوئے یا کوئی تنکا وغیرہ ڈالے ہوئے پانی اُنمین نہ پہونچے تو تنکے وغیرہ کا ڈالکر اُنمین پانی پہونچانا فرض ہی۔ جسکا ختنہ نہوا ہو اُسکو اُس جلد کا دُھونا فرض نہی جو ختنہ کی کھال کے نیچے چھپی ہی اگر اُس کھال کے اوپر چڑھانے مین تکلیف نہو

فرض نہین

(۱) بدن کا ملنا اگر اُسپر کوئی نجاست حقیقیہ ایسی نہو جو بے ملے ہوئے دور نہو سکے

(۲۰) عورت کو اپنے خاص حصہ کے اندرونی جز کا اُنگلی وغیرہ ڈالکر صاف کرنا۔
(۲۱) جسم کے اُس حصہ کا دُھونا جسکے دُھونے سے تکلیف یا ضرر ہو مثال آنکھ کے اندر کی سطح کا دُھونا اگرچہ اُسمین نجس سرمہ لگا ہو۔ عورت کو اپنے کان کے اُس سوراخ کا تنکا وغیرہ ڈالکر دُھونا جو بند ہو گیا ہو۔ جس مرد کا ختنہ نہوا ہو اور اُسکو ختنہ کی کھال کے اوپر چڑھانے مین تکلیف ہو تو اُسکو اُس کھال کے نیچے کی جلد کا دُھونا۔ عورت کو اپنے گُندھے ہوئے بالونکا کھولنا بشرطیکہ بغیر کھولے ہوئے بالونکی جڑین بھیگ جائین۔ اگر بالونمین گرہ پڑگئی ہو تو اُس گرہ کا کھولنا۔

غسل کے واجبات

(۱) کُلّی کرنا۔ (۲) ناک مین پانی لینا۔ (۳) مردون کو اپنے گُندھے ہوئے بالونکا کھولکر تر کرنا۔ (۴) ناک کے اندر جو میل ناک کے لُعاب سے جم جاتا ہی اُسکو چھوڑاکر اُسکے نیچے کی سطح کا دُھونا۔

غسل کی سُنّتین

(۱) نیت کرنا یعنی دل مین یہ قصد کرنا کہ مین نجاست سے پاک ہونیکے لیے اور خدا کی خوشی اور ثواب کیلیے نہاتا ہون نہ بدن صاف کرنیکے لیے۔
(۲) اُسی ترتیب سے غسل کرنا جس ترتیب سے لکھا گیا یعنی پہلے ہاتھون کا دُھونا پھر خاص حصہ کا دُھونا پھر نجاست حقیقیہ کا دُھونا اگر ہو پھر پورا وضو اور اگر ایسی جگہ ہو جہان پانی جمع رہتا ہو تو پیرون کا بعد غسل کے دوسری جگہ ہٹ کر دُھونا پھر تمام بدن پر پانی بہانا۔ (۳) بسم اللہ کہنا۔ (۴) مسواک کرنا (۵) ہاتھون پیرون کا اور ڈاڑھی کا تین مرتبہ خلال کرنا۔ (۶) بدن کو ملنا۔

(۷) بدن کو اِس طرح دُھونا کہ باوجود جسم اور ہوا کے معتدل ہونیکے ایک حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرے حصہ کو دُھو ڈالے۔ (۸) تمام جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

غسل کے مستحبات

(۱) ایسی جگہہ نہانا جہان کسی نامحرم کی نظر نہ پہونچے یا تہ بند وغیرہ باندھکر نہانا۔
(۲) داہنے جانب کو بائین جانب سے پہلے دُھونا۔
(۳) سر کے داہنے حصہ کا پہلے خلال کرنا پھر بائین حصہ کا۔
(۴) تمام جسم پر پانی اِس ترتیب سے بہانا کہ پہلے سر پر پھر داہنے شانے پر پھر بائین شانے پر۔
(۵) جو چیزین وضو مین مستحب ہین وہ غسل مین بھی مستحب ہین سوا قبلہ رو ہونے اور دُعا پڑھنے کے اور غسل سے بچے ہوئے پانی کا کھڑے ہو کر پینا بھی مستحب نہین۔

غسل کے مکروہات

(۱) بلاضرورت ایسی جگہ نہانا جہان کسی غیر محرم کی نظر پہونچ سکے۔
(۲) برہنہ نہانے والے کو قبلہ رو ہونا۔
(۳) غسل مین سوا بسم اللہ کے اور دُعاؤن کا پڑھنا۔
(۴) بے ضرورت کلام کرنا۔
(۵) جتنی چیزین وضو مین مکروہ ہین غسل مین بھی مکروہ ہین۔

حدث اکبر کے احکام

جن چیزون سے غسل واجب ہوتا ہی اُنکے پیدا ہونے سے جو اعتباری حالت

انسان کے جسم کو طاری ہوتی ہی اُسکو حدث اکبر کہتے ہین-

(۱) جو چیزین حدث اصغر مین منع ہین وہ حدث اکبر مین بھی منع ہین جیسے نماز اور سجدہ تلاوت کا ہو یا شکرانہ کا قرآن مجید کا بغیر کسی حائل کے چھُونا وغیرہ وغیرہ

(۲) مسجد مین داخل ہونا حرام ہی ہان اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہی- **مثال** کسی شخص کے گھر کا دروازہ مسجد مین ہو اور دوسرا کوئی راستہ اُسکے نکلنے کا سوا اُسکے نہو تو اُسکو مسجد مین تیمم کرکے جانا جائز ہی- کسی مسجد مین پانی کا چشمہ یا کنوان یا حوض ہو اور اُسکے سوا کہین پانی نہو تو اُس مسجد مین تیمم کرکے جانا جائز ہی-

(۳) قرآن مجید کا بقصد تلاوت پڑھنا حرام ہی اگرچہ ایک آیت سے کم ہو اور اگرچہ منسوخ التلاوۃ ہو

(۴) کعبۂ مکرمہ کا طواف حرام ہی-

(۵) قرآن مجید کا چھُونا جن شرائط سے حدث اصغر مین جائز ہی اُنھین شرائط سے حدث اکبر مین بھی جائز ہی-

(۶) عیدگاہ مین اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ مین جانا جائز ہی-

(۷) قرآن مجید کی اُن آیتون کو جنمین دُعا یا اللہ تعالےٰ کی تعریف ہو بقصد دُعا کے پڑھنا جائز ہی **مثال** کوئی شخص سورۂ فاتحہ یا ربنا آتنا فی الدُنیا حسنۃ یا اور کسی ایسی ہی آیت کو بطور دُعا کے پڑھے تو جائز ہی-

(۸) حیض و نفاس کیحالت مین عورت کے ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اُس سے اپنے جسم کو ملانا بشرطیکہ کوئی کپڑا درمیان مین نہ ہو مکروہ تحریمی ہی اور جماع کرنا حرام ہی-

(۹) استحاضہ کی حالت مین صرف جماع کرنا حرام ہی اگرچہ اُس سے حدث اکبر نہین ہوتا
(۱۰) حیض نفاس کی حالت مین عورت کو روزہ رکھنا حرام ہی۔
(۱۱) حیض والی عورت اگر کسیکو قرآن مجید پڑھاتی ہو تو اُسکو ایک ایک لفظ کا رُک رُک کر پڑھانے کی غرض سے کہنا جائز ہی عہ ہان پوری آیت کا ایکدم پڑہدینا اُس وقت بھی ناجائز ہی۔
(۱۲) حیض نفاس کی حالت مین عورت کے بوسہ لینا اور اُسکا جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اُس سے لپٹ کر سونا اور اُسکے ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان مین نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیان مین کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہی۔ بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اُسکے اختلاط سے بچنا مکروہ عہ ہی۔

غسل کے متفرق مسائل

(۱) اگر کوئی مرد سو اُٹھنے کے بعد اپنے کپڑون پر تری دیکھے اور قبل سونیکے اُسکے خاص حصے کو استادگی ہو تو اُسپر غسل فرض نہ ہوگا اور وہ تری مذی سمجھی جائیگی بشرطیکہ احتلام یاد نہو اور اُس تری کے منی ہونیکا خیال نہ ہو۔ (درمختار، ردمختار)
(۲) اگر دو مرد یا دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹین اور

عہ چونکہ عادۃً عورتونکو ہر مہینے حیض آتا ہی اور پانچ سات روز رہتا ہی اس لیے بخیال ہرج تعلیم اسقدر اجازت دیگئی ۱۲ عہ مکروہ ہونیکی دو وجہ ہین ایک یہ کہ یہود کا دستور تھا کہ حیض کیحالت مین وہ عورتونکو الگ کر دیتے تھے اور اسکے اختلاط سے پرہیز کرتے تھے اور یہود وغیرہ کی مشابہت ہم لوگونکو منع ہی دوسرے یہ کہ صحیح احادیث مین ثابت ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حالت حیض مین اختلاط فرماتے تھے ۱۲

سو اُٹھنے کے بعد اُس بستر پر منی کا نشان پایا جائے اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہی اور نہ اُس بستر پر اُنسے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت مین دونون پر غسل فرض ہوگا اور اگر اُنسے پہلے کوئی اور شخص اُس بستر پر سو چکا ہی اور منی خشک ہی تو اِن دونون صورتون مین کسی پر غسل فرض نہ ہوگا۔ (در مختار و بحر الرائق وغیرہ)

(۳) عورتون کو حیض نفاس کے وقت اپنے خاص حصے مین روئی یا کپڑا رکھنا سُنت ہی کنواری ہون یا نہین۔ اور جو کنواری نہ ہون اُنکو بغیر حیض نفاس کے بھی روئی رکھنا مستحب ہی۔

(۴) حیض یا نفاس کا حکم اُسوقت سے دیا جائیگا جب خون جسم کے ظاہری حصے تک آجائے اور اگر خاص حصے مین روئی وغیرہ ہو تو اسکا وہ حصہ تر ہو جائے جو جسم کے ظاہری حصے کے مقابل ہی ہان اگر روئی نکالی جائے تو اگر اسکے اندرُونی حصے مین خون ہوگا تب بھی حیض یا نفاس کا حکم دیدیا جائیگا اِس لئے کہ نکالنے کے بعد وہ اندرونی حصہ بھی خارجی حصہ بن گیا۔

(۵) اگر کوئی عورت روئی رکھنے کے وقت طاہر تھی اور جب اُسنے رُوئی نکالی تو اُسمین خون کا اثر پایا تو جس وقت سے اُسنے روئی نکالی اُسیوقت سے اسکا حیض یا نفاس سمجھا جائیگا اِس سے پہلے نہین یہانتک کہ اس سے پہلے کی اگر کوئی نماز اُسکی قضا ہوئی ہوگی تو وہ بعد حیض کے پڑھنا پڑیگی۔ اور اگر عورت روئی رکھتے وقت حائضہ تھی اور جسوقت روئی نکالی اُس وقت اسپر خون کا نشان نہ تھا تو اُسکی طہارت اُسیوقت سے سمجھی جائیگی جب سے اُسنے روئی رکھی تھی۔

اسی طرح اگر کوئی عورت سو اُٹھنے کے بعد حیض دیکھے تو اُسکا حیض اُسیوقت سے ہو گا جب سے بیدار ہوئی ہو اِس سے پہلے نہین اور اگر کوئی حائضہ عورت سو اُٹھنے کے بعد اپنے کو طاہر پائے تو جب سے سوئی ہو اُسیوقت سے طاہر سمجھی جائیگی۔
(بحرالرائق درمختار ردمحتار وغیرہ)

(۶) اگر کوئی ایسی جوان عورت جسکو ابھی تک حیض نہین آیا اپنے خاص حصے سے خون آتے ہوئے دیکھے تو اُسکو چاہیے کہ اُس خون کو حیض سمجھکر نماز وغیرہ چھوڑ دے عـ۵ پھر اگر وہ خون تین رات دن سے پہلے بند ہوجائے تو اُسکو جسقدر نمازین چھوٹ گئی ہین اُنکی قضا پڑھنا ہوگی اِس لیے کہ معلوم ہوجائیگا کہ وہ خون حیض نہ تھا استحاضہ تھا حیض تین دن رات سے کم نہین آتا۔ (بحرالرائق درمختار وغیرہ)
اِسی طرح اگر کوئی عادت والی عورت اپنی عادت سے زیادہ خون دیکھے اور عادت اُسکی دس دن سے کم ہو تو اُسکو چاہیے کہ اُس خون کو حیض سمجھکر نماز وغیرہ بدستور نہ پڑھے اور غسل نہ کرے پس اگر وہ خون دس دن رات سے زیادہ ہوجائے تو جسقدر اسکی عادت سے زیادہ ہوگیا ہو استحاضہ سمجھا جائیگا اور اُس زمانہ کی نمازین اُسکو قضا پڑھنا ہونگی۔ (بحرالرائق وغیرہ)

(۷) جس عورت کا حیض دس دن رات آکر بند ہوا ہو اُس سے بغیر غسل کے خون بند ہوتے ہی جماع جائز ہو اور جس عورت کا خون دس دن رات سے کم آکر بند ہوا ہو تو اگر اُسکی عادت سے بھی کم آکر بند ہوا ہو تو اُس سے جماع جائز نہین

عـ۵ امام صاحب سے روایت ہو کہ تین دن رات سے پہلے نماز نہ چھوڑنا چاہیے مگر صحیح اور مفتی بہ وہی قول ہو جو ہم نے اختیار کیا واللہ تعالے اعلم ۱۲

جب تک کہ اُسکی عادت نہ گذر جائے اگرچہ غسل بھی کر چکے اور اگر عادت کے موافق آکر بند ہوا ہی تو جب تک غسل نہ کرے یا ایک نماز کا وقت نہ گذر جائے جماع جائز نہین بعد نماز کا وقت گذر جانیکے بغیر غسل کے بھی جائز ہی- نماز کا وقت گذر جانے سے یہ مقصود ہی کہ اگر شروع وقت مین خون بند ہوا ہو تو باقی وقت سب گذر جائے اور اگر اخیر وقت مین خون بند ہوا ہو تو اِسقدر وقت ہونا ضروری ہی جسمین غسل کر کے نماز کی نیت کرنیکی گنجائش ہو اگر اِس سے بھی کم وقت باقی ہو تو پھر اسکا اعتبار نہین دوسری نماز کا پورا وقت گذرنا ضروری ہی- اور یہی حکم ہی نفاس کا کہ اگر چالیس دن آکر بند ہوا ہو تو خون بند ہوتے ہی بغیر غسل کے اور اگر چالیس دن سے کم آکر بند ہوا ہوا ور عادت سے بھی کم ہو تو بعد عادت گذر جانیکے اور اگر عادت کے موافق بند ہوا ہو تو بعد غسل یا نماز کا وقت گذر جانیکے جماع وغیرہ جائز ہی- ہان اِن سب صورتون مین مستحب یہ ہی کہ بغیر غسل کے جماع نکیا جائے- (بحرالرائق وغیرہ)

(۸) جس عورت کا خون دس دن رات سے کم آکر بند ہوا ہوا ور اگر عادت مقرر ہو چکی ہو تو عادت سے بھی کم ہو اُسکو نماز کے اخیر وقت مستحب تک غسل مین تاخیر کرنا واجب ہی اِس خیال سے کہ شاید پھر خون نہ آجائے مثلاً اگر عشا کے شروع وقت خون بند ہوا ہو تو عشا کے اخیر وقت مستحب یعنی نصف شب کے قریب تک اُسکو غسل مین تاخیر کرنا چاہیے- اور جس عورت کا حیض دس دن یا اگر عادت مقرر ہو تو عادت کے موافق آکر بند ہوا ہو تو اُسکو نماز کے اخیر وقت مستحب تک غسل مین توقف کرنا مستحب ہی- اور یہی حکم ہی نفاس کا کہ اگر چالیس دن سے کم اور اگر عادت مقرر ہو تو عادت سے کم آکر بند ہو تو اخیر وقت مستحب تک غسل مین

تاخیر کرنا واجب ہی اور پورے چالیس دن یا عادت مقرر ہو تو عادت کے موافق اگر بند ہو تو اخیر وقت مستحب تک غسل مین تاخیر کرنا مستحب ہی واجب نہین۔ (نہایہ فتح القدیر بحر الرائق)

(۹) اگر کسی عورت کے بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ نکلے تب بھی احتیاطاً اُسپر غسل واجب^ع^ ہوگا۔ (عنایہ بحر الرائق وغیرہ)

(۱۰) اگر کوئی عورت غیر زمانۂ حیض مین کوئی دوا ایسی استعمال کرے جس سے خون آجائے تو وہ حیض نہین۔ (اشباہ ونظائر) **مثال** کسی عورت کو مہینے مین ایکدفعہ پانچ دن حیض آتا ہو اُسکو حیض کے پندرہ دن کے بعد^ع^ دوا کے استعمال سے خون آجائے تو وہ حیض نہین۔

(۱۱) اگر کوئی عورت کوئی دوا وغیرہ استعمال کرکے یا اور کسی طرح اپنا حمل ساقط کردے یا اور کسی وجہ سے اُسکا حمل ساقط ہوجائے اور اِسکے بعد خون آئے تو اگر بچہ کی شکل مثل ہاتھ پیر یا اُنگلی وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہو تو وہ خون نفاس ہی۔
اور اگر بچہ کی شکل وغیرہ نہ ظاہر ہوتی ہو بلکہ گوشت کا ٹکڑا ہو تو اسکے بعد جو خون آئے وہ نفاس نہین بلکہ اگر تین دن رات یا اِس سے زیادہ آئے اور اس سے پہلے عورت پندرہ دن تک طاہر رہ چکی ہو تو یہ خون حیض ہوگا ورنہ استحاضہ۔ (بحر الرائق طحطاوی وغیرہ)

ع یہ امام صاحب کا مذہب ہی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اِس صورت مین غسل واجب نہین ہوتا اور بعض فقہاء نے انکے قول کو صحیح بھی لکھا ہو مگر چونکہ اکثر فقہا اُسی طرف ہین اور احتیاط بھی اسیمین ہو لہٰذا وہی قول اختیار کیا گیا ۱۲ ع پندرہ دن بعد کی قید اس لیے بڑھائی گئی کہ اگر پندرہ دن سے پہلے خون آئیگا تو وہ یون بھی حیض نہ سمجھا جائیگا اِس لیے کہ ایک حیض کے بعد پندرہ دن تک دوسرا حیض نہین آتا دوا کے پینے کو کوئی دخل نہ ہوگا۔ ۱۲

(۱۲) کسی بچہ کے تمام اعضا کٹ کٹ کر نکلین تو اُسکے اکثر اعضا نکل چکنے کے بعد جو خون آئے وہ بھی نفاس ہی۔

(۱۳) ایکبار حیض یا نفاس آنے سے عادت مقرر ہو جاتی ہی **مثلاً** ایکدفعہ جسکو سات دن حیض آئے اور دوسری دفعہ سات دن سے زیادہ اور دس دن سے بھی بڑھجائے تو اُسکا حیض سات ہی دن رکھا جائیگا اِسی طرح اگر کسیکو ایک مرتبہ بیس دن نفاس آئے اور دوسرے مرتبہ بیس دن سے زیادہ اور چالیس دن سے بڑھجائے تو اُسکا نفاس بیس ہی دن رکھا جائیگا۔(شامی از علامہ کوی)

(۱۴) اگر کسی ایسی عورت کو جسکی عادت مقرر نہین یعنی اُسکو ابتک کوئی حیض یا نفاس نہین آیا بالغ ہوتے ہی خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے تو خون جاری ہونیکے وقت سے دس دن رات تک اُسکا حیض سمجھا جائیگا اور بیس رات دن طہارت کے یعنی استحاضہ پھر دس رات دن حیض اور بیس رات دن استحاضہ اِسطرح برابر حساب رہیگا۔ اور اگر اسی حالت مین اُسکے بچہ پیدا ہو تو بچہ پیدا ہونیکے بعد سے چالیس رات دن اُسکے نفاس کے اور بیس رات دن طہارت کے رکھے جائینگے پھر اُسی طرح دس رات دن حیض کے اور بیس رات دن طہارت کے۔

(۱۵) اگر کسی عادت والی عورت کے خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے تو اُسکا حیض۔ نفاس۔ طہر۔ اِسکی عادت کے موافق رکھا جائیگا۔ ہان اگر اُسکی عادت چھ مہینے طاہر رہنے کی ہو تو اُسکا طہر اُسکی عادت کے موافق یعنی پورے چھ مہینے نہوگا بلکہ ایک گھڑی کم چھ مہینے۔

(۱۶) اگر کسی عادت والی عورت کے خون جاری ہو جائے اور برابر جاری رہے

اور اُسکو یہ نہ یاد رہے کہ مجھے کتنے دن حیض ہوتا تھا یا یہ یاد نہ رہے کہ مہینے کی کس تاریخ سے شروع ہوتا تھا اور کب ختم ہوتا تھا یا دونون باتین یاد نہ رہین تو اُسکو چاہیے کہ اپنے غالب گمان پر عمل کرے یعنی جس زمانہ کو وہ حیض کا زمانہ خیال کرے اُس زمانہ مین حیض کے احکام پر عمل کرے اور جس زمانہ کو طہارت کا زمانہ خیال کرے اُس زمانہ مین طہارت کے احکام پر عمل کرے اور اگر اُسکا غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو اُسکو ہر نماز کے وقت نیا وضو کرکے نماز پڑھنا چاہیے اور روزہ بھی رکھے مگر جب اُسکا یہ مرض دفع ہوجائے روزہ کی قضا کرنی ہوگی اور اگر اُسکو شک کی کیفیت ہو تو اُسمین دو صورتین ہین **پہلی صورت** یہ ہو کہ اُسکو کسی زمانے کی نسبت یہ شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہے یا طہر کا تو اس صورت مین ہر نماز کے وقت نیا وضو کرکے نماز پڑھے **دوسری صورت** یہ کہ اُسکو کسی زمانہ کی نسبت یہ شک ہو کہ یہ زمانہ حیض کا ہی یا طہر کا یا حیض سے خارج ہونے کا تو اِس صورت مین وہ ہر نماز کے وقت غسل کرکے نماز پڑھا کرے۔ (بحرالرائق وغیرہ)

اگرچہ ابھی اِن مسائل کے متعلق بہت کچھ تفصیل باقی ہو مگر چونکہ اِس مقام کے مناسب نہین ہی اور اُنکی تفصیل سے عام ناظرین کو فائدہ بھی نہین اِس لیے اِسی پر اکتفا کیجاتی ہی

(۱۷) مرد کو مردون کے سامنے برہنہ ہوکر نہانا واجب ہی بشرطیکہ غسل فرض ہو اور کوئی صورت ستر کی ممکن نہ ہو اِسی طرح عورت کو عورتون کے سامنے۔ اور مرد کو عورتونکے یا مخنث کے سامنے اور عورتونکو مردون اور مخنثون کے سامنے اور مخنثون کو سبکے سامنے نہانا حرام ہی۔ (درمختار ردمحتار وغیرہ)

اگر کسیکو سر کا بھگونا نقصان کرتا ہو اُسکو سر کا دُھونا معاف ہی باقی جسم کا دُھونا اُسپر فرض ہی۔ (درمختار بحرالرائق وغیرہ)

تیمم کا بیان

تیمم وضو اور غسل کا قائم مقام ہی اور منجملہ اُن جلیل القدر نعمتون کے ہی جو اِسی اُمت کے ساتھ خاص ہین۔ اگلی اُمتون مین تیمم نہ تھا۔ خیال کرو کہ جب اُنکو پانی نہ ملتا ہوگا تو وہ لوگ کیا کرتے ہونگے یا اِسی طرح نجاست کی حالت مین نماز وغیرہ پڑھتے ہونگے یا نماز وغیرہ اُنکو چھوڑنا پڑتی ہوگی۔

تیمم کے واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا۔ کافر پر تیمم واجب نہین۔

(۲) بالغ ہونا۔ نابالغ پر تیمم واجب نہین۔

(۳) عاقل ہونا۔ دیوانہ اور مست اور بیہوش پر تیمم واجب نہین۔

(۴) حدث اصغر یا اکبر کا پایا جانا۔ جو دونون حدثون سے پاک ہو اُسپر تیمم واجب نہین۔

(۵) جن چیزون سے تیمم جائز ہی اُنکے استعمال پر قادر ہونا۔ جس شخص کو اُنکے استعمال پر قدرت نہ ہو اُسپر تیمم واجب نہین۔

(۶) نماز کے وقت کا تنگ ہو جانا شروع وقت مین تیمم واجب نہین۔

(۷) نماز کا اِسقدر وقت ملنا کہ جسمین تیمم کرکے نماز پڑھنے کی گنجائش ہو۔ اگر کسیکو اتنا وقت نہ ملے تو اُسپر تیمم واجب نہین۔

ؔ تیمم سن پانچ ہجری مین مشروع ہوا مختصر قصہ اِسکا یہ ہی کہ ایک لڑائی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم معہ حضرت عائشہ کے تشریف لیگئے تھے اثنائے راہ مین حضرت عائشہ کا ایک ہار جو اپنی بہن اسماء سے مانگ لائی تھین کھو گیا حضرت کو جب یہ حال معلوم ہوا تو آپنے وہین قیام کر دیا اور کچھ لوگونکو اُسکی تلاش پر مامور فرمایا جس جگہ آپنے قیام فرمایا تھا وہان کہین پانی وغیرہ نہ تھا جب نماز کا وقت آیا تو لوگون نے بے وضو نماز پڑھ لی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اِسکا ذکر کیا اُسیوقت تیمم کی آیت جو سورۂ مائدہ مین ہی نازل ہوئی اِسکے بعد وہ ہار بھی مل گیا۔۱۲

تیمم کے صحیح ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا۔ کافر کا تیمم صحیح نہین۔ یعنی حالت کفر کے تیمم سے بعد اسلام کے نماز جائز نہین ہان اسلام لانیکے وقت جو غسل مستحب ہی اگر اُسکے عوض تیمم کرے تو اُسکو مستحب کے ادا کرنے کا ثواب ملجائیگا۔

(۲) تیمم کی نیت کرنا جس حدث کے سبب سے تیمم کیا جائے یا اُس سے طہارت کی نیت کیجائے یا جس چیز کے لیے تیمم کیا جائے اُسکی نیت کیجائے مثلاً اگر نماز جنازہ کے لیے تیمم کیا جائے یا قرآن مجید کی تلاوت کے لیے تیمم کیا جائے تو اُسکی نیت کیجائے مگر نماز اُسی تیمم سے صحیح ہوگی جسمین حدث سے طہارت کی نیت کیجائے یا کسی ایسی عبادت[۱] مقصودہ کی نیت کیجائے جو بغیر طہارت کے نہین ہوسکتی۔

(۳) پورے مُنہ اور دونون ہاتھون کا معہ کہنیون کے مسح کرنا۔

(۴) جسم پر ایسی چیز کا نہونا جو مسح کو مانع ہو مثل روغن۔ چربی موم یا تنگ انگوٹھی اور چھلون وغیرہ کے۔

(۵) پورے دونون ہاتھون سے یا انکے اکثر حصے سے مسح کرنا۔

(۶) جن چیزون سے حدث اصغر یا اکبر ہوتا ہی انکا تیمم کے وقت نہونا۔ کوئی حائضہ عورت تیمم کرے تو صحیح نہین۔

---

[۱] عبادت مقصودہ وہ عبادت ہی جسکی مشروعیت صرف ثواب اور اللہ تعالے کی خوشنودی کیلیے ہو کسی دوسری عبادت کے ادا کرنیکے لیے اُسکے مشروعیت نہ ہو جیسے نماز قرآن مجید کے تلاوت وغیرہ بخلاف وضو اور قرآن مجید کے چھونے اور مسجد مین جانے کے کہ انسے صرف ثواب مقصود نہین ہوتا بلکہ دوسری عبادتون کا ادا کرنا بھی منظور ہوتا ہی۔۱۲

اور اگر کسی ایسی عبادت کیلیے تیمم کیا جائے جو بغیر طہارت کے نہین ہوسکتی جیسے نماز قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ تو اسکے لیے پانی کے استعمال سے معذور ہونا بھی شرط ہو اور پانی کے استعمال سے معذور ہونیکی چند صورتین ہین۔

پانی کے استعمال سے معذور ہونیکی صورتین

(۱) اِسقدر پانی کا جو وضو یا غسل کیلیے کافی ہو وہان موجود نہونا بلکہ ایک میل[ع] یا ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر ہونا۔

(۲) پانی موجود ہو مگر کسیکی امانت ہو یا کسی سے غصب کیا ہوا ہو (بحرالرائق درمختار)

(۳) پانی کے نرخ کا معمول سے زیادہ گران ہوجانا۔

(۴) پانی کی قیمت کا نہ موجود ہونا۔ خواہ پانی قرض مل سکتا ہو یا نہین اور درصورت قرض لینے کے اُسکے ادا پر قادر ہو یا نہین۔ (مراقی الفلاح)

ہان اگر اُسکے ملک مین مال ہو اور ایک مدت معینہ کے وعدے پر اُسکو قرض ملسکے تو قرض لینا چاہیے

(۵) پانی کے استعمال سے کسی مرض کے پیدا ہوجانے یا بڑھ جانے کا خوف ہو یا یہ خوف ہو کہ پانی کے استعمال سے صحت کے حاصل ہونے مین دیر ہوگی۔

(۶) سردی کا اِسقدر زیادہ ہونا کہ پانی کے استعمال سے کسی عضو کے ضائع ہوجانے یا کسی مرض کے پیدا ہوجانیکا خوف ہو اور گرم پانی نہ مل سکتا ہو۔

(۷) کسی دشمن یا درندہ کا خوف ہو **مثال** پانی ایسے مقام پر ہو جہان درندے وغیرہ آتے ہون یا راستہ مین چورون کا خوف ہو یا اسپر کسی کا قرض ہو یا کسی سے

ع ہمارے زمانے مین انگریزی میل کحساب سے شرعی ایک میل تقریباً ایک میل دو فرلانگ ہوتا ہو۔ عہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بغیر خوف جان کے تیمم جائز نہین

عداوت ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر پانی لینے جائیگا تو وہ قرض خواہ یا وہ دشمن اُسکو قید کریگا یا کسی قسم کی تکلیف دیگا۔ یا کسی فاسق کے پاس پانی ہو اور عورت کو اُس سے پانی مانگنے مین اپنی بیحرمتی کا خوف ہو۔

(۸) پانی کھانے پینے کی ضرورت کیلیے رکھا ہو کہ اگر وضو یا غسل مین خرچ کر دیا جائے تو اُس ضرورت مین حرج ہو مثلاً پانی آٹا گوندھنے یا گوشت وغیرہ پکانے کیلیے رکھا ہو یا پانی اسقدر ہو کہ اگر وضو یا غسل مین صرف کر دیا جائے تو پیاس کا خوف ہو خواہ اپنی پیاس کا یا کسی اور آدمی کا یا اپنے جانور کا بشرطیکہ کوئی ایسی تدبیر نہو سکے جس سے مستعمل پانی جانور پینے کے کام آسکے

(۹) کنوین سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنوین مین ڈالکر تر کرے اور اس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی مٹکے وغیرہ مین ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہو اور مٹکا جھکا کر پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہون اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہو جو پانی نکال دے یا اسکے ہاتھ دُھلا دے۔

(۱۰) وضو یا غسل کرنے مین ایسی نماز کے چلے جانیکا خوف ہو جسکی قضا نہین جیسے عیدین اور جنازہ کی نماز۔

(۱۱) پانی کا بھول جانا۔ مثلاً کسی شخص کے پاس پانی ہو اور وہ اُسکو بھول گیا ہو اور اسکے خیال مین ہو کہ میرے پاس پانی نہین ہی۔

جن چیزون سے تیمم جائز ہی اور جنسے جائز نہین

(۱) مٹی یا مٹی کی قسم سے جو چیز ہو اُس سے تیمم جائز ہی اور جو مٹی کی قسم سے نہو اُس سے جائز نہین۔ جو چیزین آگ مین جلانے سے نرم نہون اور نہ جل کر راکھ ہو جائین وہ چیزین مٹی کی قسم سے ہین جیسے ریگ اور پتھر کے اقسام عقیق زبرجد فیروزہ سنگ مرمر ہڑتال

سنکھیا وغیرہ اور جو چیزین آگ مین جلانے سے نرم ہو جائین یا جل کر راکھ ہو جائین وہ مٹی کے قسم سے نہین جیسے کپڑا لکڑی وغیرہ کہ جلکر راکھ ہو جاتے ہین اور سونا چاندی وغیرہ کہ جلنے سے نرم ہو جاتی ہین۔

(۲) جو چیزین مٹی کی قسم سے نہون اگر اُنپر غبار ہو تو اُنسے بوجہ اُس غبار کے تیمم جائز ہی **مثال** کسی کپڑے یا لکڑی یا سونے چاندی وغیرہ پر غبار ہو تو اُس سے تیمم جائز ہی۔

(۳) کسی نجس چیز پر غبار ہو تو اگر وہ غبار اُسپر خشکی کیحالت مین پڑا ہو اور اُس سے تیمم کرنے مین نجاست کے کسی جزکے آنیکا خوف نہ ہو تو اُس سے تیمم جائز ہی ورنہ نہین۔

(۴) کسی حیوان یا انسان یا اپنے اعضا پر غبار ہو تو اُس سے تیمم جائز ہی۔ کسی نے جھاڑو دی اور اُس سے غبار اُڑ کر مُنہ اور ہاتھون پر پڑ جائے اور ہاتھ سے مل لے تو تیمم جائز ہوئیگا

(۵) اگر کوئی ایسی چیز جس سے تیمم جائز نہین مٹی وغیرہ کے ساتھ ملجائے تو غالب کا اعتبار ہوگا اگر مٹی وغیرہ غالب ہو تو تیمم جائز ورنہ ناجائز۔

تیمم کے احکام

(۱) جن چیزون کیلیے وضو فرض ہی اُنکے لیے وضو کا تیمم بھی فرض ہی اور جنکے لیے وضو واجب ہی اُنکے لیے وضو کا تیمم بھی واجب ہی اور جنکے لیے وضو سُنت یا مستحب ہی اُنکے لیے وضو کا تیمم بھی سُنت مستحب ہی اور یہی حال ہی غسل کے تیمم کا بقیاس غسل کے۔

(۲) اگر کسیکو حدث اکبر ہو اور مسجد مین جانیکی اُسکو سخت ضرورت ہو تو اُسپر تیمم کرنا واجب ہی

(۳) جن عبادتون کے لیے دونون حدثون سے طہارت شرط نہین جیسے سلام سلام کا جواب وغیرہ اُنکے لیے وضو غسل دونونکا تیمم بغیر عذر کے ہو سکتا ہی اور جن عبادتونمین صرف حدث اصغر سے طہارت شرط نہ ہو جیسے قرآن مجید کی تلاوت اذان وغیرہ اُنکے لیے

صرف وضو کا تیمم بغیر عذر کے ہو سکتا ہی۔

(۴) اگر کسیکے پاس مشکوک پانی ہو جیسے گدھے کا جھوٹا پانی تو ایسی حالت مین پہلے وضو یا غسل کرلے اُسکے بعد تیمم کرے۔

(۵) اگر وہ عذر جسکی وجہ سے تیمم کیا گیا ہو آدمیونکی طرف سے ہو توجب وہ عذر جاتا رہے توجسقدر نمازین اُس تیمم سے پڑھی ہین سب دوبارہ پڑھنا چاہیے **مثال** کوئی شخص جیل مین ہو اور جیل کے ملازم اُسکو پانی نہ دین یا کوئی شخص اُس سے کہے کہ اگر تو وضو کریگا تو مین تجھکو مار ڈالونگا۔

(۶) ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کرین تو درست ہی

(۷) جو شخص پانی اور مٹی دونون کے استعمال پر قادر نہو خواہ پانی اور مٹی نہونیکی وجہ سے یا بیماری سے تو اُسکو چاہیے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اُسکو طہارت سے لوٹالے **مثال** کوئی شخص ریل مین ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہی نہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت مین بلا طہارت نماز پڑھ لے جیل مین جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے اور دونون صورتونمین نماز کا اعادہ کرنا پڑیگا۔

تیمم کا مسنون و مستحب طریقہ

تیمم کا طریقہ یہ ہی کہ بسم اللہ پڑھکر اور نیت کرکے اپنے دونون ہاتھونکو کسی ایسی مٹی پر جسکو نجاست نہ پہونچی ہو یا نجاست اسکی دھوکر زائل کردیگئی ہو اپنے دونون ہاتھون کو ہتیلیون کی جانب سے کشادہ کرکے مار کر ملے اُسکے بعد ہاتھونکو اُٹھا کر انکی مٹی جھاڑ ڈالے پھر پورے دونون ہاتھونکو اپنے پورے مُنہ پر ملے اس طرح کہ کوئی جگہہ

ایسی نہ باقی رہے جہان ہاتھ نہ پہونچے پھر اسی طرح دونون ہاتھونکو مٹی پر مار کرملے اور پھر انکی مٹی جھاڑ ڈالے اور بائین ہاتھ کی تین اُنگلیان سوا کلمہ کی اُنگلی اور انگوٹھے کے داہنے ہاتھ کی انگلیون کے سرے پر پشت کیجانب رکھکر کہنیون تک کھینچ لائے اسطرح کہ بائین ہاتھ کی ہتیلی بھی کچھ لگجائے اور کہنیون کا مسح بھی ہوجائے پھر باقی انگلیون کو اور ہاتھ کی ہتیلی دوسری جانب رکھکر انگلیون تک کھینچ لیجائے اسی طرح بائین ہاتھ کا بھی مسح کرے۔ وضو۔ غسل دونون کے تیمم کا یہی طریقہ ہے۔ اور ایک ہی تیمم دونون کے لیے کافی ہے اگر دونون کی نیت کیجائے۔

تیمم کے فرائض اور واجبات

(۱) تیمم کرتے وقت نیت کرنا۔ فرض ہے۔

(۲) مٹی یا مٹی کے قسم سے کسی چیز پر دومرتبہ ہاتھ مارنا۔ فرض ہے۔

(۳) تمام مُنہ اور دونون ہاتھون کا ہاتھون کے اکثر حصے سے ملنا۔ فرض ہے۔

(۴) اعضا سے ایسی چیز کا دور کر دینا فرض ہے جسکے سبب سے مٹی جسم تک نہ پہونچ سکے جیسے روغن چربی وغیرہ۔

(۵) تنگ انگوٹھی تنگ چھلون اور چوڑیون کا اُتار ڈالنا واجب ہے۔

(۶) اگر کسی قرینہ سے پانی کا قریب ہونا معلوم ہو تو اُسکے تلاش مین سَو قدم تک خود جانا یا کسیکو بھیجنا واجب ہے۔

(۷) اگر کسیکے پاس پانی ہو اور اُس سے ملنے کی اُمید ہو تو اُس سے طلب کرنا واجب ہے

تیمم کی سُنن اور مستحبات

(۱) تیمم کے شروع مین بسم اللہ کہنا۔ سُنت ہے۔

(۲) اُسی ترتیب سے تیمم کرنا سنت ہی جس ترتیب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا یعنی پہلے مُنہ کا مسح پھر دونون ہاتون کا۔
(۳) پاک مٹی پر دونون ہتیلیونکی اندرونی سطح کو مارنا سُنت ہی نہ اُنکی پشت کو۔
(۴) بعد ملنے کے دونون ہاتھون سے مٹی کا جھاڑ ڈالنا سُنت ہی۔
(۵) مٹی پر ہاتھ مارتے وقت انگلیون کا کشادہ رکھنا سُنت ہی تاکہ غبار انکے اندر پہونچ جائے
(۶) کم سے کم تین انگلیون سے مسح کرنا سُنت ہی۔
(۷) پہلے داہنے عضو کا مسح کرنا پھر بائین کا سُنت ہی۔
(۸) مٹی سے تیمم کرنا سنت ہی نہ اُسکے ہمجنس سے۔
(۹) مُنہ کے مسح کے بعد ڈاڑھی کا خلال کرنا سُنت ہی۔
(۱۰) ایک عضو کے مسح کے بعد بلا توقف دوسرے عضو کا مسح کرنا مستحب ہی۔
(۱۱) مسح کا اُسی خاص طریقے سے ہونا مستحب ہی جو تیمم کے طریقے مین لکھا گیا۔
(۱۲) جس شخص کو اخیر وقت تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اُسکو نماز کے اخیر وقت تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہی **مثال** کنوین سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور یقین یا گمان غالب ہو کہ اخیر وقت تک رسّی ڈول مل جائیگا۔ کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقینًا معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہونچ جائیگی جہان پانی مل سکتا ہی

تیمم جن چیزون سے ٹوٹ جاتا ہی

(۱) جن چیزون سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اُنسے وضو کا تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہی اور جن چیزون سے غسل واجب ہوتا ہی اُنسے غسل کا تیمم ٹوٹ جاتا ہی۔
اگر وضو اور غسل دونون کے لیے ایک ہی تیمم کیا جائے تو جب وضو ٹوٹ جائیگا تو وہ

تیمم وضو کے حق مین ٹوٹ جائیگا اور غسل کے حق مین باقی رہیگا جب تک غسل کی واجب کرنیوالی کوئی چیز نہ پائی جائے۔

(۲) جس عذر کے سبب سے تیمم کیا گیا تھا اُسکے زائل ہوجانے سے تیمم جاتا رہتا ہے اگرچہ اُسکے بعد ہی فوراً دوسرا عذر پیدا ہوجائے **مثال** کسی شخص نے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا تھا جب پانی ملا تو وہ بیمار ہوگیا۔

اگر کوئی شخص سوتا ہوا یا اونگھتا ہوا پانی کے پاس سے گذرے تو اُسکا تیمم نہ جائیگا اس لیے کہ وہ ایسی حالت مین پانی پر پہونچا تھا جس مین اُسکو پانی کے استعمال پر قدرت نہ تھی مگر اسمین یہ شرط ہے کہ اس طرح سویا ہو کہ جس سے وضو نہ ٹوٹے یا تیمم غسل کے عوض کیا ہو۔ **مثال** کوئی شخص گھوڑے یا کسی گاڑی پر بیٹھا ہوا سو جائے اور اثنائے راہ مین اُسے کوئی پانی کا چشمہ یا ندی وغیرہ ملے تو اُسکا تیمم نجائیگا۔ (قاضیخان زاہدی نہر فتح القدیر وغیرہ)

اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور اُس نے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثنائے راہ مین چلتی ہوئی ریل سے اُسے پانی کے چشمے تالاب وغیرہ دکھلائی دین تو اُسکا تیمم نجائیگا اس لیے کہ اس صورت مین وہ پانی کے استعمال پر قادر نہین۔ ریل نہین ٹھہر سکتی اور چلتی ہوئی ریل سے اُتر نہین سکتا۔

اللہ تعالے کی عنایت سے **علم الفقہ کی پہلی جلد** جسمین طہارت کا بیان ہی ختم ہوگئی اس جلد کی قیمت معہ محصول ڈاک ایک روپیہ ہو۔ کوئی صاحب بغیر اجازت قصد طبع نفرمائین

مہ یہ شرط اس لیے کی گئی کہ اگر تیمم وضو کا ہوگا اور ایسی طرح سو جائیگا جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہو تو اُسکا تیمم سونے سے ٹوٹ جائیگا پانی ملنے کو کچھ دخل نہوگا۔ ۱۲